عودِ ہندی
مرزا غالب — مجموعۂ اردو خطوط
میرٹھ۔ مطبع مجتبائی ۱۲۸۵ھ

سرور تخلص سے یہہ ذکر آیا تو اونہون نے جتنی خطوط مرزا صاحب کے اون کی نام آئی تہی سب کو ایک جا جمع
کر کی اور اوسپر ایک دیباچہ لکہہ کی وہ مجموعہ عنایت کیا عرصہ تک سرگرم تلاش ہا جا بجا سے اور
تحریرین مرزا صاحب کے بہم پہنچائین بڑی محنت اوٹہائی تب تمنا بر آئی اور مجموعہ مرتب ہوا آج پورا
اپنا مطلب ہوا خواجہ غلام غوث خانصاحب بہادر بیخبر تخلص جو نواب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر
ممالک مغربی و شمالی کی میر منشی اور میری مخدوم خاص اور حضرت غالب صاحب کی مخلص با اختصاص
ہین اس تلاش مین میری معین اور مددگار رہی بہت کچہہ ذخیرہ انکی بدولت بہم پہونچا اس کتاب
کی دو فصل اور ایک خاتمہ ہی پہلی فصل مین چودہری صاحب کے مرتب کئی ہوئی خطوط اور انکا لکہا
ہوا دیباچہ دوسری فصل مین میری جمع کئی ہوئی رقعات اور خاتمہ مین چند تحریرین ہین جو جناب
غالب نے اور ون کی کتابون پر تحریر فرمائی ہین عود ہندی اس کتاب کا نام ہی خوشبو اسکی
تمام عالم مین پہلی اسی دعا پر ختم کلام ہی

پہلی فصل چودہری عبد الغفور سرور کا

لکہا ہوا دیباچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم دیباچہ انشا کی آرایش ستایش کاتب برحق
ہی کہ نہ طاقت قلم ہی نہ تاب زبان اور عنوان املا کی نمایش حمد املا گر مطلق ہی کہ نہ یارای انسان ہی
نہ زہرہ بیان اس نظم گاہ زمانہ مین صانع نی کیا کیا [illegible] اور بدایع اپنی قدرت کاملہ سی دکہائی
اور کیسی کیسی منشی بنای ظہوری کو ظہور دیا اور نظیری کو بی نظیر کیا جامی نامی ہوئی اور نظامی
خداوند شیرین کلامی غالب کو غلبہ شیوا بیانی [illegible] ہمہ دانی و عذوبت [illegible] شیرین بیانی عطا کر
کوس یکتائی بجوایا اور حلاوت کلام سی ایکا [illegible] شیرین کلام فرمایا ہی کرم کریم و خبی رحمت رحیم
اور ممدوح کبریا کی نعت یعنی رسول مقبول کا [illegible] نعات بشری سی محال ہے [illegible] کہ زبان ناطقہ اس جگہہ
لال ہی وہ رسول مجتبی مقیم مقام قاب قوسین او [illegible] نبی کلیم کلام ما ینطق عن الہوی بدر الدجی شمس الضحی
کہ جسکی ہدایت زبانی پر معانی دونو جہان کی مطالب کے کتاب ہے جو کلمہ ہی رحمت کا باب ہے

جو فقرہ ہی مغفرت انتساب ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ اجمعین آب شنیدن کو بگوش شنوا
نوید اور گفتن کو زبان گویا مژدہ ہو کہ شاہد سخن الصبد ناز و ادا مقنعہ رخ سی اوٹہاتا ہی
اور معشوقہ فکرت بہزار غنج و کرشمہ جلوہ دکہاتا ہی لیلی شیرین لقای فصاحت کہ جسکا
ایک جہان مجنون ہی دیدار نمای طالبان سخن سنج معنی رس ہوتی ہی اور عذرای خود آرای
بلاغت کہ جسکا ایک جہان وامق ہی سالک نثر مین موتی مضامین رنگین کے پروتی ہی مخفی و محتجب
نہی کہ سخن آفرینی کوئی زمانہ سخنگو اور معانی فہم سی خالی نہین رکہا اوقات ماضیہ مین
نظامی سی انتظام نظم نخبا دست جامی سی جام معانی پر کیا ظہوری سی نظم و نثر کو ظہور دیا عرفی
سی سخن شہور ہوا اس وقت مین عمدۃ البلغا قدوۃ الفصحا سخنور یگانہ فردوسی زمانہ خاقانی
جاہ انوری پناہ سحبان زمان خاقانی دوران جان سخن روح معنی نظامی نظام ظہوری ظہور نظیری
نظیر فیضی فیض ضمیری ضمیر شانی شان نوائی نوا فغانی فغان مخدومی و استادی نجم الدولہ
دبیر الملک محمد اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ کو وہ قدرت سخن سنجی او معنی آفرینی عطا فرمائی
کہ تمام عالم اونکی ہمہ دانی کا قا[illegible] شیوا بیانی کا مائل ہی اللہ اونکو سلامت باکرامت رکہی
امین انکی [illegible] نظم مین وہ پایہ بلند [illegible] ری اونکی ہر شعر برلائی انتخاب تصدق اوتاری خود بلا
گردان [illegible] ہوئی شاعرون ہر مصرعہ پر دل و زبان واری صدقہ قربان ہو ترکیب الفاظ و ربط قوافی
ردیف کا عجب ڈہنگ ہے کہ سخنوران مسلم الثبوت کی عقل دنگ ہے قافیہ تنگ ہے عرفی کو کہان سی
لاؤن پہر اپنی کلام کی تصدیق چاہون اگر [illegible] یری ہو تا داد سخن دیتا اعتقادات صحاب زبان سی
ڈرتا ہون ورنہ کہتا انوری سبق خوانی کرتا نثر مین وہ مایہ ارجمند کہ نثر ہی اوس سلم کا ایک نثر
ہی دبیر فلک ونکی خاتم کا نگینہ ہی اگر فقرات نثر ظہوری شراب غبغب کے پیالی ہین تو کلمات
عبارات رنگین جناب غالب شیرین کی نوالی ہین ظاہر وحید انشا طرازمین یکتا ہی لیکن یہ انداز کہان

ابوالفضل ہنر پروازہین بی ہمتا ہی مگر یہہ برگ و ساز کہان چنانچہ مہر نیمروز کی تابش اور ماہ نیم ماہ
کی نمایش اور دستنبو کی خوشبو و رنگینی قاطع برہان کی دلایل کی دل نشینی شاہد مدعا ہی سچ تو
یہہ ہی سخن کی آبرو فقط آپکی ذات مجمع کمالات سی باقی ہمارے قول کو کلام ممدوح دلیل کافی
جو کہون وہ بجا ہی تلفظ عبارت رنگین پنج آہنگ الحان داؤدی ہی کہ انہین دلونکو موم کرتا
ہی مطالعہ ہر سطر و صفحہ کا جو سرمہ اصفہانی ہی کہ تہرائی ہوئی آنکہون کو جلا بخشتا ہی الحق کہ
موجد تازہ مضامین ہین اور آفرینندہ معانی دلنشین ریختہ کا وہ انداز ریختہ خامہ سحر نگار ہی کہ میر کو
زندہ کیا ہی سودا کو مول لیا ہی عبارت اردو باغ و بہار ہے دیکہہ تو نشتی نمونہ از خروار ہی اگر کوئی
سخن چین سخن چینی کرے تو ہرزہ درائی ہی اور عیب بینے اوسکی عین نابینائی ارباب علوم کو معلوم
ہو کہ مین انکسار ظہور عبد الغفور متخلص بہ سرور بار بروی بدو شعور سی اہل سخن کا طالب اور صاحب
کمال کا خواہان تہا جب کلام بلاغت نظام رشک صائب فخر طالب جناب اسد اللہ خانصاحب غالب
کا دیکہا دلکو بہا یا کتا پایا ترسیل مراسلات مین قدم بڑہایا ہر کتابت کا جواب آیا سبحان اللہ وہ زبان
کہان پاؤن کہ اونکی خلق کا بیان لب پر لاؤن مجہسی ناچیز حقیر پر وہ ذرہ نوازی مہر وار فرمائی کہ
میری نظر مین میری آبرو بڑہائی کبہی جواب مراسلہ مین تساہل و درنگ اور اصلاح شعر و عبارت
مین دریغ اور ننگ نفرمایا جو نامہ کہ بنام میری بعبارت اردو تحریر کیا مکتوب سادہ رو یوسفی دلربا
تر اور ہر سطر اوسکی سلسلہ پیچیدہ مو کو تاب فرسا زیادہ ہی جس آنکہہ نے دیکہا وہ بینا ہی جس کان نے
سنا وہ شنوا ہی بس تنہا متلذذ ہوتا اور آپ ہی آپ مزہ اوٹہانا خلاف انصاف جانا دل
مائل تمام بشہرت عام ہوا اور ہنوز یہہ قصد ناتمام تہا کہ بحسن اتفاق فخر زمان وحید دوران جناب
ممتاز علیخان صاحب متوطن میرٹہہ کہ ریعان شباب مین بہ تہذیب نفس شب بیدار تہجد گزار
دل نرم ہنگامہ محبت گرم اخلاق مجسم بالقا کرم فطرت ارجمند ہمت بلند

خصایل حمیدہ اوصاف پسندیدہ پاک نہاد متحد باتحاد پاکیزہ روش اخلاق منش سخن شناس الفاظ
اساس خوش تقریر عدیم النظیر مین رونق افزای مارہرہ ہوی اور قدوم تقدس لزوم سی اس قصبہ
کو مشرف کیا ایک روز محفل ممدوح مین ذکر ہمہ دانی و شیوا بیانی جناب استادی و مخدومی درمیان
ایا ارشاد کیا کہ کلام مرزا صاحب نسیم جانفزا اور شمیم دلکشا ہی فارسی کا کیا کہنا اردو بہی یکتا ہی نظم
و نثر فارسی تو محلی بحلیۂ انطباع ہو الیکن نثر اردو زیور طبع سی عاری رہا اگر وہ خطوط کہ بنام تمہارے آئی
اور تمنی سنائی ہین جمع کرو تو مین اوسکی انطباع کا بیڑا اوٹہاتا ہون اس تقریر سی نسیم تاثیر نی غنچہ دل
کہلایا منشاء خاطر ظہور مین آیا وہ مکتوب کہ بنام میرے آئی تہی ترتیب دیی گویا جواہر بی بہا کان قلم سی
نکالکر کشتی اوراق مین جمع کئی چونکہ محبت جناب غالب میری حالپر غالب ہے لہذا نام اس انشا کا مہر غالب
بکسر میم مناسب ہے سال ختم تالیف بہی اس نام سی مطابق پایا طبیعت اور بڑہی تحریر تاریخ کو دست قلم
بڑہایا ؎ انشا مملو بصد مطالب لکہی ؛ یعنی پی دوستان طالب لکہے ؛ موسوم کیا جو مہر غالب ہے سرور
تاریخ بہی اسکی مہر غالب لکہے ؛ کوکب سخن شاعران ہند پر تو التفات غالب ہے روشن اور خاک فکر ہند پانی
آبیاری مکرمت ممدوح سی گلشن ہو چلا مین تم امین چودہری عبد الغفور سرور کہ نام چودہری
صاحب شفیق مکرم کی خدمت مین بعد ارسال سلام مسنون عرض کرتا ہون کہ آپنی ذرہ پروری اور دوست
نوازی کی ورنہ مین سزاوار ستایش نہین ہون ایک سپاہی زادہ ہیچمدان اور پہر دل افسردہ و روان
فرسودہ ہان ایک طبع موزون اور فارسی زبان سی لگاو رکہتا ہون اور یہہ بہی یاد رہی کہ فارسی کی
ترکیب الفاظ اور فارسی اشعار کی معنی کی پرداز مین میرا قول اکثر خلاف جمہور پاؤ گی اور حق بجانب
میری ہوگا پہلی مین حضرت سی پوچہتا ہون کہ یہہ صاحب جو شرحین لکہتی ہین کیا یہہ سب اہل زبان
سر وش ہین اور اونکا کلام وحی ہی اپنی اپنی قیاس سے معنے پیدا کرتی ہین یہہ مین نہین کہتا کہ
ہر جگہہ انکا قیاس غلط ہی مگر یہہ بہی کوئی کہہ نہین سکتا کہ جو کچہہ یہہ فرماتی ہین وہ صحیح ہے اسی چہارم

ہین کہ جبکا آپ حوالہ دیتی ہین منکہ باتم عقل الخ اس شعر کی شرح کو ملاحظہ کیجی عبارت وہ تعقید سے
لبریز کہ مقصود شارح کا سمجہا ہی نہین جاتا اور جب غور و تامل کے بعد سمجہہ لیجی تو وہ معنی ہرگز لایق اوسکی
نہین ہین کہ فکر سلیم اوسکو قبول کری پہر احسان تو نگفتہ الخ اس مصرعہ کی توجیہ کیتنی بی مزہ
اور بی نفع ہی عرفی کو کہانسی لاؤن جو اوس سے پوچہون کہ بہائی تو نی اس شعر کی کیا معنی کہے ہین
قصہ کوتاہ قطعہ دیوان گری محبت تو ٭ کامروز مسلم ست مارا ٭ بیگانہ ز تاج کرد تارک ٭ آوارہ ز کفش
کرد پارا ٭ جیساکہ دوسرے شعر کی مفہوم کو شارح کہتا ہی کہ دیوانگی مین یہہ حالت بعید نہین ایسا ہی اگر
کوئی کہی کہ منصب دیوانی سی یہہ بات بعید ہے تو پہر شارح کیا جواب دیگا ہان یہہ کہیگا کہ غلبہ محبت
مین پاس وضع نرہا اور دیوان جی جیسا چہپر لیسی ننگی سر اور ننگی پانو نکل بہاگی ہمنی مانا مگر ہم یہہ پوچہتے
ہین کہ دیوانگی کیون نہ لکہین کہ دوسری شعر کی معنی بی تکلف منطبق ہوجائین اور توجیہات
درمیان نہ آئین فقیر کی نزدیک دیوانگی محبت تو صحیح اور بی تکلف ہے اور دیوانگی و محبت تو غلط
محض اور دیوان گری محبت تو تکلف محض دیوانگی اور محبت دو صفتین کیون جمع کرین غور کیجی
عطف کے واو یہہ چاہتی ہی کہ یہہ شخص پہلے سی دیوانہ تہا اور پہر اوسی حالت مین اوسکو محبت پیدا
ہوئی دیوانگی مین تاج و کفش بیجا تہی محبت پیدا ہونیکی بعد یہہ حالت طاری ہوئی کیا بی مزہ توجیہہ
ہی ہان دیوانگی محبت یعنی وہ جنون جو فرط محبت مین بہم پہونچا اوسنی اس احوال کو پہونچایا فقیر
دیوانگی محبت کہیگا اور دیوانگی و محبت کہنے کو منع کریگا اور دیوانگری محبت کہنیکو نہ مانع آئیگا نہ
تسلیم کریگا زیادہ اس سی کیا عرض کرون یادآوری اور مہر گستری کا شکر بجا لاتا ہون اور بسبر
اب یہان سی روی سخن حضرت پیر و مرشد صاحب عالم صاحب کے طرف اپنی مخدوم و مطاع
حضرت صاحب کے خدمت مین بندگی عرض کرتا ہون اور حیران ہون کہ اور کیا کہون یہہ دعا
جو دہر صاحب کے تحریر سی معلوم ہوگیا تہا اوسکا جواب لکہا گیا حضرت کی دستخط خاص کے

لکھی ہوئی عبارت اسی جو سمجھتا ہون اوسکا جواب لکھتا ہون اور جو کچھہ مجھہ سی نہین سمجھا گیا وہ نمونہً
بازو کر رکھتا ہون اگر بالفرض محال کبھی ملاقات ہوگی تو آپسے دریافت کر کی اسپر گذارش کرونگا ان حضرت سی جو
میر بن حسن خان میرے دوست ہین اور مرزا عباس سے ابہا نجا فتنہ و فساد کی زمانہ مین بلگرام مین اور اب فرخ
آباد مین ڈپٹی کلکٹری آئکی اور بہائی منشی نبی بخش صاحب کی ملاقات سے میرا دل بہت خوش ہوا بادری سخن
فہمی اس بزرگوار کا حق ہی اب آگرہ مین بیکار او پنشن کی امیدوار ہین تا ہر چہ گفتی از تو مکرر شنودمی بہ
شدی کی رعایت سے کہ وہ بیای مجہول ہی یعنی بشد اکثر صاحب گفتی کو بہی بیای مجہول پڑہتی ہین
تا کہ میگفت کے معنی پیدا ہون اس صورت مین خطاب سے بطرف غیبت کے رجوع کرتی ہین اور گفتی بیای معروف
سی صیغہ واحد حاضر ہی از منہ ماضی سے اشعار زمانہ ماضی رکھتا ہی اور شدن اور شود بہ سبب استقبال کے
مقتضی ہین اور معروف گفتی ماضی ہی پس اگر گفتی بیای معروف کہیں تو اوپر کی مصرعہ مین بہ کہنا ہوگا بود
کا مخفف خلاصہ یہہ کہ اگر وہان بہ کہیں تو یہان گفتی بیای معروف بی تکلف درست اور بیای مجہول
غلط ہی اور اگر وہان شدی کہیں تو یہان گفتی بیای مجہول کہیں غیبت اور خطاب کا تفرقہ مٹا دیجی
گفتی بیای مجہول مین خطاب حاضر مقدر رہتا ہی اور تو کا لفظ جو قریب ہے وہ اس معنی کو ہاتھ سے جانی نہین
دیتا نظایر اسکی فارسی مین بہت ہین رباعی کی بابت کے پرسش ہرگز نہی نہین کہیے زیادہ حد ادب

ایضاً بندہ پرور مہربانی نامہ آیا سر پر رکھا آنکھون سے لگا یا فارسی کی تکمیل کی وعلی اصل الاصول منت
طبیعت کے ہی بہتر تتبع کلام اہل زبان لیکن نہ اشعار قتیل و واقف و شعرای ہندوستان کہ یہہ اشعار سوا اسکی کہ انکی
موزونی طبع کا نتیجہ کہیں اور کسی تعریف کے شایان نہین ہین نہ ترکیب فارسی نہ معنی نازک مگر الفاظ فرسودہ عامیانہ
جو اطفال دبستان جانتے ہین اور جو متصدی نثر مین درج کرتی ہین وہ الفاظ فارسی یہہ لوگ نظم مین خرج کرتی
ہین جب رودکی و عنصری و خاقانی و رشید وطواط اور انکی امثال و نظایر کا کلام باستیفا دیکھا جاتا ہے
اور انکی ترکیبون سی آشنائی بہم پہونچی اور ذہن اعوجاج کیطرف نہ کھنچا تب آدمی جانتا ہی کہ ان کا

فارسی یہہ ہی منکہ بانتم اسکی جو شرح چہاپہ مین لکہی ہی اوسکو ملاحظہ کیجیے اور معنی ہمیر خاطر نشان کیجیے
تو مین سلام کرون پہلی نظر یہان ٹرنی چاہیی کہ از اوج بیان انداختہ کا فاعل کون ہے اور مفعول کون
ہی اگر عقل کل کو انداختہ کا مفعول اور منکہ کی کا فکو کدامیہ ٹہراوگی تو بی شبہ انداختہ کی فاعل دو ٹہرینگی
ایک ناوک انداز ادب دوسرا ایک مرغ اوصاف تو ایک فعل اور دو فاعل یہہ کیا طریق اور کیسی تحقیق ہی
اب فقیر سی اسکی معنی سنیئی سن انداختہ کا مفعول را مقدر منکہ کا کاف توصیفی ناوک انداز ادب ادب
آموز یعنی اوستاد مرغ توصیف تو فاعل مجکو کہ عقل کل کا اوستاد ہون تیری مرغ توصیف نی
اوج بیان سی گرا دیا عقل کل تک کہ وہ علویون مین اعلی ہی اسکا ناوک پہنچ سکتا تہا مگر مرغ
اوصاف اوس مقام پر ہی کہ جہان اس ناوک انداز کو ناوک پہنچانیکی گنجایش نہین اوج بیان سے
گرا جانا خر آجانا ہی قدرت وہ کہ عقل کل سے بہی زیادہ اور عجز یہہ کہ اوج بیان سی گر گیا اچہا مبالغہ
ہی امرغ اوصافکی بلندیکا اور کیا خوب مضمون ہی اظہار عجز با وجود دعوی قدرت ۱۲ مصرع
ایثار تو بر دوختہ چشم و دہن آز ؛ اسکی تو معنی وہ ہی ہین جو چہاپہ مین لکی ہین مصرعہ ثانی کی شرح
مین گمراہ ہو گیا مصرع احسان تو ہر قطرۂ دریا شگافت ؛ تاہم بقبید حساب نیاید
یہہ ہیچمدان اس معنی کی معنی نہین سمجہا بدیہی بات ہی مگر خیال مین جب آئیگی کہ اساتذہ کی
مسلمات معلوم ہون کمال ایثار و عطا مین مروارید و یاقوت و بحر و معدن کی کم تحقیق آتے
ہی لعل و در کا معدوم ہو جانا اور بحر و کان کا خالی رہ جانا نئی نئی طرح سی باندہا ہی چنانچہ
مینے کسی زمانہ مین اسی زمین مین ایک قصیدہ لکہہ کر وزیر الدولہ والی ٹونک کو بہیجا تہا اوس مین
کے دو شعر آپکو لکہتا ہون نظم ناموس نگہہ داشتی از جود بگیتی ؛ جز پردگیان حرم
معدن و یم ؛ واقعست کہ این قوم بہر کوچہ و بازار پرسند زہم مشار رسوائی یم را ؛ پردگیان حرم
معدن و یم لعل و گہر دہ جو کثرت ایثار سی کوچہ و بازار مین خاک آلودہ پڑی ہوئی ہین وہ باہمدگر

درد منداﻧﮧ یہہ گفتگو کرتی ہین کہ اس شخص نی سب کے حرمتین کہہ لین اور سب کی ابروئین بچائین
ہمکو اس قدر بی حرمت و ذلیل کیون کر رکھا ہی قطرۂ دریا کا حساب کیواسطی چیرنا بیحساب
ہی مقولہ عرفی کا یہہ ہی کہ جتنی موتی دریا مین ہات آئی وہ بخش دئی اور بخشش کا ذوق باقی
رہا چونکہ قطرہ مین بالقوہ استعداد موتی ہوجانی کی ہی تو اس احتمال سی ہر قطرۂ دریا کو چیر ڈالا کہ
اگر موتی ہات آوین تو وہ سایلون کو دی جائین پہلی مصرعہ مین حج ص کا سیر کر دینا موافق مسلمات
شعرا کی ممتنع اور اسکا وقوع مین آنا اغراق دوسرے مصرعہ مین باحتمال استعداد بالقوہ قطرہ کو
چیر ڈالنا اور پھر اسطرح کہ ہر قطرہ کو یہہ اغراق سی گذر کر تبلیغ و غلو ہی یہان سی خطاب حضرت صاحب
عالم صاحب کے طرف ہے مخدوم و مکرم و مطاع معظم قبلۂ دیدہ و دل کہ جو میری اور اپنی ملنی کو از قسم
فرض محال نہین جانتی ہین خدا کری ایسا ہی ہو جیسا وہ جانتی ہین تقصیر معاف ہو اگر
دنیا مین ظہور پھر امر بحسب مساعدت اسباب ہے تو اس تمنا کا حصول امتداد عادۂ شباب ہے کوئی
وجہہ نہین پاتا آپکی یہان تشریف لانی کی اور کوئی صورت نظر نہین آتی میری وہان آنیکی
اگرچہ چیز امکان سی باہر نہین مگر وقوع مین تامل ہی اب جو بھائی منشی نبی بخش صاحب کو
خط لکھونگا تو آپکا سلام ضرور لکھہ دونگا آپ نی احباب بعاض کی خیر و عافیت عموماً
لکھی بتخصیص حضرت شاہ عالم صاحب کا سلام نہ لکھا کیا وہ وہان نہین ہین اگر اور کہین
ہین تو اونکا حال مجکو لکھئی اور اگر وہان ہین تو میرا سلام اونکو کہئی رباعی کی باب مین
بیان مختصر یہہ ہی کہ اسکا ایک وزن معین ہی عرب مین دستور نہ تھا شعرای عجم نی
بحر ہزج مین سی نکالا ہی مفعول مفاعلین فعولن ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور
اس وزن پر فعلن بڑہا دیا ہی مفعول مفاعلین فعولن فعلن زحافات اسمین بعض کی
نزدیک ۱۸ اور بعض کی نزدیک ۲۴ ہین اور وہ سب جائز و روا ہین اور اس بحر کا نام

بحر رباعی ہی رباعی سچ ہی کہ سوای اس بحر کی اور بحر مین نہین کہی جاتی اور یہہ جو مطلع اور حسن مطلع کو رباعی کہتی ہین اس راہ سی کہ مصرعہ چار ہین کہو ورنہ رباعی نہین ہی نظم ہی قدما کو بیشتر اسکا التزام تہا کہ ہر مصرعہ مین قافیہ رکہتی تہی خاقانی برعایت صنعت ذوقافیتین کہتا ہی **شعر** من بودم دوش و آن نگار روحانی روی ٭ افگندہ دران دو زلف چوگانی گوی چلچلی بدر ایستادہ خاقانی جوی ٭ من در حرم وصال سبحانی گوئی ٭ مین یان سات برس سے بہرا ہو گیا ہون ایک رباعی چار قافیہ کی اس مضمون خاص کی مینی لکہی ہی برعایت صنعت ذوقافیتین **رباعی** دارم دل شاد و دیدہ بینائی ٭ وز گر نی گوشم نبود پروائی ٭ با خو لسبت کہ نشنوم زہر خود رائی ٭ گلبانگ نار بکم الاعلائی ٭ فقیر اس باب مین متعصب ہے اور وزن کی دو بیت تین قافیہ والی کو رباعی نہ کہی گا نثر عاری نہ قافیہ نہ وزن نثر مسجع قافیہ موجود وزن مفقود مگر اسمین ترجیع کی رعایت ضروری یعنی فقرتین کی الفاظ متماثل اور ملایم ہمدگر ہون اور اگر یہہ بات نہوگی اور صرف قافیہ ہوگا تو اوسکو مقفی کہینگی نہ مسجع نثر مرجز وہ ہی کہ وزن ہو اور قافیہ نہو جب آپ لالہ قتیل کی گہڑی ہوئی فقری دیکہہ چکی ہین تو مجکو فقرہ تراشی کی تکلیف کیون دیتی ہین زمانہ گذشتہ مین بہائی ضیاء الدین خانصاحب نیر تخلص ایک مختصر سا دیوان حضرت نظامی کا مجکو دکہانی لائی تہی اوسمین نثر مرجز تہی اور مین اوسدن نواب مصطفی خان حسرتی شیفتہ کو خط لکہا چاہتا تہا اوسی وضع پر خط لکہا اور وہ خط پنج آہنگ مین ہی مگر مینی اوس طرز مین بمقتضای شوخی طبع یہہ بات کی ہی کہ ایک جگہہ جو فقری مقفی ہو گئی ہین اور وہ لفظ مجکو پسند آئی ہین تو مینی اوسکو یونہی رہنی دیا ہی اسکو دستور مین تصور نکیجی گا وہ رقعہ یہہ ہی **رقعہ** ہان خواجہ بی پروا من بندہ کہ غمناکم و زغصہ جگر چاکم خواہم سخنی گفتن آن روز کہ میر فتند آن نامہ فرستادند کز دیدن آن خون شد دل تا جگر از اندوہ گفتم جگرم غالب بین کار دگرگون شد

می بایدم اینک رفت تا عذر سخن خواهم ؛ چون گرد و غباری بود رفتن نتوانستم امروز بشام آمد لا بلکه بسته رسید
سر مانده ببالین چون غمزده گان خفتم ؛ ای ای چه تواند خفت آن خسته که غمخوارش ؛ بر زخم نمک ریزد و دود بده
پیدایش شور را به روان باشد چون از افق شرقی خورشید درخشنده ناگاه سر بر زد آتش بجهانی زد دم غم
سحری بر زد در رفتم به جگر کاوی و آن راز نهانی را از دل بزبان دادم در صورت تنهائی پی برده چو هم باز آن
نی آمد و هم دم شد چندانکه دم اندر نی از مهر دمیدم من چون من بنوا آمد و آن ناله که بر لب بود از باطن نی سر زد
آمدم که نفس ها فی زنگونه گشاکش کرد یک کاغذ نوشته بود دست بدستم در چون ناله نمودی داشت زان شعله
که دودی داشت بر صفحه نشانها ماند گفتم مگر این صفحه غمنامه راستی فهرست نیازستی باید که فرو خوانم و آنکه به
نشانمندی ای خواجه روان سازم کوتاه کنم گفتن این نامه که من گفتم صاحب و صالا بر دند در دان کردند هر چند
در اندیشه پدید است که خویش باشد با خواجگی استغنا با اینهمه خویش نبود نوزش نپذیرفتن و پیر در سحرگاهان
روش گوهر آن نیز کش دم و روان فی انم بل خوشتر از آن دانم دیوان نظامی را او رو کیسوی من رنگونه نوا
بود در پرده گفتارش گر ذوق ما هنجار این زمزمه سر کردم والا گه اکبر خان خوانند سلام من ۱۱ الضیا
بنده پرور آپکا تفقد نامه محررہ ۵ نومبر آج پنجشنبہ کی دن ۸ نومبر کو یہان پہونچا مارہرہ کا خط دلی ہوتا ہوا
دن آیا پر دلی کا خط مارہرہ دیر مین کیون پہنچتا ہی تو تمہاری خوشی اسکی یہہ خط بیرنگ بھیجتا ہون مگر
مجکو اطلاع دیجیگا کہ یہہ کسدن پہنچا ۱۲ ؛ ۱۱ مئی سنہ ۱۸۵۷ عیسوی کو یہان فساد شروع ہوا مین نے اوسیدن سے
گھر کا دروازہ بند اور آنا جانا موقوف کردیا بی شغل زندگی بسر نہین ہوتی تھی تو اپنی سرگذشت لکھنی شروع
کی جو سنا گیا وہ بھی ضمیمہ سرگذشت کرتا گیا مگر یہہ طریق لزوم مالا یلزم اسکا التزام کیا ہی کہ زبان فارسی
قدیم جو دساتیر کی زبان ہے اوسمین یہہ نسخہ لکھا جاے اور سواے اسما کی کہ وہ نہین بدلی جاتی کوئی لغت
عربی اوسمین نہ آوے چنانچہ ایک نسخہ آپ کے خدمت مین بھیجتا ہون مگر یہہ نذر ہی جناب قبلہ و کعبہ حضرت
صاحب عالم صاحب کے اور چونکہ وہ آپ کے بزرگ ہین جرات نہ کرسکا کہ آپکی نذر کرون اور سیرہ

سیر مین اونکو مشترک رکہون نذر اونکی ہی اور فیض پائی آپکی مطالعہ سی ہیہات
یہہ کاتب ساتذہ کی کلام کو کیا بگاڑ دیتی ہین گویا مسنح کر دیتی ہین اون سی بعید نہین
لیکن تمسی اور حضرت صاحب سے بعید ہی کہ سہو کاتب کا نہ سمجہہ لیا ہے من آندریای آشوبم
کہ از تاثیر خاصیت ؛ دو کافونکا علی التواتر آنا دوسری بات ہی دریای آشوب کیا کمسال
باہر لفظ ہی استعارہ بالکنایہ صحیح مگر یہہ محل نہین ہی یہان تو دریا چاہیے بی شایبہ استعارہ
وکنایہ عیاذ باللہ عرفی اگر ایک بڑا قدح نبک کا یا ایک بوتل شراب کے پئی ہوتا تو بہے
یون نلکہتا اوس غریب کا مصرع یون ہی من آندریای پر آشوبم از تاثیر خاصیت
دریا موصوف پر آشوب صفت دوسرے مصرع کا کاف صفت کی تفسیر امیدوار ہون
کہ میری ہم عمر مرشد میری ہم فن مخدوم میری تقصیر معاف کرین اگرچہ تری سٹہہ برسکی عمر
مین بہرا ہو گیا ہون پر بینائی مین فتور نہین عینک سی اعانت چاہنی منظور نہین باوجود
حدت بصر بسبب نقص فہم کی حضرت کی شخطی عبارت مجہسی پڑہی نہین جاتی آگی جو دو بار مین نی
جواب لکہا ہی صرف قراین ملحوظ رکہی ہین ورنہ عبارت باستیفا مجہسی نہین پڑہی گئی آخر
چودہری صاحب تو آپکی معتقدون مین بمنزلہ عزیزونکی ہین جو آپ فرمایا کرین وہ اونہین الفاظ
کو لکہہ دیا کرین اب اس سب عبارتکا جواب جب لکہونگا کہ کتاب کے رسید اور اس مطالب کہ
اعادہ بخریر بدستخط چودہری صاحب میری پاس آجائی گا زیادہ حد ادب ایضاً خیال؛
چودہری صاحب آپکا عنایت نامہ اسوقت پہنچا اور یہہ وقت صبح کا ہی دن بدہ کا ربیع الثانی
کی چوبیسوین اور دسمبر کی پہلی کتاب کے پارسل کی رسید معلوم ہوئی حکیم عبد الرحیم خان
کوئی نامی اور نام آور آدمی نہین ہین یہانکی قاضی زادون مین سی ایک شخص ہین اب
طبابت کرنی لگی ہین میری بہی آشنا ہین مگر صرف سلام علیک زیادہ ربط نہین ہے

سوا اونکا حال مجکو کچہہ معلوم نہین کہ وہ کہان ہین اور کس طرح ہین آگی حضرت صاحب کی
خدمت مین عرض کیا تہا کہ آپ جو کچہہ لکہین وہ بقلم چودہری صاحب لکہا جاتی حضرت نی نمانا
اور پہر عبارت بدستخط خاص لکہی واللہ باللہ نہ مجہسی نہ اور کسی سی پڑہی گئی ناچار آپکا خط پہر
آپکو بہیجتا ہون حضرت سی کچہہ نہ فرمائیگا مگر اس عبارت کو اپنی ہاتہہ سی نقل کر کی مجکو بہجوائیگا ضرور
اور جلد شفیق بکرم جناب چودہری صاحب غلام رسول کی خدمت مین سلام پہنچی **ایضاً** جناب
چودہری صاحب کے خدمت مین سلام عرض کرتا ہون اور شکر احسان بجالاتا ہون اور حاشا
و حاشا للہ کی جواب کو حوالہ اون سطور پر رکہتا ہون کہ جواب جناب حضرت صاحب کے ارشاد کی
جواب مین لکہونگا آپکو اتنا لکہنا اور کافی ہی کہ اپنی عم والاقدر جناب چودہری غلام رسول صاحب
کو فقیر کا سلام نیاز پہنچائی اور جناب شیخ عطا حسین صاحب عطا کو بہی سلام کہیی پیر و مرشد قلم کا
کام زبان سی لینا یعنی تحریر کی مطالب کو پڑہنا اور پڑہا دینا آسان ہی اور زبان کا کام قلم سی
لینا دشوار ہی یعنی جو کچہہ کہا چاہیی اوسکو کیونکر لکہا چاہیی وہ بات کہان کہ کچہہ مینی عرض کیا
کچہہ آپ نی فرمایا دو چار باتون مین جہگڑی نی انجام پایا خیر دولت ہم زبانی کہان میسر آپکے
حکم بجالانیکو اپنا شرف جانتا ہون اور عرض کرتا ہون کہ نظامی اب ایسا ہوا کہ جب تک فرید آباد
کا کہتری دیوانی سنگہ ثم متخلص بہ قتیل جسکو حضرت نی مرحوم لکہا ہی اوسکی تصدیق نکری تب تک
اوسکا کلام قابل استناد نہو قتیل کو اساتذہ سلف کی کلام سی قطعاً آشنائی نہین اوسکی علم
فارسی کا ماخذ اون لوگون کی تقریر ہی کہ جو نواب سعادت علی خان کی وقت مین ممالک غربی کی
طرف سی لکہنو مین آئی اور ہنگامہ آرا ہوی بیشتر اون مین سادہ و کشمیری یا کابلی و قندہاری و
کرانی احیاناً کوئی عامہ اہل ایران سے بہی ہو مانا کہ عظمای ایران مین سی ہی کوئی ہوگا تقریر
اور ہی تحریر اور ہی اگر تقریر بعینہ تحریر مین آیا کری تو خواجہ بقراطسی اور شرف الدین علی یزدی

اور حسین واعظ کاشفی اور طاہر وحید یہہ سب نثر مین کیون خون جگر کہایا کرتی اوسیطرح
کی نثر مین جو لالہ دیوالی سنگہ قتیل متوفی نی بتقلید اہل ایران لکہی ہین کیون نہ رقم فرمایا کرتی یہہ
شخص مدعی ہی کہ کدہ کا لفظ سوای پانچ چار اسم کی اور اسم کی ساتہہ ترکیب نہین پایا پس
آزر و کدہ اور دیو کدہ اور فشر کدہ اور امثال اسکی جو ہزار جگہہ اہل زبان کی کلام مین آیا ہی وہ
نادرست ہی ہین اور آپ بیٹہین اور اسکی خرافات پڑہی جاین اور جو مین عرض کرون اوسپر
حضرت غور فرماین تب معلوم ہو کہ یہہ کتنا لغو اور فارسی دانی سے کتنا بیگانہ ہی آمدم بر سر مدعا
نثر مرجز اوسکو کہتی ہین کہ وزن ہو اور قافیہ نہو مقابل مقفی کی کہ قافیہ ہو اور وزن نہو اور یہان
یہہ ہی سمجہا چاہیی کہ وزن مین قید منظور نہین مثلا حضرت نظامی علیہ الرحمہ کی نثر کا وزن
یہہ ہی مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن حضرت ظہوری علیہ الرحمۃ فرماتی ہین رائش سر براہ
گلشن فتح خنجر شاہی دریای ظفر یہہ نثر مرجز ہی وزن اسکا فعلاتن فعلاتن فعلن کاتبون نی
مقفی کرنی کی واسطی صورت بدل دی ہی اور کچہہ تصرف کیا ہی کہ نثر مرجز رہی نہ مقفی بنی چنانچہ
اساتذہ فن لن تنالوا البر حتی تنفقوا اس آیت سراسر ہدایت کو نثر مرجز کہتی ہین اور اسکا وزن ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن و یرزقہ من حیث لا یحتسب اسکا وزن فعولن فعولن فعولن فعول بندہ
کی تحقیقات یہہ ہے کہ نثر تین قسم پر ہی مقفی قافیہ ہی اور وزن نہین مرجز وزن ہی اور
قافیہ نہین عاری نہ وزن نہ قافیہ مسجع وہ ہی مقفی ہی کہ دونون فقرون مین الفاظ ملایم
اور مناسب ہمدگر ہون نظم مین یہہ صنعت آپڑی تو اوسکو مرصع کہتی ہین اور نثر اس صنعت
پر مشتمل ہو تو اوسکو مسجع کہتی ہین اس قاعدہ کو نہ عبد الرزاق بدل سکتا ہی نہ صاحب قلزم
ہفتگانہ نہ یہہ قطرہ بی سر و پا حاشا و حاشا للہہ کلام اہل عرب مین اوسیطرح ہی جس طرح
آپ فرماتی ہین مگر پارسیون نی از راہ تصرف بمعنی زنہار قرار دیا ہی یعنی تاکید اگر منفی ہو

برائی تو نفی کی تاکید اور مثبت برائی تو اثبات کی تاکید مین کسی کلمہ کا استعمال نہین کرتا جب تک اہل زبان کے
کلام مین نہین دیکہتا عیشی بیچارہ لائق اسکی نہین کہ مستند علیہ ٹہری مگر یہہ لفظ غلط نہین لکہا ہی اور عرب
نی حضرت قبلہ فارسیونکی تصرفات اگر دیکہیئی تو حیران رہ جایئی مجکو اسوقت کہان یاد ہی اور کتاب کے
نام تو کوئی ورق بہی لکہا ہوا میرے پاس نہین حاشا کا کوئی شعر موکد نفی اگر یاد آجائیگا تو آپکو لکہا جائیگا شعر
ہرزہ مشتاب و پئے جادہ شناسان بردار ای کہ در راہ سخن چون تو ہزار آمد و رفت ۞ یہہ مثنوی جسمین یہہ مصرع
ہی ع حاش للہ کہ بدنمیگویم ۞ کلکتہ مین مین نے لکہی ہی پانچہزار آدمی فراہم تہی اور جو اعتراض مجپر کئی تہی اونمین
سی ایک اعتراض یہہ تہا کہ ہمہ عالم غلط ہی یعنی ہمہ کا لفظ عالم کی لفظ کی ساتہہ ربط نہین پاسکتا قتیل کا حکم
یون ہی عرض کیا گیا کہ حافظ کہتا ہی ع ہمہ عالم گواہ عصمت اوست ۞ سعدی کہتا ہی ع عاشقم بر ہمہ عالم کہ ہمہ عالم
از وست ۞ غرض اس تحریر سی یہہ ہی کہ یہہ مثنوی وہان لکہی گئی اور ایک ایک نقل مولوی کرم حسین بلگرامی
نے مولوی عبد القادر رامپوری اور مولوی نعمت علی عظیم آبادی اور اونکی امثال اور نظایر کی پاس بہیجی گئے اگر یہہ لوگ
جگہ پاتی تو میرے کہان اوپر ٹوٹ پڑتی اب ایک نسخہ ہی ابطال ضرورت اگرچہ صاحب اوسکا سند نہین بلکہ ہندو ہی مگر
قابل اچہا ہی دیکہیئی اساتذہ کیا کیا تصرفات نمایان کرگئی ہین مین نے آج تک اردو مین انتظاری بمعنی انتظار نہ
لکہا نہ اپنی شاگردون کو لکہنی دیا اساتذہ مسلم الثبوت کی کلام مین موجود ہی حاشا ایسا نہین کہ ہمین فارسی والونکو
تامل ہو زیادہ حد ادب ۞ ایضاً جناب چودہری صاحب آپکو بعد ابلاغ سلام آپکی خط کی پہونچنی سی آگہی دیتا ہون یہہ
بہی آپکو معلوم رہی کہ آپکی چچا صاحب کی خط کا جواب آگی بہیجچکا ہون اور اوسمین لکہوا دیا ہی کہ آپکی شادی کی تہنیت لکہہ بہیجچکا ہون
نہین نکلا یہان پنشن کا مقدمہ پیش ہی کبہی صاحب کمشنر بہادر کے پاس کبہی صاحب چیف کمشنر بہادر کے پاس جانا ہوتا ہی خود نجاؤن تو یہہ خیال رہتا ہی کہ
خدا جانی کس وقت بلا بہیجین اسوقت کوئی پرسش آجائی باایں ہمہ یہی ہی وہ رزق گر چہ مقسوم حکیم و مفرح روح
تہا سو وہ بہی کیا کہاؤن اور کیونکر جیون الحمد للہ کہ گنہگار نہین ٹہرا پنشن پاونگا مگر وہ پنشن گورنمنٹ کی
کے سررشتہ سی مقرر کی ہوئی ہی اسو دہلی کی ایجنسی کا دفتر فرد فرد لٹ گیا کوئی کاغذ باقی نہین

نہین رہا اب یہہ شہر پنجاب احاطہ مین مل گیا پنجاب کا نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہان کا صدر
ٹہرا اوس دفتر مین میری ریاست کا میری معاش کا میری عزت کا نام و نشان نہین ہی ایسی ایسی
پیچ پڑ گئی ہین کیا کچہہ نکل گئی ہین کچہہ باقی رہی ہین یہہ بہی نکل جاینگی مصرع کار ہا آسان شود
اما بہ صبر ۱۲ یہان سی روی سخن صاحب عالم کی طرف ہے جناب رفعت مآب مولائی و مرشدی
تسلیم قبول کرین اوراس تحریری جواب میری پاس پہنچی ہی مجکو شاد ان اور اپنی بخت و قسمت پر
نازان تصور فرماوین سب سمجہا اور سب مطالب کا جواب لکہتا ہون پہلی بنا ایک شعر کمال گستاخی
کو کار فرما کر لکہتا ہون اور یہہ نہین لکہتا کہ یہہ شعر مین نے کیون لکہا ہی شعر یہہ ہی شعر مرا بغیر ریکت جنس
درشمار آورد ❊ فغان کہ نیست زپروانہ فرق تا مگسش ❊ بہرحال حضرت کو یہہ معلوم رہی کہ مین
اہل زبان کا پیرو اور ہندیونمین سوای امیر خسرو دہلوی کے سبکا منکر ہون جب تک قدما یا متاخرین مین
مثل صائب و کلیم و اسیر و حزین کے کلام مین کوئی لفظ یا ترکیب نہین دیکہہ لیتا اوسکو نظم و نثر مین نہین
لکہتا جن لوگونکی محقق ہونے پر اتفاق ہے جمہور کو اونکا حال کیا گذارش کرون ایک اونمین صاحب
برہان قاطع ہی ایسان دنونمین برہان قاطع کو دیکہہ رہا ہون اور اوسکی فہم کی غلطیان نکال رہا ہون
اگر زیست باقی ہی تو ان نکات کو جمع کر کی اوس نسخہ کا نام قاطع برہان رکہونگا مصرع تا کجا بود منزل
کجا تاختم ❊ شعر فردوسی مین انگبین و شہد اور شعر اوستاد مین حرص و آز واقعی بادی النظر مین زاید معلوم
ہوتا ہی شعر ناب بہتر ہی لیکن حرص و آز کو کیا کیجیے گا مین عرض کرتا ہون کہ وہان بہی خشم و آز ہی ہرگز
حرص و آز نہین ہے حکما اور صوفیہ قوت غضبی و قوت شہوی کی تعدیل مین تجنتین کرتی ہین قوت غضبی کے اصلاح
سی فضیلت شجاعت اور قوت شہوی کی اصلاح سے فضیلت عفت حاصل ہے اور یہہ مسئلہ علم اخلاق
مین مبرہن ہے دو بندہ مین حرص و آز بمعنی محض اوستاد کو بدنام کرنا ہے ایک اسم دو مسمی تراشتی واحد حقیقی کا تثنیہ ایسی علاوہ مرد
عارف حکیم نے قوت شہوی کی اصلاح کا ذکر کیا اور قوت غضبیہ کا مذکور ہی نکیا یعنی خود خشم و آز دیکہا ہی ورنہ ہے بجا ہی شہد کے

جگہہ شیر اور حرص کی جگہہ خشم درست میری رای اُنکی رای کی مطابق مگر گوگرد سرخ اور
بیل سفید مین بیالکت ہون یہہ تقدیر سے گوگرد سرخ کمیاب لعل سپید نایاب ہے میری دلنشین نہوی کبریت
احمر اور کیمیا اور عنقا ان سبکا ایک حکم ہی نظر اس قاعدہ پر لعل سپید بہتر ہی اور کبریت احمر اور بیل
سپید بی جوڑ ہی جیسی امیر خسرو کی املیان ایک قاعدہ اور عرض کرتا ہی کم کا لفظ اہل فارس
کی منطق مین کہین افادہ معنی سلب کلی بہی کرتا ہی جیسی کم آزار یعنی نیازار نده نہ یہہ کہ کم آزار نده
کم ہمتا یعنی بی ہمتا بلکہ اندک کا لفظ بہی اسطرح آتا ہی جیسا کہ میر اخداوند نعمت نظامی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتا ہی شعر پس و پیش چون آفتابم یکیست ٭ فروغ فراوان قریب اندکیست ٭ یعنی قریب
بالکل نہین نہ یہہ کہ کچہہ ہی پس کم یاب ورنا یاب ایک چیز ہی نظامی نی لعل سپید کہا ہی کسی ٭
صاحب طبع نی اوسکو غلط سمجہکر بیل سپید بنا دیا ہی انگبین و شہد ناب شاید شل غم و اندوہ
و مسرت و فرحت ہو یا نہو شیر ناب ہی ہو بلکہ شیر ناب بہتر ہی لیکن حرص و آز تو کسی طرح درست نہین
عارف کا دعوی ناقص اور نعوذ باللہ جاتا ہی اگر یہہ قباحت لازم نہ آتی تو بہی ہم حرص و آز کو مسلم نہ کہتی
کسو اسطی کہ غلام کا شبہ بکمال وضوح غم و اندوہ و عدل و داد کا نظیر نہین ہو سکتا ہان انگبین و شہد کی جواز
مین ہم مضائقہ نکرینگی مگر شیر ناب کو اوسی اچہا سمجہینگی شہد میوہ کی حلاوت کیواسطی اور شیر افزایش
لطافت کیواسطی حاشا و حاشا للہ کا جواب آغاز تحریر مین لکہہ چکا آگی اس نظیر لکہنی سی اوسکی
جواز پر میر الیقین نہ ٹہرا تو کشف الغطا رما از دوست یقینا نثر مرجز کی باب مین پیر و مرشد کو اتنا تامل
کیون ہی یہہ جو نثرین آپنے لکہی ہین سوای اوس نثر کی کہ جسکو آگی لکہونگا یہہ تو سب مسجع ہین یعنی
پہلی فقرہ کا ہر لفظ وزن مین موافق ہو دوسری فقرہ کی لفظ سے اگر نظم مین یہہ صنعت آپڑی تو نظم کو مرصع
کہینگی اور نثر مین واقع ہو تو نثر کو مسجع کہینگی جو حضرت کہ اس نثر کو مرجز کہتی ہین وہ نثر مسجع کی مثال
ہمکو دین زنہار زنہار یہہ نثر مرجز نہین مسجع ہی ہان یہہ نثر مرجز ہی صاحبا مشفقا شفیق ولی

دلی زید الطافکم الی الابد بعد تبلیغ بندگی و نیاز بر ضمیر منیر روشن باد گروہ نثر جسکو آپنی مسجع
کہا ہی مرجز ہی تو اس کمبخت نثر کا کیا نام ہی نہین وہ مسجع ہی اور یہہ مرجز ہی مین تو بہت مختصر مفید
لکھہ چکا ہون آپ نہ مانین تو کیا کرون وزن نہو قافیہ ہو وہ مقفی وزن ہو قافیہ نہو وہ مرجز الفاظ
فقرتین وزن مین برابر ہون وہ مسجع اس صنعت کو بیشتر نثر مقفی مین صرف کرتی ہین اور چاہو
قافیہ کا التزام نکرو پہر رنگ اقسام ثلثہ نثر ہی ہی حضرات نی نثر مسجع کو مرجز کیا ہی جواب
وہی ہی کہ اگر مرجز یہہ ہی تو مسجع کس نثر کو کہتی ہین اس سی زیادہ نہ مجکو علم نہ یارای کلام قتیل
لکھنوی اور غیاث الدین ملای مکتبی رامپوری کی سی قسمت کہان سی لاوین کہ تم جیسا شخص معتقد
ہوا اور میری قول کو معتمد سمجہی بعد خط کی اتمام تحریر کی خیال آیا کہ شاید کسی بات کا جواب رہ گیا ہو مینی آپکی
خط کو دیکہا اور ایک بات دستور شگرف کی عبارت مین نظر آئی مرجز کلامی ست منثور کہ وزن داشتہ سجع
ندارد اس تعریف کو دیکہئی اور نمونہ کی نثر کو دیکہئی وہ موزون کہان ہی جو وزن دارد او سپر صادق
آئی وزن بمعنی تقطیع شعر مفقود و سجع ندارد خدا جانی یہہ بزرگ سجع کسکو کہتا ہی سجع ہموزن ہونا
دو نقطون کا فقرتین مین یا مصرعین مین سو اس نثر مین موجود ہی موجود کو مفقود اور مفقود کو موجود
لکھا ہی اور پہر کلام اوسکا مقبول ہی اللہ اللہ ملا غیاث الدین لکھتا ہی پس مرجز نثری
باشد کہ کلمات فقرتین اکثر جا یا ہمہ ہم وزن باشند در تقابل یکدیگر بدون رعایت سجع خدا کہی اصلی
سجع تو اسکو کہتی ہین کہ کلمات فقرتین یا مصرعین ہموزن یکدیگر ہون سو اس نثر مین موجود ہی کہ
بدون رعایت سجع کی کیا معنی مگر یہہ دونو صاحب وزن کو برابر ہونا کلمات کا سمجہتی ہین اور سجع تقطیع شعر کو
کہتی ہین اس عقیدہ کی رکاکت اظہر من الشمس ہی صاحب دستور شگرف کا کلام نص اور مولوی غیاث الدین
کا کلام حدیث نہین ہی آپ ہی غور فرمایئی اور انصاف کیجی صاحب عالم کی نام
میکنم عرض گو مکرر باشد پیر و مرشد آج ہی ایک خط چودہری عبد الغفور صاحب کی

نام کاروانہ کیا ہی اور اس خیال سی کہ وہ گرمی ہنگامہ شادی مین اوس خط کا آپکی نظر سی گذرانا ہو
نجائین یہہ خط جداگانہ آپکو آج ہی بہیجتا ہون اصحاب ثلثہ کی عبارت نثر مرجز کی باب مین اتنی ہی ہے
کہ وزن دارد و سجع ندارد خدا کی واسطی وزن تقطیع شعر کو کہتی ہین وہ مثال کی نثر مین کہان ہی سجع
اوسکو کہتی ہین کہ کلمات فقرتین وزن مین برابر ہون یہہ صنعت مثال کی نثر مین موجود ہے جو ہی
اوسکا سلب جو نہین اوسکا ثبوت کیونکر مانون کیا آپکی یہہ مرضی ہی کہ الفاظ کی ہم وزن ہونی کو وزن
تقطیع شعر کو سجع مان لون مین تو نمانونگا آپ کو اختیار ہی یہہ کلام معصوم کا نہین کہ اسکی مسلم نکہنے
سے آدمی کافر ہو جای زبان فارسی مردیکا مال ہے عرب کی ہاتہہ بطریق یغما آیا ہی جس طرح چاہین
صرف کرین خواجہ نصیر الدین طوسی آٹہہ حرف کا زبان فارسی مین نہ آنا لکہتی ہین اور دال نقطہ
دار کا ذکر نہین کرتی الا کوئی لغت فارسی ایسا بتائیی کہ جسمین ذال آئی ہو گذاشتن و گذشتن و
پذیرفتن سب زے ہی سی ہے کاغذ دال مہملہ سی ہی اسکا ذال سی لکہنا اور کواغذ کو اوسکی جمع قرار
دینا تعریب ہے نہ تحقیق اور اسم آتش بدال ابجد ہی نہ بذال ثخذ کوئی لفظ متحد المخرج فارسی مین
نہین بلکہ قریب المخرج بہی نہین تی ہی طوی نہین سین ہے ثی نہین اور صاد نہین ہای ہوز ہی
حای حطی نہین یہان تک کہ قاف نہین سوا اسی کہ غین متحد المخرج بلکہ قریب المخرج ہی زی کے
ہوتی ذال کیونکر آتا ہے وہ میان صاحب ہانسی کے رہنی والے بہت جوڑ کے چکلے جناب عبد الواسع
فرماتی ہین کہ بی مراد صحیح اور نامراد غلط اری تیرا ستیاناس جای بیمراد اور نامراد مین وہ
فرق ہی جو زمین و آسمان مین ہے نامراد وہ کہ جسکو کوئی مراد کوئی خواہش کوئی آرزو بر نہ آوی بے
مراد وہ کہ جسکا صفحہ ضمیر نقوش مدعا سی سادہ ہو از قسم بے مدعا و بی غرض و بی مطلب جستہ سد
ان دونون امرون مین کتنا فرق ہی ناروا اور ناکام اور نادرست اور ناچار کہ یہہ
مخفف ناچارہ ہے اور ناہار کہ یہہ مخفف ناہار ہے اور نامراد اور ناانصاف یہہ +

یہہ سب درست ہین ہان کہان گئی ہانسی ای معلم ۱۲ قافیہ شایگان کہ جسکو عرب الیطا کہتا ہی وہ
دو طرح پر ہی خفی و جلی اہل خرد نی خاک اوڑائی ہی اور بات بنائی ہی خفی و جلی کی تفسیر مین
وہ کچہہ لکہا ہی کہ صاحب طبع سلیم کبہی اوسکو نہ سمجہی چہ جای نکہ مانی گا اصل یہہ ہی کہ ایطا وہ قافیہ
ہی کہ جو دو حرف ایک صورت کی ہون جیسی الف فاعل کو یا وہ بینا و شنوا شعرا میر بیت ای ذات
تسبیح خیالت دل دانا ۞ سر حلقۂ مستان رخت دیدہ بینا ۞ اور نون دال مضارع کا جیسا استاد
کے اس مطلع مین ہے شعر دل شیشہ و چشمان تو ہر گوشہ برندش ۞ مست است مبادا کہ بناکم
شکنندش ۞ اور ایسا ہی الف نون جمع کا مثل چراغان و جوانان اور ایسا ہی ہے الف نون حالیہ
مانند گریان و خندان پس اگر یہہ مطلع مین آ پڑی تو ایطای جلی ہی اگر غزل یا قصیدہ مین بطریق
تکرار قافیہ آ پڑی تو ایطای خفی ہی ائمہ فن نی وہ کچہہ لکہا ہی کہ سمجہہ مین نہین آتا اگر قابل تحقیق
ہو تو میری بیان پر غور کرو اور جو عبد الواسع اور غیاث الدین اور عبد الرزاق ان نامون کی
شوکت نظر مین ہی تو تم جانو ایک شخص بہیک مانگتا ہی باپ نی اوسکا نام میر بادشاہ رکہہ دیا
ہے اصل فارسی کو اس کہتری بچہ قتیل عسلیہ یا علیہ نی تباہ کیا رہا سہا غیاث الدین رام پوری
نے کہو دیا انکی سی قسمت کہان سی لاؤن جو صاحب عالم کی نظر مین اعتبار پاؤن
خالصاً للہ غور کرو کہ وہ خران نامشخص کیا کہتی ہین او رمین خستہ دردمند کیا بکتا ہون واللہ
قتیل فارسی شعر کہتا ہی اور نہ غیاث الدین فارسی جانتا ہی میرا یہہ خط پڑہو یہہ
نہین کہتا کہ خواہی نخواہی پڑہو قوت ممیزہ سی کام لو ان غولون پر لعنت کرو سیدہی راہ
پر آ جاؤ اگر نہین آتی تم جانو تمہاری بزرگی پر اور میرزا تفتہ کی نسبت پر نظر کر کے
لکہا ہی نہین کہتا کہ خواہی نخواہی میرے تحریر کو مانو مگر اوس کہتری
بچہ ہی اور اوس معلم ہی مجکو کمتر نجانو عربی کا حرف اور ہے اور فارسی کا قاعدہ

اور یہی سمجھو یا نہ سمجھو تمکو اختیار ہی عقل کو کام فرماؤ غور کرو سمجھو عبد الواسع پیغمبر نہ تہا قتیل برہما نہ تہا واقف غوث الاعظم نہ تہا مین یزید نہین ہون شمر نہین ہون مانی ہو مانو نمانو تم جانو چودہری

عبد الغفور کی نام

جناب عالی آج آپکا تفقد نامہ مرقومہ یازدہم شعبان مطابق پنجم مارچ بقید روز دوشنبہ پہونچا پہلی تو ان تاریخونکی حساب کے مطابق ہین یہ اوپہاپہر خط کی جلد پہنچنے سی بہت خوش ہوا ڈاک کیا ہی خاک ہی خیرادہر چلایا اودہر جواب لکہا خدا کری یہہ بہی خط جلد پہنچی ورنہ یہہ آپکو خیال ہوگا کہ غالب نے ہماری خط کا جواب نلکہا حقیقت میری بہلا یہہ ہی کہ راہ و رسم مراسلت حکام عالی مقام سی بدستور جاری ہوگئی ہی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مغرب و شمال کو نسخہ دستنبو بسبیل ڈاک بہیجا تہا اونکا خط فارسی مشعر تحسین عبارت و قبول ہدیہ ارادت و مودت بسبیل ڈاک آگیا پہر قصیدہ بہاریہ تہنیت مدحت مین بہیجا گیا اوسکی بہی رسید آگئی وہ ہی خالصاحب بہارہ مہربان دوستان القاب ورکا غذ افشانی ازان بعد ایک قصیدہ جناب رابرٹ منٹگمری صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر قلمرو پنجاب کی مدح مین بتوسط صاحب کمشنر بہادر دہلی گیا اوسکی جواب مین بہی خوشنودی نامہ بتوسط کمشنر صاحب بہادر کل مجہکو آگیا خلعت ابہی تک مجہکو نہین ملی جب ملیگی حضرت کو اطلاع دی جائیگی پیر و مرشد عالم ہین اور مین جاہل ہون اون کو تسلیم نکرنیکو مینی تسلیم کیا اور پہر تسلیم بجالایا ۱۲ ای حضرت جناب مخدوم مکرم چودہری غلام رسول صاحب کے خدمت مین انہین الفاظ مین رسم مبارکباد ادا کی گئی ہی نہ عبارت آرائی نہ طبع آزمائی کچہہ عجب نہین کہ وہ خط بہی مثل و جونمین آپکو پہنچ جای آپکا ہی تو مارچ کا خط مجکو اب آخر اپریل مین پہنچا ہی جناب شیخ صاحب کیون مجکو محجوب کرتی ہین اسباب مین اس سی زیادہ عرض نہین کرسکتا کہ افادہ مشترک ہی قصیدہ و مثنوی بہیجدیجیی لطف اوٹہاونگا اور جو کچہہ میری خیال مین آئیگا بی تکلف عرض کردونگا مہر اسلام

سلام کہی اور مثنوی اور قصیدہ اون سی لیکر جلد بہیجدیجی ۱۲ اپنی عم عالی مقدار کی
خدمت مین میرا سلام پہنچائی اور کہئی کہ حضرت خلاصہ مکتوب سابق یہہ ہی الفاظ ہندی ہی شاید
کچہہ تغیر بالمرادف ہو تو ہو یہہ شادی بصد ہزار مسرت و نشاط آپکو مبارک ہو اور اونکی اولاد دیکہنی
اور اسیطرح اون کی شادی کرنی نصیب ہو ۱۲ فیض علی خانصاحب کو میرا سلام پہنچی مین
بہی آپکی ملاقات کا مشتاق اور آپکا مداح رہون گا ۱۲ خط کا لفافہ اس خط مین ملفوف کرکی بہیجا
ہون یہہ آج پہنچا اور آج ہی مینی اسکا جواب لکہا کاتب وہی ہی جو لفافہ ملفوفہ کا مکتوب الیہ
ہی ۱۲ **ایضاً** جناب چودہری صاحب کی یاد آوری اور مہر گستری کا شکر بجا لاتا ہون
آپکا خط معہ قصیدہ و مثنوی پہنچا مثنوی کو جداگانہ بطریق پیم فلٹ پاکٹ بہیجتا ہون اور
یہہ خط جداگانہ ارسال کرتا ہون لفافہ اوسکا ہی آپکی نام کا ہی آپ کی خواب کا ماجرا اور صبح کو
ادہر کا قصد اور پہر اپنی چچا صاحب کی کہنی سی نظر تا لبتان پر اس عزم کا ملتوی رکہنا
معلوم ہوا آپکی چچا صاحب نی کرامت کی کہ جو آپکو منع کیا ڈاک کی سوا اگر آپ اس شہر مین میری
مکان تک آجاتی تو ممکن تہا مگر رہنا شہر مین بی حصول اجازت حاکم احتمال ضرر رکہتا ہی اگر
نہ خبر ہو تو ہو اور اگر خبر ہو جای تو البتہ قباحت ہی زنہار کبہی یہہ گمان نکیجی گا کہ دلی کی عملداری
میرٹھ اور آگرہ اور بلاد شرقیہ کی مثل ہی یہہ پنجاب حاطہ مین شامل ہی نہ قانون نہ آئین
جس حاکم کی جو رای مین آوی وہ ویسا ہی کری بہر حال **مصرعہ** ای وای ز محرومی و دیدار
دگر ہیچ ٭ انشاء اللہ العظیم دو تین مہینی مین یہان بہی صورت امن و امان کی ہو جائیگی مگر
میری آرزو و یہہ استیفا اوس صورت مین بہی نہ بر آئی گی مین یہہ تاکی ہوئی ہون کہ میری
اور تمہاری ملاقات اس طرح ہو کہ ہم تم ہون اور حضرت صاحب عالم صاحب ہون اور باہم
حرف و حکایت کرین اگر زمانہ میری خواہش کے موافق نقش قبول کرتا ہی تو مین مارہرہ کو

آتا ہون حضرت پیرومرشد کا اشتیاق اور اونہی جلسہ مین تمہاری دیدار کا شوق ایسا نہین
ہے کہ مجکو آرام سی بیٹھا رہنی دیگا ۔ صاحب یہہ مثنوی تو میری واسطی ایک مرثیہ ہوگئی
ہی اس بزرگوار کی جگر مین کیا کیا گہاؤ پڑی ہونگی تب یہہ تراوش حزن نامہ بظہور مین آئی ہوگی
یہہ ہے کہ عنوان بیان سی حق بجانب نہین کے معلوم ہوتا ہے چونکہ اصل کار میری
نظر مین نہین اور حقیقت حال مجہپر مجہول ہے اسواسطی انجام و آغاز اندازہ و انداز کچہہ
نہین سمجھا حک و اصلاح کو آپ بہ نظر اصلاح ملاحظہ فرماوین مینی بحسب دستور اپنی ہر
جگہہ منت اصلاح لکہدیا ہی میر اشخصاحب سی سلام کہیگا اور کہیگا کہ کیا کرون دور
ہون معذور رہون مدد نہین کر سکتا اعانت کی مراسم تقدیم کو نہین پہونچا سکتا خدا تمہارا
نگہبان رہی والسلام ۔ **ایضاً** جناب چودہری صاحب آپکی ملطف نامہ کے ورود
کی مسرت اور پارسل کی نہ پہونچنی کی حیرت باعث اسکی ہوئی کہ آپ کو پہر تکلیف دون اور
باآنکہ خط جواب طلب تہا جواب لکہون بندہ پرور مینی پارسل کی رسید لی تہی اب
آپکی خط کو پڑہکر کارپردازان ڈاک کی پس وہ رسید بہیجالی اونہون نی کتاب دیکہکر میری آدمی سی
کہدیا کہ سکندرہ راؤ کی رسید یہہ موجود ہی اب اس پارسل کی جواب دہی وہان والونکی ذمہ ہی یہہ سنکر
مینی یون مناسب جانا کہ وہ رسید آپکی پاس بہیجدون آپ سکندرہ راؤ کی ڈاکخانہ مین بہیجکر اونسی پارسل منگوالین اور اب
اس رسید کا میری طرف راجع کرنا کسی صورت مین ضرور نہین والسلام **شاہ عالم کی نام** مخدوم زادہ والا تبار حضرت
شاہ عالم سلام و دعا دوستانہ قبول فرماوین آپکا مع الخیر وطن پہونچنا اور بزرگونکی قدم بوسی فرما رہنا ہونکی ہم
آغوش ہونا آپکو مبارک ہو ۔ یوسف از مصر بکنعان آمدہ تفرقہ اوقات و سفر امیور وشدت تموز
مقتضی اسکی ہوئی کہ ہنوز تمہاری مسودات نہین دیکہی گئی تا نزول باران رحمت الہی اور یہی جسکی پہی بیٹھی رہو
اپنی ماموں صاحب کو نیاز معتقدانہ اور اپنی بہائیونکو سلام مخلصانہ کہیگا اور اپنی والد ماجد یعنی میری

مرشد ہم عمر و ہم فن کو وہ سلام جس سی محبت ٹپکی اور اشتیاق برسے پہونچائیگا اور عرض کیجیگا
کہ آرزوی دیدار حد سی گذر گئی یارب جب تک حضرت صاحب عالم کو مارہرہ مین اور انوار الدولہ
کو کالپی مین نہ دیکھلون اور اون سی ہم کلام نہولون میری روح کی قبض کا حکم نہو لیکن سنہ ۱۲۷۱
مین دو مہینی باقی ہین اگلی محرم سی اونتیسوی حجہ تک میرا مدعا حاصل ہوجائی ۔ مشفقی مکرمی
چودہری عبدالغفور صاحب کو میرا سلام شوق کہیگا اور یہہ پیغام پہنچائیگا کہ حضرت صاحب عالم
کی تمنای دیدار بقید مارہرہ کنایہ اس سی ہی کہ اور کسیکا بہی دیدار مطلوب ہے ع خوشا
وصل مقدر رہی جو ہند کو رنہین ہی ۔ اونکی اس خط کا جواب پرسون مجکو پہنچا ہی موم جامہ مین لپیٹ
کہ پہنچیگا انشاء اللہ العزیز ۔ ہان جناب شاہ عالم صاحب پیر و سخن آپکی طرف سے جناب میر
وزیر علیخان صاحب بلگرامی یہان تشریف لائے اور میری مسکن سے ایک تیر پرتاب کی فاصلہ پر چاندنی
چوک مین حافظ قطب الدین سوداگر کی حویلی مین اوترے ہین عرفی صاحب کا کام اونکی سپرد ہوا ہے
یعنے ڈپٹی کلکٹر اور ڈپٹی مجسٹریٹ ہین اور ہزار روپیہ تک کا مقدمہ عدالت دیوانی کا بہی کرتی
ہین لیکن ہنوز قایم مقام ہین وہ صاحب جسکا نام لکھہ آیا ہون بطریق رخصت سیاحت گئی ہی ایک
دن فقیر بہی اون کی مکان پر چلا گیا تہا حسن صورت اور حسن سیرت دونون اونمین جمع ہین آنکہین
اونکی حسن صورت سے روشن ہو گئین اور دل اونکی حسن سیرت سے خوش ہو گیا واہ خاک پاک بلگرام [illegible]
جس نے بزرگوار کو دیکہا بہت اچہا پایا ۔ **چودہری عبدالغفور کے نام** ۔ شفیق مکرم مظہر لطف و کرم جناب چودہری
صاحبکی خدمت مین بعد سلام یہہ عرض کرتا ہون کہ آپکا مہربانی نامہ آیا میرا رنج و تشویش مٹایا آپکی خدمت قبول
ہونیسے خوشی حصول ہوئی میر امداد علی شاہ کو میری دعا کہنا انکا باپ میرا بڑا یار تہا میری طرف سے خاطر جمع کر دیجیگا
کہ اب سبیل چہپی نکل آتی ہی چودہری صاحب کی ذریعہ جو کچہہ مجکو بہیجنا ہوگا بہجواونگا ۔ جناب چودہری صاحب آپکا
مہر آمیز خط کاسہ گدائی ہی یعنی منشی کچہہ مانگتا ہون تفصیل یہہ کہ مولوی محمد باقر دہلوی کی مطبع مین سے ایک اخبار

ہر مہینی مین چار بار نکلا کرتا تہا مسمی بہ دہلی اردو اخبار بعض اشخاص سنین ماضیہ کی اخبار جمع کر رکہا
کرتی ہین اگر احیانا آپکی یہان یا کسی آپکی دوست کی یہان جمع ہوتی چلی آئی ہون تو اکتوبر ۱۸۳۷ء
سی دو چار مہینی کی آگی کی اوراق دیکہی چاہئین جسمین بہادر شاہ کی تخت نشینی کا ذکر اور میان
ذوق کی دو سکہ اونکی نام کی کہہ کر نذر کرنیکا ذکر مندرج ہو بی تکلف وہ اخبار چہاپہ کا اصل
بجنسہ میری پاس بہیجدیجی آپکو معلوم رہی کہ اکتوبر کی ساتوین آٹہوین تاریخ ۱۸۳۷ء مین
یہہ تخت پر بیٹھی ہین اور ذوق نی اوسی مہینی مین یا دو ایک مہینی کی بعد سکی کہہ کر گذرانی ہین
احتیاطاً پانچ چار مہینی تک کے اخبار دیکہہ لیجائین یہان تک میری طرف سی ابرام ہی اگر
کسے اور شہر مین کوئی آپکا دوست جامع ہو اور آپکو اوسپر علم ہو تو وہان سی منگوا کر بہیجیے
والسلام مع الاکرام ۱۲ **ایضاً** شفیق میری عنایت فرما میری تمہاری مہربانی کا شکر بجالاتا
ہون نہایت سعی یہہ تہی کہ آپکی طرف سی ظہور مین آئی مینی کلکتہ مین مہتمم مطبع جام جہان نما
کو لکہہ بہیجا ہی اور ترک سعی کیا ہی آپ ہی اب فکر کیجی اگر کہین سی آپکی پاس آ جاوی تو مجکو بہیجدیجی
میری پاس آئیگا تو مین تمکو اطلاع دیدونگا ۱۲ عنایت الٰہی کا کون شخص مشتاق نہوگا اسکی
پرسش زاید مین خدمت گذاری کو حاضر ہون وہ جب چاہین اپنا کلام بہیجدین میرا سلام اور یہہ
پیام کہدیجی گا ۱۲ صاحب تمنی ہماری پیر و مرشد کو ہم پر خفا کر دیا بہلا وہ خط نہ لکہین نہ لکہیں
کبہی تمکو تو فرما دین کہ غالب کو میری دعا لکہہ بہیجا بہر حال میرا سلام نیاز عرض کیجی اور اونکی
مزاج مبارک کی خیر و عافیت لکہی اور یہہ بہی لکہی کہ اگر خدا نخواستہ وہ مجہسی ناخوش ہین تو ناخوشی
کی وجہ کیا ہی ۱۲ اپنی چچا صاحب کی خدمت مین سلام نیاز پہونچائیگا اور مولانا عطا کو
سلام شوق کہی گا **ایضاً** میرے شفیق دلی چودہری عبد الغفور صاحب کو
خدا سلامت رکہی دیکہو میرے حواس کا اب یہہ عالم ہو گیا ہی کہ تمہارے

نام کی جگہہ تمہاری چچا صاحب کا نام لکھتا تھا اسی طرح سابق کی خط مین سرنامہ پر لگہہ گیا ہوگا **بیت** بہار پیشہ جوانی کہ غالبش نامند + کنون بہ بین کہ چہ خون میچکد ز سر نفسش ؛ جو خطوط کہ آپکی خطوط کی جواب مین آئی ہین اونکی بہیجنی کی کیا حاجت تہی آپکی سعی اور اپنی ناکامی پہلی سی میری دلنشین اور خاطرنشان ہی جیسا کہ کوئی اوستاد کہتا ہی **بیت** تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل + کہ خضر از آبحیوان تشنہ می آرد سکندر را + وہ اخبار نہ کہین سی ہات آیا اور نہ آئیگا مین اپنی خدا سی امیدوار ہون کہ میرا کام بغیر اوسکی نکل جائیگا ۱۲ بندہ پرور میرا کلام کیا نظم کیا نثر کیا اردو کیا فارسی کبہی کسی عہد مین میری پاس فراہم نہین ہوا دو چار دوستون کو اسکا التزام تہا کہ وہ مسودات مجہسی لیکر جمع کر لیا کرتی تہی سو اونکی لاکہون روپیہ کی گہر لٹ گئی جسمین ہزارون روپیہ کی کتابخانہ بہی گئی اوسمین وہ مجموعہ ہای پریشان بہی غارت ہوئی مین خود اوس مثنوی کی واسطی خون در جگر ہون ہای کیا چیز تہی ۱۲ پارسل مین خطوط بہیجنی محل اندیشہ ہی خدا نی بچایا چونکہ اب وہ خط آپکی کچہہ کام کی نہ سمجہا از راہ احتیاط پارسل مین سی نکال لیی ۱۲ **شاہ عالم کی نام**

مخدوم زادہ عالیشان مقدس دودمان حضرت شاہ عالم امن و امان و عز و شان و علم و عمر سی برخوردار رہین ہماری حضرت ہمکو بہول گئی ہان سچ ہی اونکا لطف چودہری عبد الغفور صاحب کی جوہر مہر و محبت کا عرض تہا جب جوہر نہ رہا تو عرض کہان بہر حال جناب حضرت صاحب عالم صاحب کو میری بندگی پہونچ جای اور یہہ سطرین اونکی نظر سی گذر جاین چودہری عبد الغفور صاحب کو سلام کہیگا اور یہہ پوچہیگا کہ قصیدہ کا بعد اصلاح کی نہ پہونچنا میرا گناہ ہی یا اسکی سوا اور کوئی قصور ہی اگر وہ ہی جرم ہی تو معاف کیجیی اور کوئی اور جرم ہی تو مجہے اطلاع دیجیی اس پیام کی تبلیغ کی بعد پہر روی سخن آپکی طرف ہی ۱۲ آپکا خط میری نام کا اور اوسکی ساتہہ ایک خط ڈاک ہی

وزیر علی صاحب کی نام کا پہنچا وہ پڑہا وہ بہجوا دیا جو آدمی خط لیکر گیا تہا وہ دو بار جواب
مانگنے کو گیا پہلی بار حکم ہوا کہ کل آئیو دوسری بار حضرت نکلی ہین نہ اوسکی جواب سے قطع نظر کرکی
اپنی خدمتگذاری کی آپکو اطلاع دیدی گئی یای تحتانی لکہ چکا تہا کہ لالہ ہیرا سنگہ آیا اور اونکے خط تمہاری
نام کا ٹکٹ لگا ہوا دیا اور کہا کہ ڈپٹی صاحب نے سلام کہا ہی اور یہہ خط دیا ہی اب مین یہہ خط اونہا
مع اونکی خط کی ڈاک گہر مین بہیجتا ہون صبح کا وقت یکشنبہ کا دن ۵ صفر اور ۲۸ اگست کی ہی ڈپٹی
صاحب چاندنی چوک حافظ قطب الدین سوداگر کی حویلی مین رہتے ہین بارے اونکی حالات اونکے خط سی معلوم
ہو جائینگی اپنی ماموں صاحب کی خدمت مین سلام نیاز اور اپنی بہائی صاحبون کی خدمت مین
فقیر کی دعا پہنچائیگا والسلام **چودہری عبدالغفور کی نام** جناب کا چہاپا ہوا [?] ترجمہ ہندی
ایک بار چہاپا کفایت کرتا ہی انواع انواع ہماری بول چال مین ہے لیکن تحریر مین درست نہین چمن و فضا
کو چمن پر فزا ای ہو رہی کیون لکہا خطاب واحد غائب مستقبل نہین ہے نہ اوش مان اگر آخر لفظ مین ہای اخفی [?]
حرکت پر ہو مثل غمزہ و کرشمہ و خانہ و دانہ تو اوسکو یون لکہتی ہین کرشمہ اش غمزہ اش خانہ اش دانہ اش اور
باقی سب الفاظ کا حرف آخر شین سے مل جاتا ہی خطاب واحد حاضر خطاب متکلم ت ش م ہے الف کو یہان
کیا دخل اور جو وہ دکہنی بوہرہ یعنی جامع برہان قاطع اتاش ام لکہتا ہی غلط کرتا ہی جہان نے بعد
نام کی یہہ اشعار لکہی ہین ۷ پریشان تر زخود شم داستانیست الخ وہان ربط کلام جاتا رہا تہا ایک
جملہ فاصل کر دیا ہی یعنی بدین اشعار زمزمہ سرا ست یہہ خبر اوس کاف توصیفی کی ہی اور آگی جو شعر ہی اوسکا
فاعل وہی مصنف ہے ۱۲ حضرت پیر و مرشد صاحب عالم صاحب کی خدمت عالی مین میرا سلام مسنون عرض کیجیگا
اور یہہ عرض کیجیگا کہ آپکی منشور عطوفت کا جواب بانفراد آپکی خدمت مین پہنچیگا ۱۲ **صاحب
عالم کی نام** پیر و مرشد اس مطلع و حسن مطلع کو کیا سمجہون اور اوسکا شکر کیون
کر بجا لاؤن خدا کی بندہ نوازیان ہین کہ مجہہ ننگ آفرینش کو اپنی خاصان ٭

درگاہ سی بہلا کہو آتا ہی ظاہرا میری مقدر مین یہہ سعادت عظمی تہی کہ مین اس وبائی عام مین جیتا
بچ رہا اللہ اللہ ایسی کشتنی و سوختنی کو یون بچایا اور پہر اس رتبہ کو پہنچایا کبہی عرش کو اپنا نشیمن قرار
دیتا ہون اور کبہی بہشت کو اپنا پایین باغ تصور کرتا ہون واسطی خدا کی ور اشعار نفرمائی گا ورنہ بندہ
دعوی خدائی کرنی مین محابا نکریگا ۱۲ اکتساب افادت تاب پنج آہنگ نسخہ لطیف تالیف نہر لقب سی آگی
غلام سی کچہہ نہ پڑہا گیا مگر چودہری صاحب اور حضرت سید شاہ امیر صاحب اور مولوی فضل احمد صاحب یہہ تین
اسم معلوم ہوئی پہر بہی دوسری اسم مین متردد ہون کہ آیا میرا قیاس مطابق واقع ہی یا نہین ہان چودہری صاحب
اور مولوی فضل احمد صاحب ان دو نامون مین تردد باقی نہین معہذا یہہ نہ سمجہا کہ مقصود کیا ہی اگر پنج
آہنگ مطلوب ہے تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ میرا ایک نسبی بہائی ہی نواب ضیاء الدین خان سلمہ اللہ تعالی وہ
میری نظم و نثر کو فراہم کرتا رہتا تہا چنانچہ مجموعہ نثرین اور کلیات نظم فارسی اور کلیات نظم اردو نسخی
اوسکی کتب خانہ مین تہی وہ کتاب خانہ کہ ڈر کر عرض کرتا ہون بیس ہزار روپیہ کی مالیت کا ہوگا لٹ گیا
ایک ورق باقی نرہا ان چہاپہ کی پنج آہنگین ایسے بکتی ہین اور معیوب و معیب ہین ایک تو یہہ کہ جو بعد انطباع
از قسم نثر تحریر ہوا ہی وہ اوسمین نہین دوسری یہہ کہ کاپی نویس نے وہ اصلاح میری نثر کو دی ہے کہ میرا جی جانتا ہی
اگر کہون کوئی سطر غلطی سی خالی نہین تو اغراق ہے بی مبالغہ یہہ ہے کہ کوئی صفحہ اغلاط سی خالی نہین
بہرحال اگر فرمائی تو بیکر بہیجدون ۱۲ مخدوم زادہ والا تبار مین پہلا نام سمجہہ مین نہین آیا مگر پہلی
اون کی خدمت مین اور پہر حضرت سید مقبول عالم کی خدمت مین سلام مسنون اور اشتیاق
روز افزون عرض کرتا ہون **چودہری عبد الغفور کی نام** میری مشفق کو میرا سلام پہونچی
دونو مخمس بعد اصلاح پہنچتی ہین بشارا اصلاح سمجہہ لیجیی سید عالی نسب سرور والا حسبی یہہ افتتاح
کلام اور ابتدای خطاب کے درخور نتہا مصرعہ ثالث اسکی جگہہ رکہدیا گیا ۱۲ دوسری بندگی
تخمیس دو طرح پر ہے دونون بی عیب ہین اور مزید لطف کے کسی مین نہین جن مصرعون کو جا ہو رہنے دو

گذشت از افلاک وز افلاک گذشت ایک فارسی رہا اور ایک ہندی حضرت نے دونون فارسی
مین لکہی تہی ندامت فعل پر مترتب ہوا کرتی ہی ترجمہ اوسکا پشیمانی حضرت یوسف کو ندامت
کیون ہو مگر خجالت اوسکا ترجمہ ہی شرمندگی آپ غور کیجی کہ ندامت اور خجالت مین کتنا فرق
ہی جہان آپ نے عرق زیر ندامت لکہا وہ محل خجالت کا تہا آپ نے ندامت کیون لکہا
بہر حال وہ مصرعہ تو بدل گیا لیکن اطلاع ضرور تہی طرح بفتحہ اول و سکون ثانی بمعنی فریب ہے
اور تصویر کی خاکی کو بہی کہتی ہین اور بمعنی اسایش دنیا بہی مجازہی مرادف طرز و روش طرح
ہی بفتحتین اسکا تفرقہ منظور رہا کری نسیم تخلص اچہا ہی اگر کوئی یہہ کہی کہ نسیم مونث ہی جواب اوسکا
یہہ ہی کہ جرات اور وحشت اور ایسی بہت تخلص ہین کہ وہ مونث ہین با اینہمہ اگر بدلا چاہی تو
اوسکا ہموزن سلام و تسلیم اور خیال بہی ہے انمین سی جو پسند آئی آپ کے
عم عالی مقدار اور آپ کے بزرگ اموزگار کو میرا سلام پہونچے ۱۲ ۱۲
پیر و مرشد کی خدمت مین سلام اور مرشد زادون کی جناب مین دعای طول عمر و دوام دولت
پہونچا کر یہہ عرض کرتا ہون کہ واقعی حضرت شاہ عالم کا عنایت نامہ آیا تہا اور مین اوسکا جواب بہیج
چکا ہون عجب ہی کہ حضرت کی تحریر مین جہان اونکی خط کا ذکر تہا وہان میری خط کا مذکور نہتہا
اور ان سطور کی تحریر کی بعد اپنی خط کا پہنچنا گمان نہین کرسکتا مین وہمین اونکو یہان کا حال
لکہہ چکا ہون ۲ پنج آہنگ آپ نے لی دیوان فارسی آپکی پاس ہی مگر یون سمجہی کہ یہہ دونون
ناتمام ہین اور اب کہین سے اوسکا اتمام ممکن نہین خیر جو کچہہ ہی غنیمت ہی دستنبو یعنی نذر کی ہے
مہر نیم روز معلوم نہین آپکی پاس ہی یا نہین خلاصہ یہہ کہ شعر کو مجہہ سی اور مجکو شعر سی ہرگز نسبت باقی نہین
رہی اس فتنہ و فساد کی بعد ایک قصیدہ یہہ جو دستنبو مین ہی اور ایک قصیدہ نواب لفٹنٹ
گورنر بہادر غرب و شمال کی مدح مین اور ایک قصیدہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

کی مدح مین اور دو بیت کا ایک قطعہ اور ایک رباعی اس نظم کی سوا اگر کچھہ لکھا ہو تو مجھہ سی قسم لیجیے
قطعہ بہ آدم زن بشیطان طوق لعنت ٭ سپردند از رہ تکریم و تذلیل ٭ ولیکن در اسیری
طوق آدم گرانتر آمد از طوق عزازیل **رباعی** دنیا ہیچ است و شادی و غم ہیچ است
ہنگامۂ شور و بزم ماتم ہیچ است ٭ رو دل بہ یکی دہ کہ دو عالم ہیچ است ٭ این نیز فرو گذار
کاین ہم ہیچ است ٭ اس واماندگی کی دنون مین چھاپی کی برہان قاطع میری پاس تہی اوسکو
مین دیکہا کرتا تہا ہزار ہا لغت غلط ہزار ہا بیان لغو عبارت پوچ اشارات یاد رہو اپنی
سو دو سو لغت کی اغلاط لکھہ کر ایک مجموعہ بنایا ہی اور قاطع برہان اوسکا نام رکھا ہی چھپوانی
کا مقدور نہ تہا مسودہ کاتب سی صاف کروالیا ہی اگر کہو تو بسبیل مستعار بہیجدون تم اور
چودہری صاحب اور جو اور سخن شناس و منصف ہون وہ اوسکو دیکہین اور پہر میری کتاب
میری پاس پہونچ جای ۱۲ **ایضاً** میری کرم فرما میری شفیق **شعر** شرط اسلام بود ورزش
ایمان بالغیب ٭ ای تو غائب ز نظر مہر تو ایمان من است ٭ آپکی اس خط کا جواب بعد لکھنی
اس شعر کی منحصر اس التماس پر ہی کہ میری طرف سی تحریر جواب خط مین کبہی تقصیر نہوگی لیکن
اغلب و اکثر ابتدا بہ تحریر نہوگی ۱۲ یہہ خط ناچار از روی اضطرار اوسین بہیجتا ہون واسطی
خدا کی میری پیر و مرشد کی ارشادات کو ایک اور کاغذ پر اپنی ہاتہہ سی نقل کر کر جلد بہیجیے تاکہ مجھہ
بدنصیب کو معلوم ہو کہ حضرت نی کیا لکھا ہی ۱۲ جناب چودہری صاحب غلام رسول کی خدمت
مین سلام نیاز اوستاد شیخ عطا حسین صاحب کی جناب مین سلام **ایضاً** میری شفیق
دسلے کو میرا سلام پہونچی کل انکا پارسل پہونچا اور آج خط انشا کا نام بہارستان اور آپ
آپکا تخلص سرور بہارستان مضاف اور سرور مضاف الیہ بہارستان سرور اچہا نام
ہے قطعہ کا وعدہ نہین کرتا کس واسطی کہ اگر بی وعدہ پہونچ جائیگا تو لطف زیادہ دیگا

اور اگر نہ پہونچی گا تو محل شکایت نہو گا رفع فتنہ و فساد اور بلاد مین مسلم یہان کوئی طرح آسایش کی نہین ہے اہل دہلی عموماً بری نہر گئی یہہ داغ ان کی جبین حال سی مٹ نہین سکتا مین اموات مین مردہ شعر کیا کہی گا غزل کا ڈہنگ بہول گیا معشوق کسکو قرار دون جو غزل کی روش ضمیر مین آوی رہا قصیدہ ممدوح کون ہی ہای انوری کو یا میری زبان سے کہتا ہی شعر ای دریغا نیست ممدوحی سزاوار مدیح ؛ ای دریغا نیست معشوقی سزاوار غزل ؛ گورنمنٹ کی دربار مین ہمیشہ سی میری طرف سے قصیدہ نذر گزرتا ہی اشرفیان نہین اور خلعت ریاست دودمانی کا بات پارچہ اور تین رقم جیغہ سرپیچ مالای مروارید مجکو ملا کرتا ہی اب نواب گورنر جنرل بہادر یہان آتی ہین دربار مین بلای جانی کی توقع نہین پہر کس دل سی قصیدہ لکہون صناعت شعر اعضا و جوارح کا کام نہین دل چاہیی دماغ چاہیی ذوق چاہیی امنگ چاہیی یہہ سامان کہانسی لاؤن جو شعر کہون جہند کیون کہون چونسٹہہ برسکی عمر ولولۂ شباب کہان رعایت فن اوسکی اسباب کہان انا لله وانا الیہ راجعون پیر و مرشد کو سلام نیاز پہونچی کف الخضیب صور جنوبی مین سے ایک صورت ہے اوسکی طلوع کا حال مجکو کچہہ معلوم نہین اختر شناسان ہند کو اسکا کچہہ حال معلوم نہین اور اونکی زبان مین اسکا نام بہی نہین ہے کہ یقین ہوگا قبول دعا وقت طلوع منجملہ مضامین شعری ہی جیسی کتان نکا پرتو ماہ مین ہہت جانا اور فردسی افعی کا اندہا ہو جانا آصف الدولہ نی افعی تلاش کر کر منگوایا اور قطعات زمرد اوسکی آنکہون کی سامنی رکہی کچہہ اثر ظاہر نہوا ایران و روم و فرنگ سے انواع کپڑی منگائی چاندنی مین پہیلائی کوئی پہٹا ہی نہین تحویل آفتاب برج حمل کی بابمین تحویل مجربات یہہ ہے کہ ۲۲ مارچ کو واقع ہوتی ہی کبہی ۲۱ کبہی ۲۳ ہی آپڑتی ہی اس سے تجاوز نہین ہوا طالع وقت تحویل درست کرنا بی کتب فن اور مبلغ علم ممکن نہین میری پاس یہہ دونو باتین نہین بیت ندانم کہ گیتی چسان میرود ؛ چہ نیک و چہ بد در جہان میرود ؛ مین تو اب روز و شب اس فکر مین ہون کہ زندگی تو یون گذری اب دیکہی موت کیسی ہو شعر عمر بہر دیکہا کیا مرنی کی راہ مر گئی پر دیکہی

بنام حضرت صاحب عالم مارہروی

مرگئی پر دیکھی دکھلامین گیا؛ میرا ہی شعر ہی اور میری ہی حسب حال ہی سکہ کا دار تو مجھ پر ایسا چلا
جیسے کوئی چھرا یا کوئی گراپ کس سی کہون کسکو گواہ لاؤن یہہ دونون سکی ایک وقت مین
کہی گئی ہین یعنی جب بہادر شاہ تخت پر بیٹھی تو ذوق نی یہہ دو سکی کہہ کر گزرانی بادشاہ نی
پسند کیی مولوی محمد باقر جو ذوق کی معتقدین مین تہی اونہون نی دلی اردو اخبار مین یہہ دونون
سکی چہاپی اس علاوہ اب وی وہ لوگ موجود ہین کہ جنہون نی اوس زمانہ مین مرشد آباد اور
کلکتہ مین سکی سنی ہین اور ونکو یاد ہین اب یہہ دونون سکی سرکار کی نزدیک میری کہی ہوئی
اور گذرانی ہوئی ثابت ہوئی ہین ہر چند قلمرو ہند مین دلی اردو اخبار کا پرچہ ڈہونڈہا کہین
ہاتہہ نہ آیا یہہ دہبا مجھپر رہائش ہی گئی اور وہ ریاست کا نام و نشان خلعت و دربار بہی مٹا
خیر جو کچھ ہوا چونکہ موافق رضای الہی کی ہی اوسکا گلہ کیا شعر چون جنبش سپہر بفرمان دوست
بیداد نبود آنچہ بما آسمان دہد؛ یہہ تحریر بطریق حکایت ہی نہ بسبیل شکایت گویند
از ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ پرسش رفت کہ چہ حال داری فرمود کدام حال
خواہد بود کسی را کہ خدا از وی فرض طلبد و پیمبر سنت و زن نان خواہد و ملک الموت
جان قصہ مختصر اب زیست بامید مرگ ہی قاطع برہان چودہری صاحب کے نثر کی اجزا کے
ساتہہ بہیجا جای گا مقابلہ برہان قاطع منطبعہ دیکہا جائی اور بی حیف و بی میل از راہ انصاف
دیکہا جائی مرشد زادون کو سلام مسنون اور دعا افزونی عمر و دولت پہونچی ایضاً میری
شفیق آپکا خط آیا اور اوسکی آنی نی تمہاری رنجش کا وسوسہ میری دلسی مٹایا ایک قاعدہ آپکو بتاتا ہون
اگر اوسکو منظور کیجیی گا تو خطوط کی نہ پہونچنی کا احتمال اوٹہہ جائی گا اور رجسٹری کا درد سر
جاتا رہی گا آدہ آنہ نہ سہی ایک آنہ سہی آپ بہی خط بیرنگ بہیجا کیجئی اور مین بہی بیرنگ
بہیجا کرون اسما مسیار خطوط تلف بہی ہوتی ہین اس قاعدہ کا جیسا کہ مین

واضع ہوا ہون بادی ہی ہوا اور یہہ خط بہر تگ بہیجا ۲ اپنشن جاری ہوگئی تین برس کا چڑہا ہوا روپیہ ملگیا بعد ادای قرض ہعے ۱۱ر بچی اب ماہ بماہ روپیہ ملتا ہی مگر ہی تین مہینی ستمبر اکتوبر نومبر ملینگی دسمبر سنہ ۱۸۶۰ عیسوی سی تنخواہ ششماہی ہوجائی گی اس سی بڑہکر یہہ بات ہی کہ چار روپیہ سیکڑا سالانہ عموماً وضع ہوا کریگا اوس حساب سے میری حصہ مین ڈہائی روپیہ مہینا آیا عہ ۸ر کی ساتہہ رہینگی کچہہ رام پور سی ماہ بماہ آتا ہی یہہ دونو آمدنین بلکر خوش و ناخوش گذارا ہوا جاتا ہی یہان شہر ڈہہ رہا ہی بڑی بڑی بازار نامی خاص بازار اور اردو بازار اور خانم کا بازار کہ ہر ایک بجائی خود ایک قصبہ تہا اب پتا ہی نہین صاحبان امکنہ اور دکاکین نہین بتا سکتی کہ ہمارا مکان کہان تہا اور دکان کہان تہی برسات بہر مینہہ نہین برسا آب تیشہ و کلند کی طغیانی سی مکانات گر گئی غلہ گران ہی موت ارزان ہی میوہ کی مول اناج بکتا ہی ماش کی دال ۸ سیر باجرا ۱۲ سیر گیہون ۱۳ سیر چنی ۱۶ سیر گہی ۱۰ سیر ترکاری مہنگی ان سب باتون سی بڑہکر یہہ بات ہی کہ کوار کا مہینا جیسی جاڑی کا دوار کہتی ہین پانی گرم دہوپ تیز رو زلو چلتی ہی جیٹہہ اساڑہ کیسی گرمی پڑتی ہی حضرت رفعات درجت جناب صاحب عالم کی خدمت مین دوستانہ سلام اور مریدانہ بندگی بہ انکسار تمام عرض کرتا ہون حضرت کو کس راہ سی میری آنی کا انتظار ہی میتی مرشدزادہ کی خط مین کب اپنا عزم لکہا یا کسینی یہی میری زبانی کہا کہ آپ روز روانگی کی تعتر سی اطلاع چاہتی ہین ہان آپکی قدمبوسی کی تمنا اور انور الدولہ کی دیدار کی آرزو حد سی زیادہ ہی اور ایسا جانتا ہون کہ یہہ آرزو گور مین لیجاؤنگا تنخواہ کی اجرا کا حال اور مستقبل مین اوسکی وصول کی صورت اون سطرون سی جو آغاز مکتوب مین چودہری عبدالغفور صاحب کی خدمت مین لکہی گئی ہین مع روداد شہر معلوم کر لیجئیگا لالہ گوبند پرشاد صاحب ہنوز میری پاس نہین آئی مین دنیادار نہین فقیر ہیہ

فقیر خاکسار ہون تواضع میری خوہی انجاح مقاصد خلق مین حتی الوسع کمی کرون تو ایمان
نصیب نہو انشاء اللہ العزیز وہ فقیر سی راضی و خوشنود رہینگی احباب مستطاب حضرت محمد
امیر صاحب کے خدمت مین بعد سلام نیاز یہہ گذارش ہی کہ میری پاس حضرت کا سلام پیام سوائے
اکی بار کی کبہی نہین پہنچا اب ان سطور کو اپنا ذریعہ افتخار سمجہا اور نوید مقدم مبارک سی بہت
خوش ہوا یہہ جو خانہ کوچی و گریز پائی اور بی اطمینانی کا آپکو مجہپر گمان اور اوسکا رنج ہی یہہ کیسے
خلاف واقع ایسی کہا ہی مین مع زن و فرزند ہر وقت اسی شہر مین قلزم خون کا شناور
رہا ہون دروازہ سی باہر قدم نہین رکہا نہ پکڑا گیا نہ نکالا گیا نہ قید ہوا نہ مارا گیا کیا عرض کرون
کہ میری خدائی مجہپر کیا عنایت کی اور کیا نفس مطمئنہ بخشا جان و مال و آبرو مین کسی طرحکا فرق
نہین آیا تنخواہ جسکو حضرت نی یومیہ لقب دیا ہی اوسکا حال اوپر کی تحریر سی دریافت ہوگا
فقیر کو اپنا دوست و معتقد اور مشتاق تصور فرماتی رہیگا مرشد زادہ مرتضوی دودمان
سید شاہ عالم کو سلام و دعا ڈپٹی صاحب سے مجہہ سی ملاقات کثرتسی نہین ہی اونکو کثرت
اشغال سی فرصت نہین مجکو افراط ضعف سے طاقت نہین اگر بحسب اتفاق کہین ملاقات ہوگئی تو آپکا
سلام کہدونگا آپ اپنی اخوان عالی شان کو میرا سلام پہنچا دیجیگا **مصرع** بندہ شاہ شمائیم
و ثنا خوان شما **ایضاً** میرے مشفق چودہری عبد الغفور صاحب اپنی خط اور قصیدہ
بہیجنے کا مجکو شکر گذار اور قصیدہ سابق کی ابتک اصلاح نہ پانی سی شرمسار تصور فرمائین
اور ان دونون قصیدون کی باہم پہونچنی کا انتظار کرین **شعر** نوید وصل و بیم ہجر میدہد
ستارہ شناس * نکردہ ژرف نگاہی مگر در اختر من * تحقیق کہ اب روی سخن جناب
فیض نصاب جامع مدارج جمع الجمع بزم وحدت کی فروزندہ شمع مستغرق مشاہدہ شاہد ذات
حضرت صاحب عالم صاحب قدسی صفات کیطرف ہی اور یہہ شعر افتتاح کلام *

ہی پہلی کچہہ باتین کہ بادی النظر مین خارج مبحث معلوم ہونگی لکھی جاتی ہین مین پانچ برس کا تہا کہ
میرا باپ مرا نو برس کا تہا کہ چچا مرا اوسکی جاگیر کی عوض میری اور میری شرکا حقیقی کی واسطی
شامل جاگیر نواب احمد بخش خان دس ہزار روپیہ سال مقرر ہوئی اونہون نی تدیی مگر تین ہزار روپیہ
سال اوسمین سی خاص میری ذاتکا حصہ ساڑہی سات سو روپیہ سال مینی سرکار انگریزی مین غبن
ظاہر کیا کولبرک صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی اور اسٹرلنگ صاحب بہادر سکرتر گورنمنٹ کلکتہ متفق
ہوی میرا حق دلانی پر رزیڈنٹ معزول ہوگئی سکرتر بمرگ ناگاہ مر گئی بعد ایک زمانی کی
بادشاہ دہلی نی پچاس روپیہ مہینا مقرر کیا اونکی ولیعہد نی چار سو روپیہ سال دلی عہد اسکی
تقرر کی دو برسکی بعد مر گئی واجد علی شاہ بادشاہ اودہ کی سرکار سی بہ صلہ مدح گستری پانسو روپیہ
سال مقرر ہوی وہ بہی دو برس سی زیادہ نہ جیی یعنی اگرچہ اب تک جیتی ہین مگر سلطنت جاتی رہی
اور تباہی سلطنت دو ہی برس مین ہوئی دلی کی سلطنت کچہ سخت جان تہی سات برس
مجکو روٹی دیکر بگڑی ایسی مربی کش اور محسن سوز کہان پیدا ہوتی ہین اب مین جو والی دکن
کیطرف رجوع کرون یاد رہی کہ متوسط یا مر جای گا یا معزول ہو جای گا اور اگر یہہ
دونو امر واقع نہوی تو کوشش اوسکی ضایع جای گی اور والی شہر مجکو کچہہ نہ دیگا اور احیانا
اگر دہش سلوک کیا تو ریاست خاک مین مل جائی گی اور ملک مین گدہی کی ہل پہر جاینگی
ای خداوند بندہ پرور یہہ سب باتین وقوعی اور واقعی ہین اگر ان سی قطع نظر کر کی قصیدہ کا قصد
کرون قصد تو ہین کر سکتا ہون تمام کون کریگا سوای ایک ملکہ کی کہ وہ پچاس پچپن برسکی
مشق کا نتیجہ ہی کوئی قوت باقی نہین رہی کبہی جو سابق کی اپنی نظم و نثر دیکہتا ہون تو یہہ جانتا
ہون کہ یہہ تحریر میری ہی مگر حیران رہتا ہون کہ مین نی یہہ نثر کیونکر لکھی تہی اور کیونکر یہہ شعر کہی تہی
عبد القادر بیدل کا یہہ مصرع گویا میری زبان سی ہی ع عالم ہمہ افسانہ ما دارد و ما ہیچ *

ہیچ پایان عمر ہی دل و دماغ جواب دی چکی ہین روپیہ رام پور کی ساٹھہ روپیہ پنشن کی دلی کہانکو
بہت ہین گرانی اور ارزانی امور عامہ مین سی ہی دنیا کی کام خوش و ناخوش چلی جاتی ہین قافلہ
کے قافلہ آمادہ رحیل ہین دیکہو منشی نبی بخش مجہہ سی عمر مین چہوٹی ہی ماہ گذشتہ مین گذر گئی مجہہ مین
قصیدہ کی لکہنی کی قدرت کہان اگر ارادہ کرون تو فرصت کہان قصیدہ لکہون آپکی
پاس بہیجون آپ دے کہن کو بہیجین متوسط کب پیش کرنیکا موقع پاوینگی پر کیا ہین آئی ان مراحل
کی طی ہونی تک مین کیون جیونگا انا للہ وانا الیہ راجعون لا الہ الا اللہ ولا معبود الا اللہ ولا موجود
الا اللہ کان اللہ ولم یکن معہ شیء واللہ الان کما کان **صاحب عالم کی نام** بعد حمد
خداوند و نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی قبلہ روح درد ان جناب صاحب عالم صاحب کو
بندگی اور حضرت مقبول عالم کی شادی کی مبارکباد کیا عرض کرون کہ میرا کیا حال ہی
اضمحلال قوی کا حال مختصر یہہ ہے کہ اگر کوئی دوست ایسا کہ جس سے تکلف ہے ملاقات ہے آجاتے تو اوٹہہ
بیٹہتا ہون ورنہ پڑا رہتا ہون جو کچھہ لکہنا ہوتا ہی وہ بہی اکثر لیٹے لیٹے لکہتا ہون آج دوپہر کو
میر عبد العزیز صاحب آئے مین بیگلاہ و پیراہن پلنگ پر لیٹا ہوا تہا انکو دیکہکر اوٹہا مصافحہ کیا
انہون نے جناب شاہ عالم کا خط معہ مسودات اشعار دیا اور فرمایا کہ پرسون جاؤنگا عرض کیا گیا
کہ کل آخر روز آپ تشریف لائیں خط کا جواب اور اصلاحی مسودہ لیجائین وہ تشریف لے گئی مین
لیٹ رہا ونکی سونیکی عادت نہین ہے جی مین کہا آؤ بیکار کیون ہو خط کا جواب آج لکہہ کہو اٹہی کون
بکس کہولی کون ارکونکی دوات قلم موڑہی پر پلنگ کے پاس رکہہ لے ادب مقتضی اسکا ہوا کہ اغاز نامہ
بنام اقدس ہو حضرت نسخہ قاطع برہان تیسری چوتہی نظر مین مکمل ہو کر مسودات ایک کاتب کے حوالہ ہوئے
اٹہہ جزو لکہی گئی کم و بیش دو جزو باقی ہین پرسون تک آجائین گی بعد اسکے اوسکی انطباع کی فکر ہوگی جب
وہ نسخہ ملبس انطباع پذیر ہو جاے گی حضرت کی نظر سی شرف پائیگی حضرت صاحب عالم کو نیاز حضور سید عالم کو سلام

چودہری صاحب کو نہ نیاز نہ سلام صرف یہہ پیام کہ ہم تمہاری خط کو مفرح روح سمجھتی تہی
باتون کا مزا ملتا تہا خیر و عافیت معلوم ہو جاتی تہی وہ وظیفہ روحانی منقطع کیون ہوا صاحب
یہہ روش اچھی نہین گاہ گاہ ارسال رسائل کا طور رہنا ہی ۱۲ چودہری عبد الغفور کی
نام حضرت چودہری صاحب عنایت نامہ سابق ملبیت تہا تو خط پڑہتا جواب طلب کوئی
اوسکا جواب کیا لکھتا ۞ آج دوپہر کو یہہ خط پہونچا آج ہی آخر روز جواب لکھہ کر رکھہ چھوڑتا
ہون کل صبح کو بشرط حیات ڈاک مین بہجوا دونگا قاطع برہان کی مجلدات جو بموجب توقیع
خریداری میری ملک ہین وہ اول جولای مین میرے پاس اور اون مین سی دو مجلد اخر جولائی
مین آپکی پاس پہنچیگی ایک آپ رہنی دینگی اور ایک پیر و مرشد کی نذر کرینگی انشاء اللہ العلی
العظیم ۱۲ شعر حبذا فیض تعلق معجز کلکش نگر ۞ گر رود صد سالہ رہ پیش نظر باشد ہمان ۞ یہہ شعر
مولانا نور الدین ظہوری رحمۃ اللہ علیہ کا ممدوح کی خوشنویسی کی تعریف مین ہی مبالغہ سر حد
تبلیغ اور غلو کو پہنچ گیا ہی خلاصہ یہہ کہ اوسکا لکھا ہوا قطعہ یا کوئی عبارت سو برسکی راہ پر سے آدمی
کو نظر آتا ہی وجہہ اسکی یہہ کہ حرف بہت روشن اور صاف و جلی ہین اور چونکہ یہہ امر بحسب
عادت و عقل ممتنع ہی اس روسی اسکو معجزۂ قلم کہا اور چونکہ معجزہ خرق عادت ہی اور خرق
عادت ایک امر ہی مسلمات جمہور مین سی پس منکر کو گنجایش انکار نہی یہان یہہ خیال
آئیگا کہ فیض تعلق بیکار رہتا ہی مین کہتا ہون کہ وہ حسن الہام ہی یعنی نگاہ کو از انجا کہ باصرہ
مشتاق حسن ہی اوس خط سی وہ تعلق بہم پہنچا ہی کہ اگر وہ خط سو برسکی راہ پر ہو تو بہی
نگاہ اوس سی متعلق رہتی ہی جیسی طائر کو اپنا آشیانہ اور مسافر کو اپنا وطن اور عاشق
کو معشوق کا خط و خال مسافت بعیدہ سی پیش نظر رہتا ہی چاہو ایک معلول کی دو علت
سمجھو فیض تعلق مذکور اور حسن خط مقدر چاہو فیض تعلق کو ادعا کہو اور حسن خط جو

جو تقدیر مین ہی اوسکو سبب سمجھو تعلق کا اور موکد جانو ادعا کا سکو دعوی کی واسطی دلیل
موضوع ہی ادعا کو دلیل ضرور نہین ہی ہان ادعا پر تاکید طریقہ بلاغت ہی یہہ لطائف
معنوی خاص اس بزرگ کی حصہ مین آئی ہین مین جانتا ہون مشتری اور عطاردنی
ملکر ایک صورت پکڑی تہی اوسکا اسم نور الدین اور تخلص ظہوری تہا اللہ اللہ فرماتا ہی
شعر مروت گرد شبہا بر تو سیر بام و در لازم ٭ نمی باشد چراغی خانہای بی نوایان را ٭ ظہوری
کا ممدوح اور معشوق ایک ہی یعنی سلطان جلیل القدر ابراہیم عادل شاہ بادشاہون کی
منظر بلند ہوتی ہین اور کیا عجب ہے کہ رعایا یا ملازمین ہین سی کچھہ لوگ زیر قصر رہتی ہون
اسواسطی بادشاہ ذیکو اوس منظر بلند پر نہین چڑہتا کہ مبادا رعیت یا ملازمونکی جورو بیٹیان نظر آئین
راتکو اون کی گہر تاریک ہوتی ہین اگر کوئی بلند مکان پر چڑہا تو کچھہ نظر نہ آئیگا یہہ مدح ہوئی عفت
کی اور عفت ایک فضیلت ہے فضائل اربعہ مین سی اب بہام کو سونچیی ممدوح نی راتون
کو کوٹھی پر چڑہنا اپنی پر لازم کیا ہی اسواسطی کہ اون کی گہرون مین چراغ نہین اگر کسیکو
کسی کپڑی مین پیوند لگانا یا کوئی چھوٹی سی چیز گانٹہنی یا کسی مریض کا تفحص حال منظور
ہو تو وہ گہر اس ممدوح کی پرتو جمال سی روشن ہو جای چراغ کی حاجت باقی نرہے
جو کام جو شخص چاہی وہ کرلی مروت کی لفظ کا مزہ وجدانی ہی سوای اس لفظ کی کوئی
لفظ یہان کام نہین آتا اگر حفظ ناموس رعایا ہی تو مروت ہی اور اگر مفلسون کی کاربرآری
ہے تو مروت ہی قالب معنی کی جان ہی ظہوری ناطقہ کی سرافرازیکا نشان ہی ظہوری
زیادہ کیا لکہون **ایضاً** جناب چودہری صاحب کو سلام پہونچی آپ نی اپنی مزاج
کی ناسازیکا حال کچھہ نلکہا اگر پیر و مرشد بہی نہ لکہتی تو مین کیونکر اطلاع پاتا اور اگر اطلاع
نپاتا تو حصول صحت کی دعا کیونکر مانگتا کل سی وقت خاص مین دعا مانگ رہا ہون

ہسین ہے کہ پہلی تم تندرست ہو جاوگی ازان بعد یہہ خط پاوگی ۱۲ اگر صاحب اطراف و جوانب
سی ماہ نیم ماہ کی بہیجنی کا حکم بہیجتی ہین اور یہ سمجہے ہین کہتا ہون کہ جب تا مہر نیم روز کی عبارت کو نہین
سمجہے تو ماہ نیم کو لیکہ کیا کرینگے صاحب مہر نیم روز کی دیباچہ مین مینے لکہدیا ہی کہ اس کتاب کا نام
پرتوستان ہی اوسکی دو مجلد ہین پہلی جلد مین ابتدائی خلقت عالم سی ہمایون کے سلطنت تک کا
ذکر دوسری حصہ مین اکبر سی بہادر شاہ تک کے سلطنت کا بیان پہلی حصہ کا نام مہر نیم روز دوسرے
حصہ کا اسم ماہ نیم ماہ بارے پہلا حصہ تمام ہوا چہاپا گیا جابجا پہنچا قصد تہا جلال الدین اکبر کے
حالات کی لکہنی کا کہ امیر تیمور کا نام و نشان مٹ گیا آج فتراک و خورد و گاو را قصاب بردو
قصاب در راہ مرد جو کتاب مینے لکہی ہی نہو وہ بہیجون کہان سی ۱۲ آب پیر و مرشد کو میری بندگی
اور صاحبزادونکو دعا خداوند مجہی مارہرہ بلاتی ہین اور میرا قصد مجہی یاد دلاتی ہین اون دنون
مین کہ دل بہی تہا اور طاقت بہی تہی شیخ محسن الدین مرحوم سی بطریق تمنا کہا گیا تہا کہ جی
یون چاہتا ہی کہ برسات مین مارہرہ جاون اور دل کہول کر اور پیٹ بہر کر آم کہاون اب وہ دل کہان سی
لاون طاقت کہان سی پاون نہ آمون کی طرف وہ رغبت نہ معدہ مین اوتنی آمون کی گنجایش
نہار منہہ مین آم نہ کہاتا تہا کہانی کی بعد مین آم نکہاتا تہا رات کو کچہہ کہاتا ہی نہین
جو کہون مین الطعام مین ہان آخر روز بعد ہضم معدی آم کہانی بیٹہہ جاتا تہا
بے تکلف عرض کرتا ہون اتنی آم کہاتا تہا پیٹ اپہر جاتا تہا اور دم پیٹ مین نہ
سماتا تہا کہاتا اب بہی اوسی وقت ہون مگر دس بارہ اگر پیوندی آم بڑی ہوی تو پانچ
سات **بیت** دریغا کہ عہد جوانی گذشت جوانی مگو زندگانی گذشت اسکی
واسطے کیا سفر کرون مگر حضرت کا دیکہنا اوسکی واسطی متحمل رنج سفر ہون تو
جاڑی مین نہ برسات مین **ع** ای وای زمحرومی دیدار دگر ہیچ ۱۲ ایضاً

آب پیر و مرشد صاحب عالم صاحب کیطرف خطاب ہی

ایضاً بندہ پرور بہت دن کے بعد پرسون آپکا خط آیا سرنامہ پر دستخط اور کی اور نام آپکا پایا بخط
دیکھکر مفہوم ہوا خط کی پڑہنی سی معلوم ہوا کہ تمہاری دشمن بعارضۂ تپ لرزہ رنجور ہین الحمدللہ
ضعف کی یہہ شدت کہ خط کی لکہنی سی معذور ہین خدا وہ دن دکہائی کہ تمہارا خط تمہاری
دستخط آئی سرنامہ دیکھکر دلکو فرحت ہو خط پڑہکر دلکو مسرت ہو جب تک ایسا خط نہ ہیگا
دل سودا زدہ آرام نہ پائیگا قاصد ڈاک کی راہ دیکھتا ہونگا جناب ایزدی مین سرگرم
دعا رہونگا آپ کی عم عالی مقدار اور بزرگ مور کار کو میرا سلام معہ صنوف اشتیاق و
الوف احترام جناب جودہری صاحب اگر ہم تم حضرت صاحب عالم کی پاس چلین اور
اپنی آنکھین اونکی کف پای مبارک سی ملین مین سلام کرونگا تم معرف ہونا کہ غالب بہی ہی اہل
دہلی مین آپ کی دیدار کا طالب ہی ہے اپنی عزم قدم بوس کیا ہے پیر و مرشد نے مجھے گلی لگا لیا فرماتی
ہین کہ غالب تو اچہا ہی عرض کرتا ہون کہ الحمدللہ حضرت کا مزاج مقدس کیسا ہی ارشاد
ہوا کہ مولوی سید برکات حسن تیری تعریف بہت کرتے ہین جناب یہہ اونکی خوبیان
ہین مین ایسا نہین ہون جیسا وہ کہتی ہین کاش وہ میری رنجور کا حال کہتی ضعف قوی اضمحلال
کہتی تا کہ مین اونکی کلام کی تصدیق کرتا اونکی غمخواری اور دردمند نوازی کا دم بہرتا ہی ہے
شعر درکشاکش ضعفم بگسلد روان از تن ہے اینکہ من نمی میرم ہم ز ناتوانیہاست حضرت نے میری گرفتاری
کا نیا رنگ نکالا بوستان خیال کے دیکھنی کا دانہ ڈالا مجہہ مین اتنی طاقت پرواز کہان کہ بلا سی اگر پہنس
جاؤن دام پر گرکی دانہ زمین پر سے اوٹھاؤن حضرت سچ تو یون ہی کہ غمہای روزگاری مجھکو گھیر لیا
ہی سانس نہین لے سکتا اتنا تنگ کر دیا ہی ہر بات سو طرح سی خیال مین آئی پر دل نے
کسی طرح تسلی نہ پائی اب دو باتین سوچا ہون ایک تو یہہ کہ جب تک جیتا ہون یون ہی رو یا کرونگا
دوسری یہہ آخر ایک نہ ایک دن مرونگا یہہ صغری و کبری دلنشین ہے نتیجہ اسکا تسکین ہے ہیہات

شعر منحصر مرنی پہ ہو جسکی امید ؛ نا امیدی اوسکی دیکہا چاہیئی ۱۲ حضرت شاہ عالم صاحب میرا
سلام بہیجیی کاغذ باقی نہین رہا اپنی سب بہائیون کو معہ میر وزیر علی صاحب میرا سلام
کہدیجی **ایضاً** جناب چودہریصاحب سیاہی پہیکی کاغذ پتلا پیر و مرشد کی عبارت
یکطرف آپکی تحریر بہی مغشوش ہوگئی بہرا ہو گیا ہون مگر حضرت بصر ہنوز باقی ہی تمہاری
عبارت کا جو لفظ پڑہ لیا قرینہ سی اوسکا محاورہ بہی معلوم ہوگیا حضرت کی تحریر کا ایک
لفظ سوای سعادت توام شاہ عالم کی اگر پڑہا گیا ہو تو دیدی پہوٹین ایمان نصیب نہو
وہ خط بدستور تمہاری پاس واپس بہیجتا ہون اور لی سفید کاغذ پر حرف بحرف اسکی
نقل کر کی پہر مجہی بہیجدیجیی تا کہ اوسکی جواب لکہنی مین سعادت حاصل کرون لیکن
بہت جلد بہت جلد آپکی نگارش سی اتنا دریافت ہوگیا کہ اب آپ اچہی ہین الحمد للہ ۱۲
جناب ممتاز علیخان صاحب کہان اور مارہرہ کہان بہر حال میرا سلام **ایضاً** چودہری
صاحب مشفق مکرم کو میرا سلام آپکا خط کہ سوای چند سطر کی جو تمنی لکہی تہین سراسر حضرت
صاحب کا دستخطی تہا پہونچا سبحان اللہ حضرت کو کس قدر محبت ہی تمہاری ساتہہ تمہاری
ناسازی مزاج کا کیسا ملال اور تمہاری ندیکہنی کا کیسا رنج ہی سچ یون ہی کہ تم خوبان
روزگار مین سی ہو توقیع قبول اہل نظر کا حاصل ہونا آسان نہین ہی سلامت رہو خوش رہو
مختصر **مصرعہ** کارت بجہان جملہ جہان باد کہ خواہی ۱۲ ؛ خدمت خدام مخدوم خادم نواز مین
بعد تسلیم معروض ہی تفقد نامہ نامی مین صورت عز و شرف نظر آئی اللہ اللہ تمنی میری نظر مین
میری آبرو بڑہائی حضرت کی قدردانی کی کیا بات ہی آپکا التفات موجب مباہات ہی
یہہ بات بطریق طی لسان زبان پر آئی ہی ورنہ قدر دانی کیسی یہہ قدر افزائی ہی نظیری علیہ
الرحمۃ کا شعر ایک کاغذ پر لکہہ کر میری گلی مین ڈال دیجیی اور زمرہ شعرا مین سے مجکو

نکال لیجیی شعر یہہ ہی شعر جو ہمنوئیش مین در رہتہ زنگار بماند ٭ آنکہ آئینہ من ساخت نہ پرداخت دریغ "
دعوی اور چیز ہی اور کمال اور ہی علم عربی اور شی ہی اور فارسی کی حقیقت حال اور ہی جلال الدین
طباطبا رحمۃ اللہ علیہ نی شیدای ہندی کو ایک رقعہ لکہا ہی عبارت اسوقت یاد نہین آتی
مگر یہہ مضمون اوسکا ہی کہ ایکدن مولانای عرفی علیہ الرحمۃ اور ابو الفضل مین مباحثہ ہوا
شیخ نی عرفی سی کہا کہ ہمنی تحقیق کو بسر حد افراط پہونچا دیا اور فارسی مین خوب کمال پیدا کیا
عرفی نی کہا کہ اسکو کیا کرو گی کہ ہمنی جب سی ہوش سنبہالا اپنی گہر کی بڑہیون سے اور لونڈیون سی
جو بات سنی فارسی مین سنی شیخ گفت ما فارسی را از انوری و خاقانی فرا گرفتہ ایم و شما از پیرزالان
آموختہ اید عرفی فرمود انوری و خاقانی نیز از پیرزنان آموختہ باشند ختم ۱۲ غالب کہتا ہی کہ
ہندوستان کی سخنورون مین حضرت امیر خسرو دہلوی علیہ الرحمۃ کی سوا کوئی اوستاد مسلم
الثبوت نہین ہوا خسرو کیخسرو قلمرو سخن طرازی ہی یا ہم چشم نظامی گنجوی و ہمطرح سعدی شیرازی
ہی خیر فیضی بہی نغز گوئی مین مشہور ہی کلام اوسکا پسندیدۂ جمہور ہی دیکہو عبد القادر بدایونی
کیا لکہتا ہی زہی یہہ سپاہی قالیز آرزو فقیر اور شیدا اور بہار وغیرہم انہین مین آگئی ناصر علی
اور بیدل اور غنیمت انکی فارسی کیا ہر ایک کا کلام بہ نظر انصاف دیکہئی ہات کنگن کو آرسی
کیا منت اور مکین اور واقف اور قتیل یہہ تو اس قابل بہی نہین کہ انکا نام لیجیی ان حضرات مین عالم
علوم عربیہ کی تشخص ہین خیر ہون فاضل کہلائین کلام مین انکی مزا کہان ایرانیون کیسی دا کہان
فارسی کی قاعدہ دانی مین اگر کلام ہی اوس مین پیروی قیاس ایک بلای عام ہے وارستہ بہ
سیالکوٹی خان آرزو کی تحقیق پر سو جگہہ اعتراض کیا ہی اور ہر اعتراض بجا ہی با اینہمہ وہ بہی
جہان اپنی قیاس مین جاتا ہے منہہ کی کہاتا ہی مولوی احسان اللہ ممتاز کو صنایع لفظی مین دستگاہ اچہی تہی
اس شیوہ ور و شگوفت بت گئی فارسی وہ کیا جانین قاضی محمد صادق اختر عالم ہونگی شاعری سی اونکو کیا

یہ ایک بات حضرت کو اور معلوم ہی کہ ہندی فارسی والون نی کمال کو وہم مین منحصر کہا ہی
ہی کی نواب زادون مین سے ایک صاحب قتیل کے شاگرد تہی مینی ایک رقعہ قتیل کا اونکی نام
دیکہا ہی کہ قتیل اونکو لکہتا ہی کہ جامہ گذاشتن بمعنی مردن مسلم لیکن بہت احتیاط کیا کرو
موقع دیکہہ لیا کرو جب لکہا کرو مین کہتا ہون کہ احتیاط کیا اور موقع کیا فلان مرد یہان جامہ
گذاشت پہر وہ کہتا ہی کہ گدہ کی ساتہہ سوای پانچ سات لفظ کی اور لفظ کو ترکیب دو پہر فرماتا ہی
کہ ہمہ کے لفظ کو جمع کی ساتہہ لاؤ مفرد سی نملاؤ نقل مینی دستنبو مین لکہا ہی کہ ہمہ کس داند ایک منحصر
نی کہ وہ بہی مولوی کہلاتا ہی میری غیبت مین کہا کہ ہمہ کس داند کیا ترکیب ہی ایک اوسکا میرا
شاگرد وہان موجود تہا اوسنی کہا کہ یہہ ترکیب بعینہ صائب کے ہی جیسا کہ وہ کہتا ہی شعر
ہمہ کس طالب آن سرو روان است اینجا ٭ آب حیوان ز نفس سوختگانست اینجا ٭ اوسنی کہا کہ تمہارا
اوستاد حاش للہ کو ماقبل کلمہ منفی لایا ہی اور یہہ جایز نہین مصرع ع حاش للہ کہ بد نگویم ٭ میرے شاگرد
نی کہا کہ یہہ ترکیب انوری کی ہی سے حاش للہ نہ مرا ملکہ یک رانبود ٭ باسگ کوی تو این زہرہ
و یارا و مجال ٭ مولوی ہدایت علی ہے تمکین کا آج تک مینی نام نہین سنا تہا چہپی ہوئی رستم مین صائب اگرچہ
اصفہانی نژاد تہا مگر وارد شاہجہان آباد تہا انتقام کشیدن و انتقام گرفتن دونون بول گیا مولوی
صاحب لچ فارسی بولتی ہین لاحول ولا قوت الا باللہ کلیم بروزن فعیل صیغہ اسم فاعل ہے مثل کریم
و رحیم و بشیر و سمیع و بصیر و علیم اسما الہی ہین کلیم اگر بمعنی ہم کلام لیجیی تو اسم الہی اسکو کیونکر قرار دیجی حضرت کا
مصرع ع ہست کلامی ز کلام کلیم ٭ مخدوش البتہ ہے یعنی یا کلمہ از کلام کلیم یا کلامی از کلمات کلیم چاہیی کلامی
از کلام مفرد مین سے مفرد کا لکہا تہا چاہیی گو جایز ہو گو باش و گو مباشد ہرگز محل تردد نہین لو دام و دو و سکس
قواعد مین ہیں نہین جاتی ع ای کریمی کہ از خزانہ غیب ٭ ہرگز یای معروف نہین ہے یای
مجہول ہے یای معروف یہان نا مقبول ہے ع خدای کہ بالا و پست آفرید آسیا خدا

خدا السا کریم اس تحتانی کو یای حطی کہو یا توصیف تعظیم کہو جسطرح کہو یای مجہول آئیگی ۔

ایضاً بندہ پرور پرسون تمہارا خط آیا آج جواب لکھہ کہتا ہون کل ڈاک مین بہجوا دونگا
میرا حال کیون پوچہو اپنی کو دیکہو جو تمہارا ڈہنگ ہی وہی میرا رنگ ہی تہورا وارام مرض
خاص اور رنج عام یہہ ایک اجمال دوسرا اجمال سنو کہ مہینا بہر سی صاحب فراش ہون صبح
سی شام تک شام سی صبح تک پلنگ پر پڑا رہتا ہون محل سرای اگرچہ دیوان خانہ کی بہت
قریب ہے پر کیا امکان جو جا سکون صبح کو نو بجی کہانا یہین آ جاتا ہی پلنگ پر سی کسل پڑا
ہاتہہ مونہہ دہو کر کہانا کہایا پہر ہات دہوئی کلی کی پلنگ پہ جا پڑا پلنگ کے پاس حاجتی لگی رہتی
ہی وہیں اٹہا اور حاجتی مین پیشاب کیا اور پڑ رہا حد تو نسی یہہ مرض ہے کہ پیشاب جلد جلد آتا ہی اس صاحب
فراش ہونیکو دیکہو اور دم بدم تقاضای بول کو دیکہو پاخانی اگرچہ دن رات مین ایکبار جاتا ہون
مگر صعوبت کو تصور کرو ایک پہوڑا داہنی پہونچے مین جسکو ساعد کہتی مین دو پہوڑا بائین پہونچے مین پہر سہل
ہین بائین پانو مین کف پا و پشت پا سی لیکر آدہی پنڈلی تک ورم اور ورم بہی سخت محللات دوا دعا
سی کچہہ نہوا اب تجویز ہی کہ نشتر کا پہرنا باندہی جب پکی پہوٹی تب مرہم لگایی کہو جب کف پای جراحت
کا عمل ہوا تو قیام کا کہان ٹہکانا یہہ حال جیسا کہ مین اوپر لکہہ آیا ہون مجمل اور مجرد ہی میرا قیاس اسکا
مقتضی ہی کہ پیر و مرشد حضرت صاحب عالم مجہہ سی آزردہ ہین اور وجہہ اسکی یہہ ہے کہ مینی ممتاز و اختر
کی شاعریکو ناقص کہا تہا اس قصہ مین ایک میزان عرض کرتا ہون حضرت صاحب ان صاحبونکی کلام یعنی ہندو
کی اشعار کو قتیل و واقف سی لیکر بیدل و ناصر علی تک اس میزان مین تولین میزان یہہ ہے رودکی و فردوسی سے
لیکر خاقانی و ثنائی و انوری وغیرہم تک ایک گروہ ان حضرات کا کلام تہوڑی تہوڑی تفاوت
سی ایک وضع پر ہی پہر حضرت سعدی طرز خاص کے موجد ہوئے سعدی و جامی و ہلالی یہہ انتہی
مستعد نہین فغانی ایک شیوہ خاص کا مبدع ہوا خیال ہای نازک و معانی بلند اس شیوہ سے

تکمیل کی ظہوری و نظیری و عرفی و نوعی نے بہی سبحان اللہ غالب سخن مین جان پڑگئی اس روشکو بعد
اسکی صاحبان طبع لی سلاست کا چرچا دیا صائب و کلیم و سلیم و قدسی و حکیم شفائی اس زمرہ
مین ہین رودگی و اسدی و فردوسی یہہ شیوہ سعدی کی وقت مین ترک ہوا اور سعدی کی
طرزنی بسبب سہل ممتنع ہونیکی رواج نپایا فغانی کا انداز پہیلا اور اوسمین نئی نئی رنگ پیدا
ہوتی گئی تو اب طرزین تین ٹہرین خاقانی اوسکی اقران ظہوری اوسکی امثال صائب و سکی
نظایر خالصا للہ ممتاز و اختر وغیرہم کا کلام ان تین طرزونمین سی کس طرز پر ہی بی شبہہ فرماؤگی کہ
یہہ طرز اور ہی پس تو ہمنی جانا کہ یہہ طرز چوتہی ہی کیا کہنا ہی خوب طرز ہی اچہی طرز ہی مگر فارسی
نہین ہی ہندی ہی دار الضرب شاہی کا سکہ نہین ہی ٹکسال باہر ہی داد داد انصاف الضاف
نظم اگرچہ شاعران نغز گفتار ٭ زیک جام اندر بزم سخن مست ٭ ولی با بادہ بعضی حریفان ٭
خمار چشم ساقی نیز پیوست ٭ مشو منکر کہ در اشعار این قوم ٭ ورای شاعری چیزی دگر ہست ٭
وہ چیز و گر حصی مین پارسیونکی آئی ہی ہان اردو زبان مین اہل ہندنی وہ چیز پائی ہی مرتضی علیہ
الرحمۃ **بیت** بدنام ہوگی جانی ہی دو امتحان کو ٭ رکہیگا کون تمسی عزیز اپنی جان کو ٭ **سودا**
بیت دکہلائی لیجا کی تجہی مصر کا بازار ٭ خواہان نہین لیکن کوئی وہان جنس گران کا ٭
قایم سے قایم اب تجہی طلب بوسکی کیونکر مانون ٭ ہی تو نادان مگر اتنا بد آموز نہین ٭
مومن خان **شعر** تم مری پاس ہوتی ہو گویا ٭ جب کوئی دوسرا نہین ہوتا ٭ ناسخ کی ہاں
کمتر آتش کی بیشتر یہہ تیر نشتر ہین مگر مجہی آپکا کوئی شعر اسوقت یاد نہین آیا یاد کیا آدمی لیتا
ہوا ہون دمبدم پانو کی ورم کی تئیں ہوش اوڑای دیتی ہی انا للہ وانا الیہ راجعون ٭
ایضاً ایک عبارت لکہتا ہون چونکہ لفافہ جناب چودہری عبد الغفور صاحب کے نام کا ہوگا
پہلے وہ پڑہین پہر میری پیر و مرشد کی نظر سی گذرانین پہر مرشد زادہ شاہ عالم صاحب کو

خود کھاتا ہین برس دن سی فساد خون کی عوارض مین مبتلا ہون تہوڑا روا رام مین لدرہا ہون
برسد منین اوجاع سہتی سہتی سوح تحلیل ہوگئی نشست و برخاست کی طاقت نہی اور پہوڑی تو
خیر مگر دونون پنڈلیون مین ہڈیونکی قریب دو پہوڑی مین کہڑا ہوا اور پنڈلیونکی ہڈیان چربی لگین
اور رگین پہٹی لگین بائین پاتو نہر ورم کف پاسی جہانتک وہ پہوڑا ہی پنڈلی پر ورم ہی راتدن
پڑارہتا ہون پلنگ کی پاس حاجتی لگی رہتی ہی کہسل پڑا بعد رفع حاجت پہر لیٹ رہا اسی صورت
سی روٹی مم کہاتا ہون اشعار کی اصلاح یک قلم موقوف خطوط ضروری لیٹی لیٹی لکھتا ہون
دو خط چودہری صاحب کے آئی اور ایک خط شاہ عالم صاحب کا اور دو خط حضرت صاحب
کے آئی جواب نلکہہ سکا آج اپنی کو طعنی دیگر مردہ بنا یا جب یہہ عبارت لکہی چودہری صاحب کو
سلام شاہ عالم صاحب کو حضرت صاحب کو بندگی ۱۲ **ایضا** ۱۱ ہا جناب منشی ممتاز علیخان
صاحب بارہرہ پہونچی صاحب یہہ تو سیاح گیتی نورد ثانی مخدوم جہانیان جہان گرد ہین بہرحال
آپ نی دیباچہ بہت اچہا لکہا ہی کتاب کو اس سے رونق ہوجائی گی نظم مین وہ مایہ بلند کہ شعری
اونکی شعر پر لالی انجم نثار کری خود بلا گردان ہولوی سیماہر مصرعہ پر دل و جان وار کری صدقہ قربان
ہو وار کری یعنی حملہ کری کی ہی اور وہ جو آپکا مقصود ہی اون معنون مین وارنا اور واری آیا ہے
نہ وار کرنا اور وار کری ۱۲ آپکو یاد ہوگا کہ چند سطرین مینی ہزار دشواری لکہکر تہین بہیجین تہین خواہش
یہہ تہی کہ یہی سطرین میری مخدوم اور مخدوم زادہ کی نظر سی گذر جائین آج ایک خط مینی پیر و مرشد
کا اور پایا وہ ابہی نہین پڑہا مگر شاہ عالم صاحب اوس خط کی پشت پر لکہتی ہین کہ تو نی میری
خط کا جواب نہین لکہا حالانکہ مین اون سطرون مین یہہ لکہہ چکا ہون کہ نہ مجھے تحریر کی طاقت
نہ اصلاح کی ہوش ایک بات کو دس دس بار کیا لکہون اب میرا انجام کار دو طرح پر
متصور ہے یا صحت یا مرگ پہلی صورت مین خود اطلاع دونگا دوسری صورت مین سب احباب

خارج ہی سن لیںگی یہہ سطرین لمبی لمبی لکہی ہین"

دوسری فصل نواب انوار الدولہ سعد الدین خان بہادر شفق کی نام

قبلہ حاجات قصیدہ دوبارہ پہونچا چون کہ پیشانی پر دستخط کی جگہہ نہی ناچار اوسکو ایک ورق دوسری پر لکہوایا ادہ حضور مین گذرانا اور اپنی تمنای دیرینہ حاصل کے یعنے دستخط خاص مشتمل اظہار خوشنودی طبع اقدس پہونچ ہو گئی احترام الدولہ بہادر میری ہمزبان اور آپکی ثنا خوان رہے گویا اس امر خاص مین وہ شریک غالب ہین ہم لطریق کسرہ اضافی اور ہم بسبیل کسرہ توصیفی پروردگار اس بزرگوار کو سلامت رکہی کہ قدردان کمال بلکہ حق تو یون ہے کہ خیر محض ہے ۲ غیاث اللغات ایک نام موقر و معزز جیسی الفربہ خواہ نخواہ مرد آدمی آپ جانتے ہی ہین کہ یہہ کون ہی ایک معلم فرومایہ رامپور کا رہنی والا فارسی سی ناآشنا محض اور صرف و نحو مین ناتمام انشار خلیفہ و منتخبات مادہورام کا پڑہانی والا چنانچہ دیباچہ مین اپنا ماخذ ہی اوسنی خلیفہ شاہ محمد و مادہورام و غنیمت و قتیل کی کلام کو لکہا ہی یہہ لوگ راہ سخن کی غول ہین آدمی کی گمراہ کرنیوالے یہہ فارسیکو کیا جانین ہان طبع موزون رکہتے تہی شعر کہتے ہی سعدی

شعر

ہر ذرہ مشتاب دپی جادہ شناسان بردار ہ ای کہ در راہ سخن چون تو ہزار آمد و رفت ٭ میرا دل جانتا ہی کہ آپ کی دیکہنی کا مین کسقدر آرزومند ہون میرا ایک بہائی مامون کا بیٹا کہ وہ نواب ذوالفقار بہادر کی حقیقی خالہ کا بیٹا ہوتا تہا اور مسند نشین حال کا چچا تہا اور وہ میرا ہمشیر بہی تہا یعنی مین نے اپنی ممانی کا اور اوسنی اپنی پہوپہیکا دودہ پیا تہا وہ باعث ہوا تہا میری باندا بوندیل کہنڈ آنی کا مینی سب سامان کر لیا ڈاک مین روپیہ ڈاک لگا دیا قصد یہہ تہا کہ فتح پور تک ڈاک مین جاؤن گا وہان سی نواب صاحب بہادر کی ہان کی سواری مین باندہی جاکر ہفتہ بہر رہکر کالپی ہوتا ہوا

ہوا آپکی قدم دیکہتا ہوا سبیل ڈاک دلی چلا اونگا ناگاہ خصور والا بیمار ہوگئی اور مرض نی طول
کہینچا وہ ارادہ قوہ سی فعل مین نہ آیا اور پہر مرزا اورنگ خان میرا بہائی مرگیا **مصرع** اے
بسا آرزو کہ خاک شدہ ❊ واللہ وہ سفر اگرچہ بہانہ آپکی استدعا کے تہا مگر مین نتیجہ اوس شکل کا آپکی
دیدار کو سمجہا ہوا تہا ہرزہ سرائی کا جرم معاف کیجیے گا میرا جی آپکی ساتہہ باتین کرنیکو چاہتا اسواسطے
جو دلمین تہا وہ اوس عبارت سی زبان پر لایا **ایضاً** پیر و مرشد اگر مینی امیدگاہ از راہ
شکوہ لکہا تو کیا گناہ نہ خط کا جواب نہ قصیدہ کی رسید **بیت** درین خستگی پورش از من
مجوی ❊ بود بندہ خستہ گستاخ گوی ❊ اور یہہ جو آپ فرماتی ہین کہ ان موانع کی سبب سے
مین قصیدہ کی تحسین نہین لکہ سکا بندہ بی ادب نہین تحسین طلب نہین ایسی مجمع مین مشہور ہون
کہ سوای احترام الدولہ کی کوئی سخندان نہین مین جو اپنا کلام آپکی پاس بہیجتا ہون گویا آپ اپنی
پر احسان کرتا ہون وای بر جان سخن گر بہ سخندان نرسد ❊ افسوس کہ میرا حال اور یہہ لیل و
نہار آپکی نظر مین نہین ورنہ آپ جانتی کہ اب بجہی ہوی دل اور اس ٹوٹی ہوئی دل اور اس مری ہوئی
دل پر کیا کر رہا ہون نواب صاحب اب نہ دلمین وہ طاقت نہ قلم مین وہ زور سخن گستری کا ایک ملکہ باقی
ہی بی تامل اور بی فکر جو خیال مین آجای وہ لکہہ لون ورنہ فکر کی صعوبت کا متحمل نہین ہوسکتا بقول
مرزا عبدالقادر بیدل **شعر** جہد نادر خور توانائیست ❊ ضعف یکسر فراغ میخواہد ❊ مہر کا حال معلوم
ہوا پہلی آپ لکہہ بہیجی کہ کیا کہودا جائیگا مہدی حسین خان مہدی حسین خان بہادر لکہہ رہا ہون صرف
یاد پر لکہہ رہا ہون ورنہ خط لڑکون نی کہو دیا یاد پڑتا ہی کہ نگینہ وہان سے بہیجنے کو اپنی لکہا ہی سو آپ
یہی مکرر خواہان ہین کہ یہہ معلوم ہوجائے کہ نگینہ بہیجی گا یا یہان خریدا جای گا اور نقش نگین
کیا ہوگا تاکہ شمار حرف کا مجکو معلوم رہی اب جب آپ مجکو لکہین گے تب مین اوسکا
جواب لکہون گا حافظ صاحب کا پہنچنا تقریباً معلوم ہوا یعنی اون کی طرف سی آپ نے

مجکو سلام لکہا ہی سو مین بہی اون کیخدمت مین بندگی اور جناب منشی نادر حسین خانصاحب کے جناب مین سلام عرض کرتا ہون زیادہ حد ادب **ایضاً** پیر و مرشد حضور کا توقیع خاص اور آپکا نوازشنامہ یہہ دونون حرز بازو ایک دن اور ایک وقت پہنچی توقیع کا جواب دو چار دن مین لکہونگا ناسازی مزاج مبارک موجب تشویش و ملال ہوئی اگرچہ حضرت کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مرض باقی نہین مگر ضعف لیکن تسکین خاطر منحصر اسمین ہی کہ آپ بعد اس تحریر کی ملاحظہ فرماینگی اپنی مزاجکا حال پہر لکہین ہو ۵ روپیہ کی ہنڈوی پہونچی اسکا بہی حال سابق کی ہنڈوی کا سا ہی یعنی ساہوکار کہتا ہی کہ ابہی ہمکو کالپی کی ساہوکار کی اجازت نہین آئی جو ہم روپیہ دین اگر سرکار کی کارپرداز وہان کی ساہوکار سی کہکر اجازت لکہوا بہیجین تو مناسب ہے صہبائی کی تذکرہ کی ایک جلد میری ملک مین ہے میری پاس تہی وہ مین اپنے طرف سی بسبیل ارمغان آپکو بہیجتا ہون نذر قبول ہو اب مین حضرت سی باتین کر چکا خط کو سر نامہ کرکر کہار کو دیتا ہون کہ ڈاک مین دی آوی بارہ پرو بجی کتاب کا پارسل بطریق بیرنگ روانہ کرونگا پیشگاہ وزارت مین میری بندگی پہونچی عرضداشت بعد اسکی پہنچنیکی جناب پیر صاحب قبلہ میر امجد علی صاحب کو سلام نیاز اور جناب منشی نادر حسین خانصاحب کو سلام **ایضاً** پیر و مرشد آداب مزاج مقدس میرا جو حال آپنی پوچہا اس پرسش کا شکر بجا لاتا ہون اور عرض کرتا ہون کہ آپکا بندہ بی درم خریدہ اچہی طرح ہی ایک فصد بائیس منضج چار مسہل کہانتک آدمی کو ضعیف نکری باری افتاب عمر بین آگیا پانی برف آب ہوگیا ہی کابل و کشمیر کا میوہ بکنی لگا ہی یہہ ضعف قسمت تو نہین کہ ایسی ایسی امور او سکو زائل نکر سکین غزلون کو برسون سی پڑہ رہا ہون اور وجد کر رہا ہون خوشامد میرا شیوہ نہین ہے جو ان غزلون کی حقیقت میری نظر مین ہی وہ مجہسی سن لیجی اور میرے داد دینی کی داد

دیجی مولانا فلق نی متقدمین یعنی امیر خسرو و سعدی و جامی کی روش کو سرحد کمال کو پہنچا یا ہے
اور میری قبلہ و کعبہ مولانا مشفق اور مولانا ہاشمی اور مولانا عسکری نہ متاخرین یعنی صایب
کلیم و قدسی کی انداز کو آسمان پر پہنچا دیا ہین اور بتکلف و تملق سی کہتا ہون تو مجکو ایمان نصیب
نہو یہہ جو آپ اپنی کلام کی حک و اصلاح کی واسطی مجہسی فرماتی ہین یہہ آپ میری آبرو بڑہاتی
ہین کوئی بات بیجا ہو یا کوئی لفظ ناروا ہو تو مین حسب حکم بجالاؤن زیادہ حد ادب **ایضاً**
قبلہ و کعبہ کیا لکہون امور نفسانی مین اضداد کا جمع ہونا محالات عادیہ مین سی ہی کیونکر
ہو سکی کہ ایک وقت خاص مین ایک امر خاص موجب انشراح کا بہی ہو اور باعث انقباض
کا بہی ہو یہہ بات مینی آپکی اس خط مین پائی کہ اوسکو پڑہکر خوش بہی ہوا اور غمگین بہی ہوا
سبحان اللہ اکثر امور مین تمکو اپنا ہمطالع پاتا ہون عزیزون کی ستم کشی اور رشتہ
دارون سی ناخوشی میرا ہمقوم تو سراسر قلمرو ہند مین نہین سمرقند مین دو چار یا دشت
خنچاق مین سو دو سو ہون گی مگر یہان اقربا سی پانچ برس کی عمر سی اونکی دام مین اسیر ہون اکسٹہ
برس ستم اوٹہائی ہین **شعر** گردہم شرح ستمہای عزیزان غالب ٭ رسم امید ہمانا ز جہان برخیزد
نہ تم میری خبر لی سکتی ہو نہ مین تمکو مدد دی سکتا ہون اللہ اللہ دریا سارا تیر چکا ہون ساحل
نزدیک ہی دو ہاتہہ لگائی اور بیڑا پار ہی **بیت** عمر بہر دیکہا کیا مرنی کی راہ مرگئی پر دیکہئی
دکہلائین کیا ۱۲ یہہ بہی تو پوچہو کہ آپکی خط کا جواب اتنی جلد کیون لکہا یعنی کم و بیش مہینا
بہر کی بعد کیا کر دن شاہ اسرار الحق کو آپکا اور حافظ نظام الدین صاحب کا خط بہجوا دیا
ہفتہ بہر کی بعد جواب مانگا جواب دیا کہ اب بہیجتا ہون دس بارہ دن ہوئی کہ حضرت خود
تشریف لائی جواب آپکی اور حافظ جی کی خط کا مانگا کہا کہ کل بہیجدونگا اس واقعہ کو
آج قریب دو ہفتہ کی عرصہ ہوا ناچار اونکی جواب سی قطع نظر کر کی آپکو یہہ چند سطرین

لکھیں **شعر** از خون دل نوشتم نزدیک دوست نامہ انی رایت دھرًا فی ہجرک القیامہ
حافظ جی صاحب کو میری بندگی کہیے گا اور یہہ خط اونکو پڑھوا دیجیے گا جناب منشی نادر حسین خان صاحب
کو میرا سلام پہنچے اگرچہ آپ مبتلای رنج والم ہیں مگر یہہ شرف کیا کم ہے کہ انور الدولہ کی ہمدرد ہو
مورد ستمہای روزگار ہونا شرافت والیکی دلیل ہے ساطع اور برہان ہے قاطع ہاں حضرت
بہت دن سے جناب میر امجد علی صاحب کا کچھہ حال معلوم نہیں اون کی تخلص نے مجھکو حیران کر رکھا ہے
یعنے قلق میں مبتلا ہوں آپ اونکا حال لکھیے خواجہ اسمعیل خان صاحب کہاں ہیں اور کس طرح ہیں
سنیے قبلہ میں تو آپ سے شاہ انوار الحق کی خط کا جواب کا طالب نہیں ہون کہ آپ انکی خط کی
حاصل ہونیکی انتظار میں مجھکو خط نلکھہ سکیں مترصد ہون کہ اس اپنی خط کا جواب جلد پاون
ایضاً ناوک بیداد کا ہدف ہے حرف یعنی غالب آپ سے ابجد لاتا ہے نوازشنامہ کو دیکھکر جانا
کہ مین نے کمری چند کی شعر پر خط البطلان کھینچ دیا ہیہ تو کوئی گمان نکریگا کہ مین کمر کو کمربند نہیں
جانتا معہذا وہان پہلی مصرع میں اگر کمر بمعنی کمر فرض کیجیے تو بہی تو شعر کاٹ ڈالنی کی قابل نہیں
قصد کر کی بیٹھا تہا کہ اس شعر پر صاد کرونگا خدا جانی قلم سی خط کیونکر کہنچ گیا اب حواس بجا نہیں حافظہ
رہا نہیں اکثر الفاظ بے قصد لکھہ جاتا ہون ستر برس کی عمر ہوئی کہاں تک خرافت نہ آئی اوس شعر کا
گنہگار اور حضرت سی شرمسار ہون معاف کیجیے گا زیادہ حد ادب **ایضاً** کیون کر کہون کہ
مین دیوانہ نہیں ہون ہان اتنے ہوش باقی ہیں کہ اپنی کو دیوانہ سمجہتا ہون واہ کیا ہوشمندی ہے کہ
قبلہ ارباب ہوش کو خط لکہتا ہون نہ القاب نہ آداب نہ بندگی نہ تسلیم مرزا غالب ہم تجہسی کہتی ہیں بہت بہت حسرت مصا
نہ بن آئے اباز حد خود شناس نہ تو کوئی کئی برس کی بعد رات کو ۔ نو بیت کی غزل لکھی ہے
اور آپ اپنی کلام پر وجد کر رہا ہے اگر یہہ تحسین کی کیا روش ہے پہلی القاب لکھہ پہر
بندگی عرض کر پہر ہاتھہ جوڑ کر مزاج کی خیر پوچھہ پہر عنایت نامہ کی آنی کا شکر ادا کر

ادا کرا اور یہہ کہہ کہ جو مین تصور کر رہا تہا وہ ہوا یعنی جسدن صبح کو مین نی خط بہیجا اوسیدن
آخر روز حضور کا فرمان پہنچا معلوم ہوا کہ حرارت ہنوز باقی ہی انشاء اللہ تعالی رفع ہو جائیگی
موسم اچہا آگیا ہی **شعر** گرمی از آب برون رفت و حرارت ز ہوا ؛ محمل مہر جہان تاب بمیزان آمد
اگر صرف تبریہ و تعدیل سی کام نکل جای تو کیا کہنا ہے ورنہ بحسب رای طبیب تنقیہ کروائیے مجکو بہی
آج دسوان منضج ہی پانچ سات دن کی بعد مسہل ہوگا شبکو ناگاہ ایک زمین نئی خیال مین
آئی طبیعت نی راہ دی غزل تمام کی اوسیوقت سی یہہ خیال مین تہا کہ کب صبح ہو اور کب
یہہ غزل نواب صاحب کو بہیجون خدا کری آپ پسند کرین اور میری قبلہ جناب میر امجد
علی صاحب کو سنا دین اور میری شفیق منشی نادر حسین خانصاحب اور اون کی بہائی
صاحب اسکو پڑہین پروردگار اس مجمع کو سلامت رکہی **غزل** ای ذوق نواسنجی بازم
بخروش آور ؛ غوغای شبیخونی بر بنگہ ہوش آور ؛ کہ خود نجہد از سر از دیدہ فرو بارم ؛ دل
خون کن وآن خون را در سینہ بجوش آور ؛ ہان ہمدم فرزانہ دانی رہ ویرانہ ؛ شمعی کہ نخواہد
شد از باد خموشش آور ؛ شورابہ این وادی تلخست اگر رادی ؛ از شہر بسوی من سرچشمہ نوش
آور ؛ دانم کہ زری داری ہر جا گذری داری ؛ می گر ندہد سلطان از بادہ فروش آور ؛ گر
می بکدو در ریزو برکف نہ و راہی شو ؛ ور شہ بسبو بخشد بردار و بدوش آور ؛ ریحان و مداز مینا را
چکدار قلقل ؛ آن در رہ چشم افگن وین از پی گوش آور ؛ گاہی بسبکدستی آن بادہ زخم بشیم بر
گاہی بسبیہ مستی از نغمہ بہوش آور ؛ غالب کہ بقایش باد ہمپای توگر ناید ؛ باری غزلی فردی
زان موینہ پوش آور **ایضًا** للہ الشکر کہ پیر و مرشد کا مزاج اقدس بخیر و عافیت ہی پہلی نوازشنامہ
کا جواب باآنکہ وہ مشتمل ایکسوال پر تہا ہنوز نہین لکہنی پایا کہ کل اور ایک مہنت نامہ آیا بندہ عرض کر چکا ہے کہ مسہل
مین ہون چنانچہ کل تیسرا مسہل ہوگا اسسبب سی اوس توقیع کا پاسخ نگار ہو سکا تہا اور لکہتا ہے تو ہی لکہتا جو آپنی لکہا ہے

ارنی کی ری کی حرکت و سکون کی باب مین قول فیصل یہی ہی جو حضرت نی لکھا ہی اگر تقطیع
شعر مساعدت کر جای اور ارنی بروزن جستی گنجایش پائی تو نعم الاتفاق ورنہ قاعدہ تصرف
مقتضی جواز ہی مرزا عبدالقادر بیدل **شعر** جو رسی بطور ہمت ارنی مگو و بگذر ✲ کمست رزد
این تمنا بجواب لن ترانی ✲ اسد اللہ بیگ غالب **شعر** رفت آنکہ بارحسن مدارا طلب
کنیم ✲ سر رشتہ در کف ارنی گوی طور بود ✲ زوایدسی فارغ ہو کر عرض کرتا ہون کہ ہای کیا
غزل لکھی ہی قبلہ آپ فارسی کیون نہین کہا کرتی کیا پاکیزہ زبان ہی اور کیا طرز بیان ہے کیا
مین سخن ناشناس اور ناانصاف ہون کہ ایسی کلام کی حک و اصلاح پر جرات کرون ✲
مصرعہ چہ حاجت ست بمشاطہ روی زیبا را ہان ایک جگہہ آپ تحریر مین سہو کر گئی
ہین **مصرعہ** ای مطرب جادو فن بازم رہ ہوشم زن ✲ دو میم آپڑی ہین ایک
میم محض بیکار ہی دیگر کی جگہہ آپ نام لکھہ گئی ہین ای مطرب جادو فن دیگر رہ ہوشم زن
✲ اب دیکھیی اور صاحبون کی غزلین کب آتی ہین اتنی عنایت فرمائیگا کہ ہر صاحب کے تخلص
کی ساتہہ انکا اسم مبارک اور کچھہ حال رقم کیجیگا زیادہ حد ادب **ایضاً** پیر و مرشد یہہ خط لکھنا
نہین ہی باتین کرنی ہین اور یہی سبب ہے کہ مین القاب و آداب نہین لکھتا خلاصہ عرض
کا یہہ ہی کہ آج شہر مین بدرالدین علیخان کا نظیر نہین بس مہر اور کون کہود سکیگا ناچار
مینے آپکا نوازشنامہ جو میرے نام تہا وہ انکی پاس بہیجدیا اونہون نی رقعہ میری نام کا آج
بہیجا سو وہ رقعہ حضرت کیخدمت مین بہیجتا ہون مین نہین سمجہتا کہ قسم دوم پہر اجلی کیا ہی آپ اسکو
سمجہہ لین اور نگین باحتیاط ارسال فرمادین روپیہ کی بہیجنی کی ابہی ضرورت نہین ہی جب
مین عرض کرون تب بہیجیی کا تعجب ہے کہ جناب میر امجد علی صاحب قبلق کا اس خط مین
سلام نہ تہا متوقع ہون کہ چہاپکی قصیدے اونکو سنائی جاوین اور میرے بندگے

بندگی کہی جاے جناب منشی نادر حسینخان صاحب کو میرا سلام بصد ہزار اشتیاق پہونچی **ایضاً**
قبلہ و کعبہ وہ عنایت نامہ جسمین حضرت نی مزاجکی شکایت لکہی تہی پڑہکر بیچین ہو گیا ہون
اور عرض کر چکا ہون کہ مزاج کا حال مفصل لکہیی چونکہ آپنی کچہہ نہین لکہا تو اور زیادہ
مشوش ہون لنسخہ رفع تشویش یعنی شفقت نامہ جلد بہیجی جناب منشی نادر حسین خانصاحب کا
کچہہ حال معلوم نہین حضرت میر امجد علی صاحب کا کچہہ حال معلوم نہین متوقع ہون کہ ان دونون
صاحبون کی خدمت مین میرا سلام پہنچی اور آپ انکی خیر و عافیت لکہین کبوترون کا
نسخہ جیسا کہ میری پاس آیا بجنسہ ارسال کرتا ہون آپکو معلوم ہوگا کہ میرن صاحبنی انتقال
کیا یہہ چہوٹی بہائی تہی مجتہد العصر لکہنو کی نام اونکا سید حسین اور خطاب سید العلما نقش نگین
میر حسین ابن علی ہینی انکی رحلت کی ایک تاریخ پائی اوسمین پانچ بڑہتی ہین یعنی ۱۲۷۸
ہوتی تہی تخرجہ ئی رو سکا میری خیال مین آیا مین تو جانتا ہون اچہا ہی دیکہون آپ
پسند فرماتی ہین یا نہین **قطعہ** حسین ابن علی ای ابروی علم و عمل ٭ کہ سید العلما نقش خاتمش
بودی ٭ نماندی و ماندی اگر زندہ پنج سال دگر ٭ غم حسین علی سال ماتمش بودی ٭ زیادہ
حد ادب **ایضاً** پیر و مرشد معاف کیجیگا مینی جمنا کا کچہہ نلکہا حال ٭ یہان کبہی کبہی ابر
دریا کی کوئی حکایت ہی نہین کہ جس سی استبعاد و استعجاب پایا جاوی پرسش کے بعد
بہی کوئی نئی بات نہین سنی سینی تو یہی موسم کیا ہی گرمی جاڑا برسات مین فصلین اکہٹی
تگرگ باری علاوہ اگر ایک بحر روانکی حقیقت متغیر ہو جائی تو محل استعجاب کیون ہو اور یہہ
بات کہ دلی مین تغیر نہوا اور پورب مین ہوا اسکی وجہہ یہہ ہے کہ یہان جمنا بانفراد بہہ رہی ہے
اور وہان کہین کین کہین اور ندی کہین گنگا باہم مل گئی ہین مجمع البحار ہے
۱۲ حضرت نی خوب وکالت کی مولانا قلق سی تقصیر میری معاف کروادی

یہہ دوگی کہ گناہ معاف ہوگیا مین بغیر سارٹیفکٹ کی کب مانونگا یہہ دن مجھپر بری گذرتی ہین
گرمین میرا حال بعینہ وہ ہوتا ہی جیسا زبان سی پانی پینی والی جانورونکا خصوصًا اس تموز مین
کہ غم وہم کا ہجوم ہی **شعر** آتش دوزخ مین یہہ گرمی کہان ؛ سوز غمہای نہانی اور ہی

ایضًا حضرت پیر و مرشد اگر آج میری سب دوست اور عزیز یہان فراہم ہوتے اور ہم اور وہ
باہم ہوتی تو مین کہتا کہ آؤ اور رسم تہنیت بجا لاؤ خدائی پہر وہ دن دکہایا کہ ڈاک کا ہرکارہ
انور الدولہ کا خط لایا ع اینکہ می بینم بہ بیداریست یا رب یا بخواب ؛ مونہہ پیٹتا ہون اور سر
ٹپکتا ہون کہ جو کچہہ لکہا چاہتا ہون نہین لکہہ سکتا ہون الہی حیات جاودانی نہین مانگتا اہلی
انور الدولہ سی ملکر سرگذشت بیان کرون پہر اوسکی بعد مرون روپیہ کا نقصان اگرچہ جانکاہ
اور جانگزا ہی پر بموجب تلف المال خلف العمر فزا ہی جو روپیہ ہاتہہ سی گیا ہی اوسکو عمر کی
قیمت جانیی اور ثبات ذات و بقای غرض و ناموس کو غنیمت جانیے اللہ تعالی حضرت
وزیر اعظم کو سلامت رکہی اور اس خاندان کی نام و نشان و عز و شان کو برقرار تا قیامت
رکہی مین نی گیارہوین مئی ۱۸۵۷ء عیسوی سی اکتیسوین جولائی ۱۸۵۸ء تک کی روداد نثر
مین بعبارت فارسی ناآمیختہ بعربی لکہی ہی اور وہ پندرہ سطر کی مسطر سی چار جزو کی کتاب
اگرہ کو مطبع مفید الاخلاق مین چہپنی کو گئی ہی دستنبو اوسکا نام رکہا ہی اور اوسمین صرف اپنی
سرگذشت اور اپنی مشاہدہ کی بیان سی کام رکہا ہی بعد چہپ جانیکی وہ نسخہ حضرت کے نظر سے
گذرانونگا اور اوسکو ہم سخنی اور ہمزبانی جانونگا جناب میر امجد علی صاحب کا جو آپکی خط مین
ذکر نہین آیا ہی تو اس خیرخواہ احباب کا دل گہبرایا ہی آپکی جو خط لکہی تو اون کی خیر و عافیت
بہر نمط لکہیی اونکو بندگی اور جناب نواب نادر حسین خان صاحب کو سلام پہنچی **ایضًا** پیر و
مرشد ایک نوازشنامہ آیا اور دستنبو کی پہنچنی کا مژدہ پایا اوسکا جواب یہہ ہے کہ کار پردازان

پردازان ڈاک کا احسان مانون اور اپنی محنت کا رایگان نجانا یقین جانون چند روز کے
بعد ایک عنایت نامہ اور پہونچا گویا ساغر التفات کا دوسرا دور پہونچا اب ضرور آپڑا کہ کچھہ حال اُس
ستارہ دم دار کا لکھون چنانچہ بجو وقت ہی وہ خط پڑہا ہی سوچ رہا ہون کہ کیا لکھون چون کہ
بسبب فقدان اسباب یعنی عدم رصد و کتاب کچھہ نہین کہا جاتا ہی ناچار مرزا صائب کا
مصرع زبان پر آجاتا ہی مصرع ؎ ازین ستارۂ دنبالہ دار مے ترسم ۱۲ یہہ مطلع ہے اور پہلا یہہ
مصرع ہے ؎ ز خال گوشۂ ابروی یار مے ترسم ۱۲ کیا آپ مجکو بی ماہر ہی اور نجومی ہی ہین صاحب کمال
نہین جانتے اور اس عبارت فارسیکو میرا مصداق حال نہین جانتے پیش ملا طبیب و پیش طبیب
ملا پیش ہیچ ہر دو و پیش ہر دو ہیچ ۱۲ آرایش مضامین شعر کیواسطی کچھہ تصوف کچھہ نجوم لگا رکہا
ہی ورنہ سیوای موزونی طبع کی یہان اور کیا رکہا ہی بہر حال علم نجوم کی قاعدہ کے موافق
جب زمانہ کی مزاج مین فساد کی صورتین پیدا ہوتی ہین تب سطح فلک پر یہہ شکلین دکہائی دیتی
ہین جس برج مین یہہ نظر آئی اوسکا درجہ و دقیقہ دیکہتی ہین پہر ذو ذنابہ کا ممر اور طریقہ دیکہتی ہین
ہزار طرح کی چالین ڈالتی ہین تب ایک حکم نکالتی ہین شاہجہان آباد مین بعد غروب آفتاب فوق غربی
شہر پر نظر آتا تہا اور چونکہ اون دنون مین آفتاب اول میزان مین تہا تو یہہ سمجہا جاتا تہا کہ یہہ صورت عقرب
مین ہے درجہ اور دقیقہ کی حقیقت نامعلوم رہی بہت دن شہر مین اس ستارہ کی دہوم رہی ہے اب دس
بارہ دن سی نظر نہین آتا وہان شاید اب نظر آیا ہی جو آپنی اسکا حال پوچہا ہی پس مین اتنا جانتا
ہون کہ یہہ صورتین قہر الہی کی ہین اور دلیلین ملک کی تباہی کے قران النحسین پہر کسوف پہر خسوف پہر
یہہ صورت پر کدورت عیاذاً باللہ پناہ بخدا ۱۲ یہان پہلی نومبر کو بدہ کیدن حسب الحکم حکام کوچہ و بازار
مین روشنی ہوئی اور سبکو کنپنی کا ٹہیکہ ٹوٹ جانا اور قلمرو ہند کا بادشاہی عمل ہونا سنا گیا نواب گورنر
جنرل لارڈ کیننگ بہادر کو ملکہ انگلستان نے فرزند ارجمند خطاب دیا اور اپنی طرف سی نائب اور ہندوستانکا

حاکم کیا مین تو قصیدہ اس تہنیت مین پہلی ہی لکھہ چکا ہون چنانچہ بشمول دستنبو نظر انور سی گذرا
ہوگا شعر ما ہنال دوستی کی بردہد ٭ جالیا رفتیم و تخمی کاشتیم ٭ الحمد للہ الحمد للہ ایضاً پیر و
مرشد آداب ۔ اتمۂ غلط نامۂ قاطع برہان کو پہنچی ہوی تین دن اور آپکی خیر و عافیت مولوی حافظ
عزیز الدین کی زبانی سنی ہوئی دو دن ہوی تھی کہ کل آپکا نوازشنامہ پہونچا قاطع برہان کے
پہنچنے سی اطلاع پائی معتقدان برہان قاطع برچھیان اور تلوارین پکڑ پکڑ کی اوٹھہ کھڑی ہوی
ہین ہنوز دو اعتراض مجھہ تک پہنچی ہین ایک تو یہہ کہ قاطع برہان غلط ہی یعنی یہہ ترکیب خلاف
قاعدہ ہی کلام قطع کیا جاتا ہی برہان قطع نہین ہوسکتی تو صاحب برہان قاطع صحیح اور قاطع برہان
غلط مگر برہان قاطع کی فاعل ہوسکتی ہی اور قطع کا فعل آپ نہین قبول کرلی قاطع برہان
مین جو برہان کا لفظ ہی یہ مخفف برہان قاطع ہی برہان قاطع کی رد کو قطع سمجھہ کر قاطع برہان
نام رکھا تو کیا گناہ ہوا دوسرا ایراد یہہ ہی کہ مصرع ع با انگلشیان ستیز بیجا ٭ انگلش کا نون
تلفظ مین نہین آتا مین پوچھتا ہون کہ خدا کیواسطی انگلش اور انگریز کا نون با علان کہان ہے
اور اگر یہی ہے تو ضرورت شعر کی واسطی لغات عربی مین سکون و حرکت کو بدل ڈالتی ہین اگر
انگلش کے نون کو غنہ کر دیا تو کیا گناہ ہوا ۔ وہ ورق چھاپہ کا جو آپ کی پاس بھیجا ہی اوسکو
غلط نامۂ شاملہ کی بعد لگا کر جلد بندھوا لیجیی گا ۔ حضرت کیون آپنی مراسلہ اور میری مکتوب کا
حال پوچھا مصرعہ ع اینہم کہ جوابی ننویسند جوابست ٭ سمجھلو اور چپ رہو مینی مانا کہ جسکو
تمنی لکھا ہی وہ لکھی گا کہ مینی مختار سی پوچھا اوسنی یون کہا پھر مینی یون کہا اب یہہ بات قرار
پائی ہی تو اسس تقریر کو حضرت ہی باور کرینگی فقیر کبھی نمانیگا ایک حکایت سنو امجد علی شاہ
کی سلطنت کی آغاز مین ایک صاحب میری نیم آشنا یعنی خدا جانے کہان کے رہنی
والے کسی زمانہ مین وارد اکبرآباد ہوی تھی کبھی کہین کے تحصیلدار بھی ہو گئے تھے

زبان آور اور چالاک اکبرآباد مین نوکری کی جستجو کی کہین کچہہ نہوا میری ہان وہ ایک بارآکی
تہی پہر وہ خدا جانی کہان گئی مین دلی آرہا کم و بیش ایک برس ہوئے ہونگی امجد علی شاہ کی عہد مین
اونکا خط ناگاہ مجھکو لبسبیل ڈاک آیا چونکہ اون دلون مین دماغ تندرست اور حافظہ برقرار تہا
مینی جانا کہ یہہ وہی بزرگ ہین خط مین مجھکو پہلی یہہ مصرع لکہا مصرع ٭ از نحبت شکر دارم
واز روزگار ہم ٭ آپسی جدا ہوکر بیس برس آوارہ پہرا جی پور مین نوکر ہو گیا وہان سی ۔
دو برس کے بعد کہان گیا اور کیا کیا اب لکھنؤ آیا ہون وزیر سی ملا ہون بہت عنایت
کرتی ہین بادشاہ کی ملازمت اونہین کے ذریعہ سی حاصل ہوئی ہے بادشاہ نی خانی اور
بہادری کا خطاب دیا ہی مصاحبون مین نام لکہا ہے مشاہرہ ابہی قرار نہین پایا وزیر کو مینی آپکا
بہت مشتاق کیا ہی اگر آپ کوئی قصیدہ حضور کے مدح مین اور عرضی یا خط جو مناسب جانین
وزیر کی نام لکہکر میری پاس بہیجدیجئیگا تو بیشک بادشاہ آپکو بلا لین گے اور وزیر کا خط فرمان طلب آپ
کو پہونچیگا مینی اوسی عرصی مین ایک قصیدہ لکہا تہا جسکی بیت اسم یہہ ہی **آغاز قصیدہ**
امجد علی شہ آنکہ بذوق دعای او ٭ صدرہ نماز صبح قضا کرد روزگار ٭ متردد تہا کس کے
معرفت بہیجون توکلت علی اللہ بہیجدیا رسید آگئی صرف پہر دو ہفتہ کی بعد ایک خط آیا کہ قصیدہ
وزیر تک پہونچا وزیر پڑہکر بہت خوش ہوا یہہ آئین شائستہ پیش کرنیکا وعدہ کیا ہین متوقع ہون
کہ میان بدر الدین مہرکن سی میری مہر خطابی کہدوا کر بہیجدیجی چاندیکا نگینہ مربع اور قلم جلی ،،
فقیر نے سرانجام کرکی بہیجدیا رسید آئی اور قصیدہ کی بادشاہ تک گذرنی کی نوید پس پہر دو مہینی
تک اودہر سی کوئی خط نہ آیا مینی جو خط بہیجا اولٹا پہر آیا ڈاک کا یہہ توقیع کہ مکتوب الیہ یہان
نہین ایک مدت کی بعد حال معلوم ہوا کہ اوس بزرگ کا وزیر تک پہونچنا اور حاضر رہنا سچ
بادشاہ کی ملازمت اور خطاب کا ملنا غلط بہادری کے مہر تمسی لغریب حاصل کرکی مرشدآباد

لوجلا گیا جلتی وقت وزیر نی دو سو روپیہ دیئی تہی ۱۲ ایک قاعدہ کلیہ دلی کا سمجہلو خالق کی قدرت
مقتضی اسکی ہی کہ جو اس شہر پناہ کی اندر پیدا ہو مرد یا عورت خفقانی مراقی اوسکی خلقت و فطرت مین
ہو آٹھہ دس برس کی بعد ساون کی اخیر مینہہ خوب برسا لیکن دریا جاری ہوی نہ طوفان آیا ہان شہر
کی باہر ایک دن بجلی گری دو ایک آدمی کچہہ جانور تلف ہوی مکان گری دس بیس آدمی دب کر
مری دو تین شخص کوٹہی پر سی گر کر مری مراقیون نی غل مچانا شروع کیا اپنی اپنی عزیزان سفر
رفتہ کو لکہا جابجا اخبار نویسون نی آدمی سنکر درج اخبار کیا تو اب دس بارہ دن سی مینہہ کا نام
نہین وہ ہو آگ سی زیادہ تر تیز ہی وہی خفقانی صاحب روتی پہرتی ہین کہ کہیتیان جلی
جاتی ہین اگر مینہہ نہ برسیگا تو پہر کال پڑیگا مکانات کی گرنی کا حال یہہ ہی کہ چار پانچ برس
ضبط رہی تغلب سی لوگ کڑی تختہ کیواڑ چوکہٹ بعض مکانات کی چہت کا مصالح سب
لیگئی اب وہ غربا کو وہ مکان ملی تو اون مین مرمت کا مقدور کہان فرمائی مکانات
کیونکر نگرین الیضاً پیر و مرشد ۱۲ بارہ بجی تہی مین ننگا اپنی پلنگ پر لیٹا ہوا حقہ پی رہا تہا
کہ آدمی نی آکر خط دیا مین نی کہولا پڑہا بہلی کو انگرکہہ یا کرتا گلی مین نہ تہا اگر ہوتا تو مین گریبان پہاڑ ڈالتا
حضرت کا کیا جاتا میرا نقصان ہوتا سرسی سینی اپکا قصیدہ بعد اصلاح پہونچا اوسکی
رسید آئی کئی کٹی ہوی شعر اولٹی آئی اون کی قباحت سمجھ گئی الفاظ قبیح کی جگہہ بی
عیب الفاظ لکہہ دئی گئی لو صاحب یہہ اشعار ہی قصیدہ مین لکہہ لو اس نگارش
کا جواب آج تک نہین شاہ اسرار الحق کی نام کا کاغذ اون کو دیا جواب مین جو کچہہ اونہو
نی زبانی فرمایا وہ آپ کو لکہا گیا حضرت کی طرف سی اس تحریر کا بہی جواب نہ ملا
شعر ہوں میں شکوہ سی یون راگ سی جیسی باجا اک ذرا چہیڑئی پہر دیکہئی کیا ہوتا
ہی ہ سوختنا ہون کہ دونون خط بیرنگ گئے تہے تلف ہوتا کیسے طرح

اسیطرح منصور نہین خیرات بہت دن کی بعد شکوہ کیا لکہا جاے باسی کڑہی مین وبال
کیون آئی مندگی بیچارگی ۱۲ پانچ لشکر کا حملہ پی بہ پی اس شہر پر ہوا پہلا باغیون کا لشکر اوسمین
اہل شہر کا اعتبار لٹا دوسرا لشکر خاکیون کا اوسمین جان و مال و ناموس و مکان و مکین و آسمان
و زمین و آثار ہستی سراسر لٹ گئی تیسرا لشکر کال کا اوسمین ہزارہا آدمی بہوکے مری چوتہا لشکر
ہیضہ کا اوسمین بہت سی پیٹ بہری مری پانچوان لشکر تپ کا اوسمین تاب و طاقت عموماً لٹ گئی
مری آدمی کم لیکن جسکو تپ آئی اوسنی پہر اعضا مین طاقت نپائی ابتک اس لشکر نی شہر سی کوچ
نہین کیا میری گہر مین دو آدمی تپ مین مبتلا ہین ایک بڑا لڑکا اور ایک میرا داروغہ خدا ان
دونون کو جلد صحت دی برسات یہان بہی اچہی ہوئی ہی لیکن نہ ایسی کہ جیسی کالپی اور بنارس
مین مینہ برسا خوش کہیتیان تیار ہین خریف کا بڑا بار ہی ربیع کیواسطی پوہ ماہ مین مینہ درکار ہی
کتاب کا پارسل پرسون ارسال کیا جائیگا ۱۲ اہا ہا جناب حافظ محمد بخش صاحب میری بندگی
مغل علیخان غدر سی کچہہ دن پہلی مستسقی ہو کر مر گئی ہی کیونکر لکہون حکیم رضی الدین خان
کو قتل عام مین ایک خاکی نی گولی ماردی اور احمد حسین خان اونکی چہوٹی بہائی اوسی دن مارے
گئے طالع یار خان کے دونون بیٹے ٹونک سی رخصت آئی تہی غدر کی سبب جا نسکی یہین رہے بعد
فتح دہلی دونون بے گناہ ہونکو پہانسی ملی طالع یار خان ٹونک مین زندہ ہین پر یقین ہی کہ مردہ سے
بدتر ہونگی میر چہوٹم نی بہی پہانسی پائی حال صاحبزادہ میان نظام الدین کا یہہ ہی کہ جہان سب اکابر
شہر کے بہاگ گئے تہے وہان وہ بہی بہاگ گئی تہی بڑودہ مین رہے اورنگ آباد بہی حیدرآباد مین رہے سال گذشتہ
یعنے جاڑونمین یہان آئی سرکار سی اونکی صفائی ہوگئی لیکن صرف جانبخشی روشن الدولہ کا مدرسہ جو
عقب کوتوالی چبوترہ ہی وہ اور خواجہ قاسم کی حویلی جسمین مغل علی خان مرحوم رہتی تہی وہ اور
خواجہ صاحب کے حویلی یہہ املاک خاص حضرت کا لصاحب کی اور کالصاحب کی بعد میان نظام الدین کے وارث ہوی

اور نیلام ہوکر روپیہ سرکار مین داخل ہوگیا ہان قاسم جان کی حویلی جسکی کاغذ میان
نظام الدین کی والدہ کی نام کی ہین وہ اونکو یعنی میان نظام الدین کے والدہ کو ملگئی ہے
فی الحال میان نظام الدین پاک پٹن گئی ہین شاید بہاولپور بہی جائینگی ۱۲ **ایضاً** خدائی
نعمت شرف افزا نامہ پہونچا شاہ اسرار الحق کی نام کا مکتوب اون کے خدمت مین بہیجدیا گیا جناب
شاہ صاحب سالک مجذوب یا مجذوب سالک ہین اگر جواب بہیجا دینگی تو جناب مین ارسال
کیا جای گا قصیدہ کو بارہا دیکہا اور غور کی جسطور پر ہی ویسہی گنجایش اصلاح کی نہائی یعنی
لفظ کی جگہہ لفظ مرادف بالمعنی لانا صرف اپنی دستگاہ کا اظہار ہی ورنہ کوئی لفظ بی محل اور
بی موقع نہین کوئی ترکیب فارسی ٹکسال باہر نہین مگر ہان طرز گفتار کا بدلنا اوسکی واسطی
چاہیی دوسرا قصیدہ اس زمین مین ایک اور لکہنا اور وہ تکلف بار دہی بلکہ شاید حضرت کو
یہہ منظور ہی نہو پس شرم کم خدمتی سی دلریش اور فرط خجلت سے دربیش ہوکر قصیدہ یکو اس لفافہ
مین بہیجتا ہون خدا کری مورد عتاب نہون غلہ کی گرانی آفت آسمانی امراض دموی بلای
جانی انواع واقسام کی اورام وثبور شایع چارہ ناسودمند اوریہی ضلع مین نہین جانتا
کہ ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء علیسوی کو یہہ دن چڑہی وہ فوج باغی میرٹہہ سی دلی آئی تہی یا خود قہر الٰہی کا
پی پر پی نزول ہوا تہا بقدر خصوصیت سابق دلی ممتاز ہی ورنہ سرتا سر قلمرو ہند مین فتنہ وبلا
کا دروازہ باز ہی انا للہ وانا الیہ راجعون جناب میر امجد علی صاحب کو بندگی جناب منشی
نادر حسین خانصاحب کو سلام **ایضاً** پیرومرشد مین آپکا بندہ فرمان پزیر اور آپکا حکم
بطیب خاطر بجا لانیوالا ہون مگر سمجہہ تو لون کہ کیا لکہون اور جو کچہہ لکہون وہ مکتوب کہان بہیجون
انکی پاس بہیجدون یا اونہین منشی صاحب کے پاس بہیجدون اور وسیم الدین مظہیر الدین کو منشی سر سخن
خواجہ کیا کی لکہون دو حاکم کی رای کی شمول کا قید ہی وہ اوس زمانہ مین دریای شور کو بہیجا تا ہے جس زمانہ مین

مین سیکڑون جزیرہ نشین رہائی پاکر اپنی اپنی گھر آگئی باانہمہ منشی کو کیا اختیار ہی کہ وہ چھوڑ
دی یہہ آپکی تحریر سی معلوم نہین ہوتا کہ اب سعی منحصر اسمین ہی کہ قیدی دریای شور کو نجادی اور
یہین محبوس رہے یا یہہ منظور ہی کہ جزیرہ کو بھی نجادی اور یہان کی قیدی بھی رہائی پائی خواہش
کیا ہی اور کارپردازی کس طرح کی اعانت چاہون پہلی تو یہ سوچتا ہون کہ کیا لکھون پہر جو کچھہ
لکھون اوسکو کہان بہیجون طریق تو یہہ ہی کہ میان امیرالدین وہ نگارش لیکر منشی صاحب کے
پاس جائین اور بذریعہ اوس خط کی روشناس ہون مین کیا جانون کہ امیرالدین کا مسکن
کہان ہی منشی صاحب کو خط بہیجدون اون کی نزدیک احمق بنون کہ کس امر موہوم مجہول
مین مجہکو لکہا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ اس خط کو پڑہکر تفحص کرین کہ امیرالدین کون ہی اور
کہان ہی اور کیا جانتا ہی بہرحال اس خط کی ساتھہ ایک اور لفافہ آپکی نام کا روانہ کرتا ہون
اوس مین صرف ایک خط موسومہ منشی صاحب ہے کہلا ہوا اوسکو پڑہکر میان امیرالدین کی پاس
بہیجدیجیگا مگر گوند لگاکر اور اگر یہہ منظور ہو تو میری طرف سی منشی صاحب کی نام کی خط کا مسودہ
لکہہ کر میری پاس بہیجے اور لکھہ بہیجے کہ اوس مسودہ کو صاف کرکی کہان بہیجون **ایضاً** +

پیرو مرشد شب رفتہ کو مینہہ خوب برسا ہوا مین فرط برودت سے گزند پیدا ہو گیا اب صبح کا وقت
ہے ہوا ٹھنڈی بیگزند چل رہی ہے ابر تنک محیط ہی آفتاب نکلا ہی پر نظر نہین آتا ہے
مین عالم تصور مین آپ کو مسند عز و جاہ پر جانشین اور منشی نادر حسین خانصاحب کو آپکا جلیس مشاہدہ
کرکی آپ کی جناب مین کورنش بجالاتا ہون اور منشی صاحب کو سلام کرتا ہون کافر نعمت ہو جاؤن
اگر یہہ مدارج بجانہ لاؤن حضرت نی اور منشی صاحب نے میرے خاطر سی کیا زحمت اوٹھائے
سے بہائی صاحب بہت خوشنود ہوی منت پذیری مین میرے شریک غالب ہین
فی الحال بتوسط میری سلام نیاز عرض کرتی ہین اغلب ہی کہ نامہ جداگانہ بہی ارسال

کرین حضرت آپ غالب کے مزار میں دیکھتے ہیں سب کچھ کہہ چکا تا ہی اور اوس اصل کا جبر یہہ
مراتب شعر ہوں ذکر نہیں کرتا فقیر کو تو یہہ طرز پسند نہ آئی مطلب اصلی کو مقدر چھوڑ جانا کیا شیوہ
ہے یوں لکھنا تھا کہ آپکا عنایت نامہ اور اوسکی ساتھ نسب نامہ خاندان مجد و علا کا پارسل پہونچا
میں ممنون ہوا نواب ضیاء الدین خان بہادر بہت ممنون و شاکر ہوی جناب عالی میں تو غالب
ہرزہ سرا کا معتقد نہ تھا اپنی اوسکو مصاحب بنا رکھا ہی اپنی اسکا دماغ چل گیا ہی ۱۲
قبلہ و کعبہ جناب مولانا قلق میں حضرت شفیق لی جو غالب کی سفاعت کی تہی وہ مقبول نہوئی
اب جناب ہی کو اپنا ہم زبان و ہمد گار بنا کر یہ کہتے ہیں آپ کی بات اسباب میں کہے نہ لوگا
جبتک سید صاحب کا خوشنودی نامہ نہ بہجواہی گا اس سارٹیفکیٹ کی حصول میں رشوت دینی
کو بہی میں موجود ہوں والسلام **ایضًا** پیر و مرشد کو رنش مزاج اقدس الحمد للہ تو اچہا ہی
حضرت دعا کرتا ہوں پرسوں آپکا خط معہ سارٹیفکیٹ کی پہونچا آپ کو مبدء فیاض سے
اشرف الوکلا خطاب ملا مخجستا نہ محبتانہ ایک لطیفہ انبساط انگیز سینی ڈاک کا ہرکارہ جو بلی مارون
کے محلہ کی خطوط پہونچاتا ہی ان دنوں میں ایک بنیا ٹرہا لکہا حرف شناس کوئی فلان ناتہہ
یا دہمک داس ہیں بالاخانہ پر رہتا ہوں حویلی میں آکر اوسنی داروغہ کو خط دیا اور اوسنی خط دیکر
مجھے کہا کہ ڈاک کا ہرکارہ بندگی عرض کرتا ہی و کہتا ہی کہ مبارک ہو آپکو جب کہ دلی کی بادشاہ نی
نوابی کا خطاب دیا تھا اب کا اپی سے خطاب کپتانی کا ملا حیران کہ یہہ کیا کہتا ہے سرنامہ کو غور سے دیکہا
کہیں قبل از اسم مخدوم نیاز کیشان لکہا تہا اوس فرم ساق لی اور الفاظ سے قطع نظر کی کیشان
کو کپتان ٹرہا بہائی ضیاء الدین خان صاحب شملی گئی ہوی ہیں شاید آخر ماہ حال یعنے
جولائی یا اول ماہ آئندہ یعنی اگست یہان آجائیں آپ کو تو یہہ تخفیف تصدیع دینا
ہوں آپ نواب صاحب سی کیوں مانگیں اور زحمت کیوں اوٹھائیں

اوٹھائین جسقدر کہ علم اونکو اس خاندان محبت نشان کی حال پر حاصل ہوگیا ہی کافی ہی مولانا
قلق کی نام سی عرضی اونکو ہو بحنا پہونچادیجیگا اور جناب ناصر حسین خان صاحب کو میرا سلام فرمادیجی
گا ۱۲ **مرزا یوسف علی خان عزیز کی نام** بہائی تم کیا فرماتی ہو جان بوجہہ کر
انجان بنی جاتی ہو واقعی غدر مین میرا گہر نہین لٹا مگر میرا کلام میری پاس کب تہا کہ نہ
لٹتا ہان بہائی ضیاء الدین خان صاحب اور ناظر حسین مرزا صاحب ہندی اور فارسی نظم
اور نثر کی مسودات مجہسی لیکر اپنی پاس جمع کرلیا کرتی تہی سو اون دونون گہرون پر جہاڑو پہر
گئے نہ کتاب رہی نہ اسباب رہا پہر اب مین اپنا کلام کہان سے لاؤن ہان تمکو اطلاع دیتا ہون
کہ مئی کی گیارہوین ۱۸۵۷ عیسوی سے جولائی کے اکتیسوین ۱۸۵۸ تک پندرہ مہینی کا اپنا حال مینی
نثر مین لکہا ہی اور وہ نثر فارسی زبان قدیم مین ہے کہ جسمین کوئی لفظ عربی نہ آئی اور ایک قصیدہ
فارسی متعارف عربی اور فارسی ملی ہوئی زبان مین حضرت فلک رفعت جناب ملکہ معظمہ انگلستان
کے ستایش مین اوسہی نثر کی ساتھ شامل ہے یہہ کتاب مطبع مفید خلائق آگرہ مین منشی
نبی بخش صاحب حقیر اور مرزا حاتم علی بیگ مہر اور منشی ہرگوپال تفتہ کی اہتمام مین چہاپی
گئی ہے فی الحال مجموعہ میری نظم و نثر کا اوسکے سوا اور کہین نہین اگر جناب منشی امیر علی
خان صاحب میری کلام کی مشتاق ہین تو یہہ نسخہ موسوم بہ دستنبو مطبع مفید خلائق مین سی
منگالین اور ملاحظہ فرمائین فقط **ایضاً** میان کلن زین العابدین فوق کا خط مع اشعار
کے ٹکٹ دار لفافہ کے اندر رکہکر بسبیل ڈاک بہجوادیا ہی آج صبح کو تمہارا خط آیا دوپہر
کو مینے جواب لکہا تیسری پہر کو روانہ کیا موتیون کا پنکہا البتہ بہت مناسب ہی خیر
موتیون کا لوالہ ہی سہی حافظ کی شعر کی حقیقت جب سمجہوگی کہ قواعد مقررہ اہل سخن
دریافت کرلوگے قاعدہ یہہ ہے کہ اگر مطلع مین یا اور اشعار مین قصیدہ کے احتیاط آ پڑی واو اسکی

اطلاع ایک شعر مین کردین تو وہ عیب جاتا رہتا ہی جیسا کہ اوستاد کا قطعہ ہی اوسمین پو و غرا
و کالیو قافیہ ہی اور شعر اخیر قطعہ کا یہہ ہی شعر غلط کردم درین معنی کہ گفتم ٭ زنخدان نگار
خویش را سیو ٭ حال آنکہ صحیح سیب ہی ٭ بای موحدہ شاعرنی اطلاع دیکر یہی غلط کیا
جو سیو لکھا اسیطرح حافظ فرماتا ہی ع ٭ بہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ حاصل اسکا
یہہ کہ دیکھہ کتنا تفاوت ہی ایک جگہہ حرف روی ساکن اور ایک جگہہ متحرک مگر یہان اہی معترض
کو گنجایش ہی کہ وہ یہہ کہی کہ ہان تفاوت کو ہم ہی جان لیتے ہین سوال یہہ ہے کہ یہہ تفاوت
تمنی کیون رکہا اسکا جواب پہلا مصرع ہی صلاح کار کجا و من خراب کجا ٭ یعنے حافظ
فرماتا ہی کہ مین عاشق زار و دیوانہ ہون صلاح کارسی مجھکو کیا کام ہے پورب کی ملک
مین جہان تک چلی جاؤگی تذکیر و تانیث کا جھگڑا بہت پاؤگی سانس میرے نزدیک
مذکر ہی لیکن اگر کوئی موئنث بولیگا تو مین اوسکو منع نہین کرسکتا خود سانس کو موئنث نلکھونگا
سیف کو عدو کش کہو اور کمند کو عدو بند سیف عدو بند نہین ہوسکتی تم کو کہتا ہون کہ تم تلوار کو
عدو بند نلکھو اور اگر کہی تو اوس سے ڈرو زلف کو شبرنگ اور شبگون کہتی ہین شبگیر زلف کی صفت
ہرگز نہین ہوسکتی شبگیر اوس سفر کو کہتی ہین کہ پہر چہہ گھڑی رات رہی چل دین نالہ شبگیر
آہ و زاری آخر شب کو کہتی ہین زلف شبگیر نہ مسموع نہ معقول سخن کا قافیہ بن بہے درست ہی
اور تن ہی جایز ہی یعنی سخن کا دوسرا حرف مفہوم بہی ہی اور مفتوح بہی ہے اور اسمین
متقدمین اور متاخرین اور اہل ایران اور اہل ہند کو اتفاق ہی قبہ خشخاش پوست کی
ڈلوری کو کہتی ہین اس مین کچہہ تامل نچاہی تم ابہی تکمیل کے فکر مین رہا کرو زنہار کسی پر اعتراض
نہ کیا کرو والدعا میر مہدی کی نام برخوردار تمہارا خط آیا حال معلوم ہوا مین اسی
خیال مین تہا کہ اور کا کچہہ حال معلوم کرلون اور کپتان الکزانڈر کا خط آئی اور میں اوسکا

اوسکو میر سرافراز حسین کے مقدمہ مین لکھہ لون تو اوسوقت تمہاری خط کا جواب لکھون
چونکہ آج تک اونکا خط نہ آیا مین سوچا کہ اگر اسی انتظار مین رہونگا اور خط کا جواب نہ بہیجونگا
تو میرا پیارا میر مہدی خفا ہوگا ناچار جو کچھہ الور کا حال سنا ہی وہ اور کچھہ اپنا حال لکھتا
ہون ہر چند مینی دریافت کرنا چاہا مگر حکیم میر محمود علی کا وہان پہونچنا اور یہہ کہ وہان پہونچنے
کی بعد کیا طور قرار پایا کچھہ معلوم نہین ہوا صرف خبر واحد ہی کہ اونکو راو راجہ نے صاحب
اجنٹ سی اجازت لیکر بلا لیا ہی کہتی ہین کہ صاحب اجنٹ الور نی راجہ کی بالغ اور عاقل
ہونی کے رپوٹ صدر کو بہیجی ہی کیا عجب ہے کہ انکا راج انکو ملجائی کہتی ہین کہ راو راجہ نی
اہل خطہ کی فراقکی شکایت حاکم سی کی تہی جواب پایا کہ وہ لوگ مفسد اور بد معاش ہین
اور تمہاری برادری کی لوگ اون سی ناخوش ہین اون کی آنی مین فساد کا احتمال
ہی وہ نہ آنی پائینگی مولانا غالب علیہ الرحمۃ ان دنون مین بہت خوش ہین پچاس ساٹہہ
جزو کی کتاب امیر حمزہ کی داستان کی اور اسیقدر حجم کی ایک جلد بوستان خیال
کی آگئی ہی سترہ بوتلین بادۂ ناب کی توشک خانہ مین موجود ہین دن بہر کتاب دیکہا
کرتی ہین رات بہر شراب پیا کرتی ہین بیت کسی کا ین مراد شن میسر بود٭ اگر جم نباشد
سکندر بود٭ میر سرافراز حسین کو اور میرن صاحب کو اور میر نصیر الدین صاحب کو دعائین
اور دیدار کی آرزو ہین اہاہاہا میرا پیارا میر مہدی آیا آؤ بہائی مزاج تو اچہا ہی بیٹہو
یہہ رامپور ہی دار السرور ہے جو لطف یہان ہی وہ اور کہان ہی پانی سبحان اللہ شہر سی تین
سو قدم پر ایک دریا ہی اور کوسی اوسکا نام ہی بی شبہہ چشمۂ آبحیات کی کوئی سوت اوسمین
ملی ہی خیر اگر یون ہی ہی تو بہائی آبحیات عمر بڑہاتا ہی لیکن اتنا شیرین کہان ہوگا تمہارا
خط پہونچا تردد عبث میرا مکان ڈاک گہر کی قریب اور ڈاک منشی میرا دوست ہی نہ عرف

لکھنی کی حاجت تہی کی حاجت بلی و سواس خط بہیجدیا گیا اور جواب لیا گیا یہان کا حال
سب طرح خوب ہاور صحبت مرغوب ہی اسوقت تک مہمان ہون دیکھون کیا ہوتا ہے
تعظیم و توقیر مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین ہی لڑکی دولون میری ساتہہ آئی ہین اسوقت
اسسی زیادہ نہین لکھہ سکتا **ایضاً** ای جناب میرن صاحب السلام علیکم حضرت آداب
کہو صاحب آج اجازت ہی میر مہدی کی خط کا جواب لکھنی کی حضور مین کیا منع کیا کرتا ہون
مین نی تو یہہ عرض کیا تہا کہ اب وہ تندرست ہوگئی ہین بخار جاتا رہا ہی صرف پیچش باقی ہی وہ بہی
رفع ہوجائیگی مین اپنی ہر خط مین آپ کی طرف سی دعا لکھہ دیتا ہون آپ پہر کیون تکلیف کرتی
ہین میرن صاحب اوسکی خط کو آئی ہوی بہت دن ہوی ہین وہ خفا ہوا ہوگا جواب لکھنا ضرور
ہے حضرت وہ آپکی فرزند ہین آپ سی خفا کیا ہون گی بہائی آخر کوئی وجہ تو بتاؤ کہ تم مجہے
خط لکھنی سی کیون باز رکہتی ہو سبحان اللہ سبحان اللہ ای لو حضرت آپ تو خط نہین لکہتی اور
مجہے فرماتی ہین کہ تو باز رکہتا ہی اچہا تم باز نہین رکہتی مگر یہہ تو کہو کہ تم کیون نہین چاہتی
کہ مین میر مہدی کو خط لکھون کیا عرض کرون سچ تو یہہ ہے کہ جب آپکا خط جاتا اور وہ پڑہا
جاتا تو مین سنتا اور خط اوٹہاتا اب جو مین وہان نہین ہون تو نہین چاہتا کہ تمہارا خط
جاوی ہین اب پنجشنبہ کو روانہ ہوتا ہون میری روانگی کی تین دن کی بعد آپ
خط شوق سی لکھیئی گا میان بیٹھو ہوش کی خبر لو تمہاری جانے نجلسے سی مجہے کیا
علاقہ مین بوڑہا آدمی بہولا آدمی تمہاری باتون مین آگیا اور آج تک اوسکو خط
نہین لکہا لاحول ولا قوت سنو میر مہدی صاحب میرا کچہہ گناہ نہین یہہ
اپنے خط کا جواب لکھو تب تو رفع ہوگئے پیچش کے رفع ہونے کی خبر
شتاب لکھو پرہیز کا بہی خیال رکہا کرو یہہ بری بات ہی کہ وہان

کہ وہان کچہہ کہانیکو ملتا ہی نہین تمہارا پہر اگر ہوگا بہی تو عصمت بی بی از بی چادری ہوگا
حالات یہان کے مفصل میر نصاحب کے زبانی معلوم ہونگی دیکہو بیٹہی ہین کیا جانون حکیم
میر اشرف علی اون مین کچہہ کونسل ہو تو رہی رہے پنجشنبہ روانگے کا دن ٹہرا تو ہی اگر چل
نکلین اور پہونچ جائین تو اونسے یہہ پوچہو کہ جناب ملکۂ انگلستان کے سال گرہ کی روشنی
کے محفل مین تمہاری کیا گت ہوی تہی اور یہہ بہی معلوم کریجیو کہ یہہ جو فارسی مثل مشہور
ہے کہ دفتر را گاؤ خورد اسکی معنی کیا ہین پوچہو اور نہ چہوڑیو جب تک نہ بتائین اوسوقت
پہلے تو آندہی چلی پہر مینہہ آیا اب مینہہ برس رہا ہی مین خط لکہہ چکا ہون سرنامہ لکہکر
رکہہ چہوڑون گا جب ترشح موقوف ہو جائیگا تو کلیان ڈاک کو لیجائیگا میر سرافراز حسین
کو دعا پہونچی الله الله تم بانی پت کے سلطان العلما اور مجتہد العصر بن گئی کہو وہان کی
لوگ تمہین قبلہ و کعبہ کہنی لگی یا نہین میر نصیر الدین کو دعا کہنا مرزا علاوالدین خانکی
نام سنو عالم دو ہین ایک عالم ارواح اور ایک عالم آب و گل حاکم اندونون عالمونکا وہ ایک
ہے جو خود فرماتا ہی لمن الملک الیوم اور پہر آپ جواب دیتا ہی لله الواحد القہار ہرچند
قاعدہ عام یہہ ہی کہ عالم آب و گل کی مجرم عالم ارواح مین سزا پاتی ہین لیکن یون بہی
ہوا ہی کہ عالم ارواح کی گنہگار کو دنیا مین بہیجکر سزا دیتی ہین چنانچہ ۸ رجب ۱۲۱۲ھ
کو مجکو روبکاری کی واسطی یہان بہیجا ۱۳ برس حوالات مین رہا ۷ رجب ۱۲۲۵ھ
کو میرے واسطی حکم دوام حبس صادر ہوا ایک بیڑی میری پانون مین ڈالدی
اور دلی شہر کو زندان مقرر کیا اور مجہے اوس زندان مین ڈالدیا
نظم و نثر کو مشقت ٹہرایا برسون کے بعد مین جیل خانہ مین سے بہاگا
تین برس بلاد شرقیہ مین پہرتا رہا پایان کار مجہی کلکتہ سی پکڑ لائی اور پہر اوسی

محبس مین بٹھادیا جب دیکھا کہ یہہ قیدی گریزپا ہی دو ہتھکڑیان اور بڑھادین پانو بیڑی سے
فگار ہاتھہ ہتھکڑیون سی زخم دار مشقت مقرری اور مشکل ہوگئی طاقت ایک قلم زایل ہوگئی
بی حیا ہون سال گذشتہ بیڑی کو زاویہ زندان مین چھوڑ مع دونون ہتھکڑیون کی بھاگا میرٹھہ مرادآباد
ہوتا ہوا رامپور پہونچا کچھہ دن کم دو مہینی وہان رہا تہا کہ پھر پکڑا آیا اب عہد کیا کہ پھر نہ بھاگونگا
بھاگون کیا بھاگنی کی طاقت بھی تو نہی حکم رہائی دیکھیے کب صادر ہو ایک ضعیف
سا احتمال ہے کہ اسی ماہ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ مین چھوٹ جاؤن بہر تقدیر بعد رہائی کے تو آدمی
سوای اپنی گھر کی اور کہین نہین جاتا مین بھی بعد نجات سیدھا عالم ارواح کو چلا جاونگا
شعر فرخ آن روز کہ از خانہ زندان بروم ÷ سوی شہر خود ازین وادی ویران بروم ÷

میر مہدی کی نام ÷ میان سید زادہ آزادہ دلی کی عاشق دلدادہ ڈھی ہوی ÷
اردو بازار کے رہنی والی حسد سی لکھنو کو برا کہنی والی نہ دل مین مہر و آزرم نہ آنکھہ مین حیا
و شرم نظام الدین ممنون کہان ذوق کہان مومن خان کہان ایک آزردہ سو خاموش
دوسرا غالب وہ بیخود و مدہوش نہ سخنوری رہی نہ سخندانی کس برتی پر تتا پانی ہای دلی وای
دلی بھاڑ مین جای دلی سنو صاحب پانی پت کی رئیسون مین ایک شخص ہین ÷
احمد حسین خان ولد سردار خان ولد دلاور خان اور نانا اوس احمد حسین خان کے
غلام حسین خان ولد مصاحب خان اس شخص کا حال از روی تحقیق مشرح اور مفصل لکھو قوم کیا
ہے معاش کیا ہے طریق کیا ہی احمد حسین کے عمر کیا ہی لیاقت ذاتی کا کیا رنگ ہی
طبیعت کا کیا ڈھنگ ہی بھائی لکھہ اور جلد لکھہ **میر مہدی کی بھائی میر سرفراز حسین
کے نام** نور چشم راحت جان میر سرفراز حسین جیتی رہو اور خوش رہو
تمہاری دستخطی خط نی میری ساتھہ وہ کیا جو بوی پیرہن نی یعقوب کے ساتھہ کیا تھا

کہتا میان یہہ ہم تم بوڑہی ہین یا جوان ہین توانا ہین یا ناتوان ہین بڑی بیش قیمت ہین یعنی
بہر حال غنیمت ہین کوئی جلا بہنا خوب کہتا ہی **شعر** یادگار زمانہ ہین ہم لوگ ؛ یاد رکہنا
فسانہ ہین ہم لوگ ؛ وہی بالاخانہ ہی اور وہی مین ہون سیڑہیون پر نظر ہی کہ وہ میر مہدی
آئی وہ میر سرفراز حسین آئی وہ یوسف مرزا آئی وہ میرن آئی وہ یوسف علیخان آئی مری
ہوؤنکا نام نہین لیتا بچہڑی ہوؤنمین سے کچہہ گئی ہین اللہ اللہ ہزارونکا مین ماتم دار رہوا
مین مرونگا تو مجکو کون رویگا سنو غالب رونا پیٹنا کیا کچہہ اختلاط کی باتین کرو کہو میر سرفراز حسین
نی کہ یہہ خط میر مہدی کو پڑہوا اور میر نصیر صاحب کو بلاؤ کل شام کو یا پرسون شام کو میر اشرف علی
صاحب میرے پاس آئی تہی کہتی تہی کہ کل یا پرسون پانی پت کو جاؤنگا مینی اونکے زبانی
کچہہ پیام میر نصیر صاحب کو بہیجا ہی اگر بہول نجائینگی پہونچائین گی خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ صاحب
این نہین ہی نہو غلام اشرف نہین ہی نہو اگر منظور کیجیے تو مین صوفی ہون ہمہ اوست کا
دم بہرتا ہون بموجب اس مصرع کی ع دل بدست آور کہ حج اکبر ست ؛ تم نی کب انکار کرتا ہون
اگر مرزا گوہر کی جگہہ پاتو تو خوش اگر غلام اشرف جانو تو راضی رات کو اپنی گہر مین باتین بنائی
دن کو مجہسے جی بہلاؤ قصہ مختصر آؤ اور جلد آؤ سید انور کا جو حال لکہتی ہو وہ سچ ہی راجپوت ایسا ہی
کچہہ کرتی ہین مگر دہا راجہ مسلمانونکا دم بہرتی ہین دن جاتی ہین کہ یہہ لوگ پہر وہان آئی ہین کیا
مجمع برہم ہوا ہی مجہکو کیا غم ہوا ہی تم اس جگہ کیسی جہا ہو تمکو اندیشہ کیا ہی میر قربان علی صاحب
جلیا لکہین جلسیا کرو میر مہدی صاحب سارا خط پڑہکر کہین گے مجہکو دعا بہی نہ لکہی بہائی میری
دعا پہونچے میر نصیر الدین ایک دن میری ہان آئی تہی اب مین نہین جانتا یہان ہین یا وہان ہین اگر
وہان ہون تو دعا کہنا میر نصیر صاحب کے نام تو اتنا کچہہ پیام ہی دعا سلام کی حاجت کیا دیکہو بسم
اپنا نام نہین لکہتی بہلا دیکہین تو سہی تم جان لی ہو کہ یہہ خط کس کا ہی میر مہدی کی نام ؛

سید صاحب کی بناء عبارت لکھنی کا ڈھنگ ہاتھ آیا ہی کہ تمنی ساری جہان کو پر
اوٹھایا ہے ایک غریب سید مظلوم کی چہرہ نورانی پر چہاسا لگا ہے تمکو سرمایہ آرائش
گفتار بہم پہونچا ہے میرے اون کو دعا پہونچاؤ اور اونکی خیر و عافیت جلد لکھو یہان کا حال یہ ہے
نقشا ہی کچھہ اور ہی سمجھہ مین کسیکی نہین آتا کہ کیا طور ہی اوایل ماہ انگریزی مین روکی لوگ
کے شدت ہوتی تہی آٹہوین دسوین سی وہ شدت کم ہو جاتی تہی اِس مہینی مین برابر وہی
صورت رہی ہی آج ۲۷ مارچ کی ہی پانچ چار دن مہینی مین باقی ہین آنچ ویسی ہی تیز ہی خدا
اپنی بندون پر رحم کری مجھہ پر میری اللہ نے ایک ور عنایت کی ہی اور اِس غمزدگی مین ایک گونہ
خوشی اور کیسی بڑی خوشی دی ہی تمکو یاد ہوگا کہ ایک دستنبو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی
نذر بہیجی تہی آج پانچوان دن ہی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خط مقام الہ آباد سی بسبیل
ڈاک آیا وہی کاغذ افشانی وہی القاب قدیم کتاب کی تعریف عبارت کی تحسین مہربانی کی کلمات کبہی
تمکو خدا یہان لائیگا تو اوسکی زیارت کرنا یہہ کے ملنی کا حکم آج کل مین آیا چاہتا ہی اور یہہ
توقع بڑی ہی کہ گورنر جنرل بہادر کی وہان سی بہی کتاب کی تحسین اور عنایت کی مضامین
کی تحریر آجائیگی میر صاحب کو سلام پہلی لکھہ چکا ہون میر سرفراز حسین اور میر نصیر الدین
کو دعا کہہ دینا اور یہہ خط دکہا دینا **ایضاً** بہائی ایک خط تمہارا پہلی پہونچا اور ایک خط
کل آیا پہلی خط مین کوئی امر جواب طلب تہا اگرچہ کل کی خط مین بہی صرف کتابون کی رسید تہی
لیکن چونکہ دو امر لکھنی کی لائق تہی اسواسطی یک لفافہ تمہاری پسند کا تمہاری نذر کرنا پڑا پہلا امر یہہ
آج میر نصیر الدین دوپہر کو میری پاس آئے تہی اونکو دیکہکر دل خوش ہوا تمنی جو خط مین لکھا تہا کہ میر
سرفراز حسین لوہارو گئے اور میر نصیر الدین کہتی تہی کہ مین اور وہ ایک دن باپت ساتھ چلے وہ اودھر گئے اور مین
ادہر آیا ظاہرا پارسل کی پہونچنی سی پہلی وہ روانہ ہوئے ہین اونکی کتاب رہ گئی اب اودن تک کیونکر پہونچی گی

پہنچی گی خدا خیر ہی میاں لڑکی سنو میر نصیر الدین اولاد مین ہے ہین شاہ محمد عظیم صاحب کے
وہ خلیفہ ہتی مولوی فخر الدین صاحب کے اور مین مرید ہون اس خاندان کا اسواسطے میر
نصیر الدین کو پہلی بندگی لکھتا ہون اور پہر تمہاری علاقہ سی اون کو دعا لکھتا ہون صوفی
صافی ہون اور حضرات صوفیہ حفظ مراتب بلحوظ رکہتی ہین ع گر حفظ مراتب نکنی زندیقی
یہہ جواب ہے تمہاری اوس سوال کا کہ جو پہلی خط مین تمنی لکھا تہا اگلی خط مین تمنی میرن
صاحب کے خیر و عافیت کیون لکہی یہہ بات اچہی نہین مین تو ڈر گیا کہ اگر تمہاری خط مین اونکو دعا
سلام لکہونگا تو اون سی تم کا ہیکو کہوگی پیرزادہ صاحب یعنی میر نصیر الدین نی ونکی
بندگی مجہسی کہی ہی واسطی خدا کی میری دعا اون کو کہدینا **ایضاً** برخوردار نورچشم
میر مہدی کو بعد دعای حیات وصحت کی معلوم ہو بہائی تمنی بخار کو کیون آنی دیا تب کو
کیون چڑہنی دیا کہیا بخار میرن صاحب کے صورت مین آیا تہا جو تم مانع نہ آئی کیا تپ ابن ہن
گرائی ہی جو اوسکو روکتی ہوئی شرائی حکیم اشرف علی اہی گئی ہین کہتی ہتی کہ مین نی نسخہ
لکہکر آج ڈاک مین بہیجدیا ہی چونکہ یہہ خط بہی آج روانہ ہوتا ہی کیا عجب ہے کہ دونو
خط ایک دن بلکہ ایک وقت پہونچین دل تمہاری واسطی بہت کڑہتا ہی حق تعالی تمکو
جلد شفا دی اور تمہاری تندرستی کی خبر مجکو سنائی سنو میان سرفراز حسین ہزار برس جیو
تمنے مجکو ایک خط لکہا مہ ہی اسطرحکا کہ جیسا جلال اسیر کہتا ہی ع بہ غیر در شکر الست در دہما
دارد پڑہتا ہون اوس خط کو اور ڈہونڈہتا ہون کہ میری واسطی کونسی بات ہی مجکو کیا پیام
ہے کچہہ نہین شاید دوسرے صفحہ مین کچہہ ہو ادہر خاتمہ بالخیر ہی یار سرنامہ کیسا نام کا آغاز تحریر مین القاب
میرا پہر سارے خط مین میرن صاحب کا جہگڑا یہہ کیا ہے سرہین ایسی خط کا جواب کیون لکہون میرے
بلا لکہی اب جو تم خط لکہوگی اور اوسمین اپنی بہائیکی خیر و عافیت رقم کروگے

اور میرن صاحب کا نام اور اونکی لئی سلام تک بہی اوس مین نہوگا تو مین اوسکا جواب
انکہون سی لکہون گا ۱۲ اور ہان میان پہر تمنی میر اشرف علی کو کیا لکہا کہ ہمنی سنا ہی کہ چچانی اوسکا
مرثیا سنا ہوگا اوس غریب کا قول یہہ ہے کہ میری دونون بہنین اور پانچ بہانجیان باقی تہین ان مین
کیا چچا کو معلوم ہوگا کہ کونسی لڑکی مری کاش اوسکی بابکا نام لکہتی تا کہ مین جانتا کہ کونسی بہانجی
مری ہی اب مین کسکا نام لیکر رؤون اور کسکی فاتحہ دلواؤن اس امر مین حق بجانب اوس مظلوم کی
ہی توضیح بقید نام لکہو ۱۲ **ایضاً** میری جان سنو داستان صاحب کمشنر بہادر دہلی یعنی جناب
سانڈرس صاحب بہادر نی مجکو بولایا پنجشنبہ ۲۴ فروری کو مین گیا صاحب شکار کو سوار
ہوگئی تہی مین اولٹا پہر آیا جمعہ ۲۵ فروری کو گیا ملاقات ہوئی کرسی دی بعد پرسش مزاج
کی ایک خط انگریزی چار ورق کا اوٹہاکر پڑہتی رہی جب پڑہ چکی تو مجہسی کہا کہ یہہ خط ہی ہمکو
صاحب حاکم اکبر صدر بورڈ پنجاب کا ۱۲ تمہاری باب مین لکہتی ہین کہ انکا حال دریافت کرکر لکہو
سو ہم تم سی پوچہتی ہین کہ تم ملکہ معظمہ سی خلعت کیا مانگتی ہو حقیقت کہی گئی ایک کاغذ آمد ولایت
لیگیا تہا وہ پڑہوا دیا پہر پوچہا تمنی کتاب کیسی لکہی ہی اوسکی حقیقت بیان کی کہا ایک ہمکو صاحب
نی دیکہنی کو مانگی ہی اور ایک ہمکو دو مینی عرض کیا کل حاضر کرونگا پہر پنشن کا حال پوچہا وہ بہی
گذارش کیا اپنی گہر آیا اور خوش آیا دیکہو میر مہدی حاکم پنجاب کی مقدمہ ولایت کی کیا خبر کتاب بہی
کیا اطلاع پنشن کی پرسش سے کیا مدعا یہہ استفسار بحکم نواب گورنر جنرل بہادر ہوا ہی اور یہہ
صورت مقدمہ فتح و فیروزی ہی غرض کہ دوسری دن یکشنبہ یوم التعطیل تہا مین اپنی گہر
رہا دوشنبہ ۲۸ فروری کو گیا باہر کی کمری مین بیٹہہ کر اطلاع کروائی کہا اچہا توقف کرو
بعد تہوڑی دیر کی گرد کپتان کی چہٹی آئی سواری مانگی جب سواری آگئی باہر نکلی مینی کہا وہ
کتاب حاضر ہین کہا منشی جیون لال کو دی جاؤ وہ اودہر سوار ہوگئی مین ادہر سوار ہو کر اپنی مکان

مکان پر آیا سہ شنبہ یکم مارچ کو پہر گیا بہت انبساط اور اختلاط سی باتین کرتی رہی کچہہ سارٹی فکٹ
گورنری کا لیگیا تہا وہ دکہائی ایک خط مکلوڈ صاحب بہادر کی نام کا لیگیا تہا وہ دی کر یہہ استدعا
کی کہ کتابکی ساتہہ یہہ بہی بہیجا جائی بہت اچہا کہکر رکہہ لیا پہر مجہسی کہا کہ ہمنی تمہاری پنشن کے
باب مین اجرٹن صاحب کو کچہہ لکہا ہی تم اون سی ملو عرض کیا بہتر اجرٹن صاحب بہادر جبیا
کہ تمکو معلوم تہا گئی ہوئی تہی کل وہ آئی آج مینی اونکو خط لکہا ہی جبیا وہ حکم دینگی اوسکی
موافق عمل کرونگا جب بولاینگی تب جاؤنگا دیکہو سید اسد اللہ الغالب علیہ السلام کی مدد ہے
کہ اپنی غلام کو کس طرح بچایا بائیس مہینی تک بہوکا پیاسا ہی نرہنی دیا پہر محسن کہہ سی کہ وہ آج
سلطنت کا دہندہ ہی میری تنقید کا حکم بہجوایا حکام سی مجکو عزت دلوائی میرے صبر و ثبات کی
داد ملی صبر و ثبات بہی اوسیکا بخشا ہوا تہا مین گیا اپنی باپ کے گہر سی لایا تہا میر سرفراز حسین کو
یہہ خط پڑہا دینا اور اونکو اور نصیر الدین چراغ دہلی کو اور میرن صاحب کو دعا کہنا ۱۲ **ایضاً**
میان کس حال مین ہو کس خیال مین ہو کل شام کو میرن صاحب روانہ ہوئی یہان اونکی سسرال
مین قصی کیا کیا ہوئی ساس اور سالیون نی اور بی بی نی آنسوون کی دریا بہا دئی خوشدامن
صاحب بلائین لیتی ہین سالیان کہڑی ہوی دعائین دیتی ہین بی بی مانند صورت دیوار
چپ چاپ چاہتا ہی چیخنی کو مگر ناچار چپ ہی تو غنیمت تہا کہ شہر ویران نہ کوئی جان نہ
پہچان ورنہ ہمسایہ مین قیامت برپا ہو جاتی ہر ایک نیکبخت اپنی گہر سی دوڑی آتی امام ضامن
علیہ السلام کا روپیہ بازو پر باندہا گیارہ روپیہ خرچ راہ دیی مگر ایسا جانتا ہون کہ
میرن صاحب اپنی جد کی نیاز کا روپیہ راہ ہی مین اپنی بازو پر سی کہول لینگی اور تمسی صرف
پانچ روپیہ ظاہر کرینگی اب سچ جہوٹہہ تم پر کہل جائیگا دیکہنا یہی ہوگا کہ میرن صاحب تمسی
بات چہپائینگی اس سی بڑہکر ایک بات اور ہی اور وہ محل غور ہی ساس غریب نی بہت سے

جلیبیان اور تودۂ قلاقند ساتہہ کر دیا ہی اور میرن صاحب نے اپنی جی مین یہہ ارادہ کر لیا ہی
کہ جلیبیان راہ مین چٹ کر جاونگی اور قلاقند تمہاری نذر کر کے تم پر احسان دہرینگی بہائی مین
دلی سی آیا ہون قلاقند تمہاری واسطی لایا ہون زنہار زنہار باور نکیجیو مال مفت سمجہکر لی لیجیو
کون گیا ہی کون لایا نے کلوا یا کی سر پر قرآن رکہو کلیان کی ساتہہ گنگا جلی دو بلکہ مین بہی
قسم کہاتا ہون کہ ان تینون مین سے کوئی نہین لایا واللہ میرن صاحب نے کسی سی نہین منگایا
اور سنو مولوی مظہر علی صاحب لاہوری دروازہ کی باہر صدر بازار تک اون کی پہنچانی کو گئی
رسم مشایعت عمل مین آئی اب کہو بہائی کون برا اور کون اچہا ہی میرن صاحب کی نازک مزاجی
نے کہیل بگاڑ رکہا ہی یہہ لوگ تو ان پر اپنی جان نثار کرتی ہین عورتین صدقی جاتی ہین
مرد پیار کرتی ہین مجتہد العصر سلطان العلما مولانا سرفراز حسین کو میری دعا کہنا اور کہنا کہ
حضرت ہم تمکو دعا کہین اور تم ہمکو دعا دو میان کس قصی مین پہنسا ہی فقہ پڑہکر کیا کرینگا طب و نجوم
و ہیئت و منطق فلسفہ پڑہ جو آدمی بنا چاہئی خدا کی بعد نبی اور نبی کی بعد امام یہی ہی مذہب
حق والسلام والاکرام علی علی کیا کر اور فارغ البال رہا کر **الرضا** واہ واہ سید صاحب
تم تو بڑی عبارت آرائیان کرنی لگی نثر مین خود نمائیان کرنی لگی کئی دن سے تمہاری خط کی جواب
کی فکر مین ہون مگر جاڑی نے بی حس و حرکت کر دیا ہی آج جو بسبب ابر کے وہ سردی نہین تو مین نے خط لکہنی
کا قصد کیا ہی مگر حیران ہون کہ کیا سحر سازیان کرون جو سخن پردازیان کرون بہائی تم تو اردو کی مرزا قتیل
بنگئی ہو ادہر دو بازار مین نہر کی کناری رہتی رہتی رود نیل بنگئی ہو کیا قتیل کیا رود نیل یہہ سب
کہنی کی باتین ہین لو سنو اب تمہاری دلی کی باتین ہین چوک مین بیگم کی باغ کی دروازہ کی سامنے
حوض کی پاس جو کنوان تہا اوس مین سنگ و خشت و خاک ڈال کر بند کر دیا بلی مارون کی
دروازہ کی پاس کئی دکانین ڈہا کر راستہ چوڑا کر لیا شہر کی آبادی کا حکم خاص و عام

عام کچھہ نہین ہی پنشن دارون سی حاکمونکو کام کچھہ نہین تاج محل مرزا قیصر مرزا جوان بخت کی
سالی ولایت علی بیگ جی پوری کی زوجہ ان سبکی الہ آباد سی رہائی ہو گئی بادشاہ مرزا ابو
بخت مرزا عباس شاہ زینت محل یہہ کلکتہ پہنچی اور وہان سی جہاز پر چڑہائی ہو گی دیکھی کب پہنچین
رہین یا لندن جائین خلق نی از روی قیاس جیسا کہ دلّی کی خبر تراشونکا دستور ہی یہہ بات
اوڑا دی ہی سو ساری شہر مین مشہور ہی کہ جنوری شروع سال ۱۸۵۹ع مین لوگ عموماً شہر مین
آباد کئی جائین گی اور پنشن دارونکو جہولیان بہر بہر روپیہ دی جائین گی خیر آج بدہ کا دن
۲۲ دسمبر کی ہی اب شنبہ کو بڑا دن اور اگلی شنبہ کو جنوری کا پہلا دن ہے اگر جیتی ہین تو دیکھہ لین
گی کہ کیا ہوا تم اس خط کا جواب لکہو اور شتاب لکہو میر جان سرفراز حسین تم کیا کر رہی ہو اور
کس خیال مین ہو اب صورت کیا ہی اور آیندہ عزیمت کیا ہی میر اشرف علی صاحب
آپ تو دایر سایر تہی پانی پت مین مقیم کیونکر ہو گئی کچھہ لکہی تو مین جانون میر نصیر الدین کو صرف
دعا اور اشتیاق دیدار میر نصیر صاحب کہان ہین کوئی جائی اور بلا لائی حضرت آئی سلام علیکم
مزاج مبارک کیسی ہو مولوی مظہر علی نی آپکی خط کا جواب بہیجا یا نہین اگر بہیجا تو کیا لکہا مین جانتا
ہون کہ میر اشرف علی صاحب اور میر سرفراز حسین کم اور یہہ ستم پیشہ میر مہدی بہت آپکی جناب مین
گستاخیان کرتی ہین کیا کرون مین کہین تم کہین وہان ہوتا تو دیکہتا کہ کیونکر تمسی بی ادبیان
کر سکتی ہین انشاء اللہ تعالی جب ایکجا ہون گی تو انتقام لیا جائی گا ہی کیونکر اکٹھا ہونگی
دیکھی زمانہ اور کیا دکھائی گا اللہ اللہ **ایضاً** میان کیون تعجب کرتی ہو یوسف مرزا کی خطوط
کی ایسی وہان اچہی طرح ہی حاکمون کی ہان آنا جانا نوکری کی تلاش حسین مرزا صاحب بہی وہین ہین
وہان کی حکام سی ملتی ہین وہان کی پنسنکی درخواست کر رہی ہین ان دونون صاحبون کی
ہر ہفتہ مین ایک دو خط مجکو آتی ہین جواب بہیجتا ہون بہائی لکہنؤ مین وہ امن و امان ہے

کہ نہ ہندوستانی عملداری میں ایسا امن و امان ہوگا نہ اس فتنہ و فساد سی پہلی انگریزی عملداری
مین یہہ چین ہوگا امرا اور شرفا کی حکام سی ملاقاتین بقدر رتبہ تعظیم و توقیر پنشن کی تقسیم علی العموم
آبادی کا حکم عام لوگون کو کمال لطف و نرمی سی آباد کرنی جاتی ہین اور ایک نقل سنو وہان کی صاحب
کمشنر بہادر اعظم نی جو دیکھا کہ عملہ مین ہنود بھری ہوئی ہین اہل اسلام نہین ہین ہنود کو اور
تعلاقون پر بھیجدیا اور انکی جگہہ مسلمانون کو بھرتی کیا یہہ تو آفت دلی ہی پر ٹوٹ پڑی ہی
لکھنو کی سوا اور سب شہرون مین عملداری کی صورت وہی ہی جو غدر سی پہلی تھی ۱۲ اب یہان ٹکٹ
چھاپی گئی ہین مینی بھی منگا بھیجی فارسی عبارت یہہ ہی ٹکٹ آبادی درون شہر دہلی بشرط ادخال جرمانہ
مقدار روپیہ کی حاکم کی رای پر ہی آج پانچ ہزار ٹکٹ چھپ چکا ہی کل اتوار یوم التعطیل ہے
پرسون دوشنبہ سی دیکھئی یہہ کاغذ کیونکر تقسیم ہون یہہ تو کیفیت عموماً شہر کی ہی خصوصاً میرا
حال سنو بائیس مہینی کی بعد پرسون کوتوال کو حکم آیا ہی کہ اسد اللہ خان پنشن دار کی کیفیت
لکھو کہ وہ بی مقدور اور محتاج ہی یا نہین کوتوال نی موافق ضابطہ کی مجھسی چار گواہ مانگی ہین
سو کل چار گواہ کوتوالی چبوتری جائینگی اور میری بی مقدوری ظاہر کرائین گی تم کہین یہہ سمجھنا
کہ بعد ثبوت مفلسی چڑھا ہوا روپیہ مل جائی گا اور آئندہ کو پنشن جاری ہو جای گی نہ صاحب یہہ
تو ممکن ہی نہین بعد ثبوت افلاس مستحق ٹھہرونگا چھہ مہینی کا یا برس دن کا روپیہ علی الحساب پاؤنگا
میرن صاحب بلائی گئی ہین اوس طلب کے جواب مین ہی کیون نہین لکھتی کہ ٹکٹ میری نام کا حاصل
کر کر بھیجدو تو مین آؤن دیکھو اب بس پانچ دن مین سب حال کہلا جاتا ہی میر سرفراز حسین کو
دعا کہنا اور میری طرف سی گلی لگانا اور پیار کرنا میر نصیر الدین کو دعا کہنا میرن صاحب کو
مبارکباد کہنا ۱۲ **ایضاً** کیون یار کیا کہتی ہو ہم کچھہ آدمی کام کی ہین یا نہین تمہارا
خط پڑھکر دو سو بار یہہ شعر پڑھا شعر وعدہ وصل چون شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد کل

کلو کو مولوی مظہر علی صاحب کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ آپ کہین جاینگا نہین مین آتا ہون بہلا
بہائی اچہی حکمت کی کیا وہ میری بابا کی نوکر تہی کہ مین اونکو بولاتا اونہون نی جواب مین کہلا بہیجا
کہ آپ تکلیف نکرین مین حاضر ہوتا ہون دو گہڑی کی بعد وہ آئی ادہر کی بات ادہر کی بات کوئی
انگریزی کا کاغذ دکہایا کوئی خط فارسی پڑہوایا اجی کیون حضرت آپ میرن صاحب کو نہین بلاتی
صاحب مین تو اون کو لکہہ چکا ہون کہ تم چلی آؤ اور ایک مقام کا اون کو پتا لکہا ہی کہ وہان ٹہر
کر مجکو اطلاع کرو مین شہر مین بولا لونگا صاحب اب ضرور آئینگی آخر کار اونسی اجازت
لیکر اب تمکو لکہتا ہون کہ اون سی مختصر یہہ کلمہ کہدو کہ بہائی یہہ تو مبالغہ ہی کہ روٹی وہان
کہاؤ تو پانی یہان پیو یہہ کہتا ہون کہ عید وہان کرو تو باسی عید یہان کرو یہہ میرا حال سنو
کہ بی زرق جیسی کا ڈہب مجکو آگیا ہی اس طرف سی خاطر جمع رکہنا رمضان کا مہینا روزہ کہا
کہا کر کاٹا آیندہ خدا رزاق ہی کچہہ اور کہانیکو نملا تو غم تو ہی بس صاحب ایک چیز کہانیکو ہوئی اگرچہ
غم ہی ہو تو پہر کیا غم ہی میر سرفراز حسین کو میری طرف سی گلی لگانا اور پیار کرنا میر نصیر الدین
کو دعا کہنا اور شفیع احمد صاحب کو اور میر احمد علی صاحب کو سلام کہنا میرن صاحبکو سلام نہ دعا
یہہ خط پڑہا دو اور ادہر کو روانہ کرو کیا خوب بات یاد آئی ہی کیون وہ شہر سی باہر ٹہرین اور
کیون کسیکی بلانیکی راہ دیکہین شکرم مین کرانچی مین جو بہی مین یعنی ڈاک مین آئین بلیماروں کی
محلہ مین میری مکان پر اوتر پڑین مرزا قربان بیگ کے مکان مین مولوی مظہر علی رہتی ہین
میری اون کی مسکن مین ایک میر خیرات علی کی حویلی درمیان ہی ڈاک کو زنہار کوئی نہین
روکتا یہہ صلاح تو ایسی ہی کہ اگر اس خط کی پہنچتی ہی چلدین تو عید بہی یہین کرین **الضحا**
برخوردار کامگار میر مہدی قطعہ تہنیت دیکہا سچ سچ میرا حلیہ ہی واہ اب کیا شاعری رکہتی ہی
جسوقت تہنیت یہہ قطعہ وہان کی بہیجنی کیواسطی لکہا ارادہ تہا کہ خط بہی لکہون لڑکون نی سنایا کہ

دادا جان چلو کہانا تیار ہی ہمین بہوک لگی ہی تین خط اور لکہی ہوئی رکہی تہی مین نی کہا کہ
اب کیون لکہون اوسی کاغذ کو لفافی مین رکہہ ٹکٹ لگا سرنامہ لکہہ کلیان کی حوالہ کر گہر مین
چلا گیا اور ہان ایک چہیڑ ہی تہی کہ دیکہون میر مہدی خفا ہو کر کیا باتین بناتا ہی سو
وہی ہوا تمنی جلی پہپولی پہوڑی لو اب بتاؤ خط لکہنی بیٹہتا ہون کیا لکہون یہان کا حال
زبانی میر نصیر صاحب کی سن لیا ہوگا مگر وہ جو کچہہ تمنی سنا ہوگا بی اصل باتین ہین پنشن کا مقدمہ
کلکتہ مین نواب گورنر جنرل بہادر کی پیش نظر یہان کی حاکم نی اگر ایک روبکاری لکہکر اپنی
دفتر مین رکہہ چہوڑی ہی اور ہمین کیا ضرر یہان تک لکہہ چکا تہا کہ دو ایک آدمی آگئی دن بہی
تہوڑا رہگیا مین نی بکس بند کیا باہر تختون پر آبیٹہا شام ہوئی چراغ روشن ہوا منشی سید احمد
حسین سرہانی کیطرف مونڈہی پر بیٹہی ہین مین پلنگ پر لیٹا ہوا ہون کہ ناگاہ چشم و چراغ دودمان
علم و یقین سید نصیر الدین آیا ایک کوڑا ہاتہہ مین اور ایک آدمی ساتہہ اوسکی سر پر ایک
ٹوکرا اوس پر گہانس ہری بچہی ہوئی مین نی کہا اہا ہا ہا سلطان العلما مولانا سرفراز حسین
دہلوی نی دوبارہ رسد بہیجی ہی باری معلوم ہوا کہ وہ نہین ہے یہہ کچہہ اور ہی فیض خاص
ہین لطف عام ہی شراب نہین آم ہی خیر یہہ عطیہ بہی بی خلل ہی بلکہ نعم البدل ہی ایک
ایک آم کو ایک ایک سربمہر گلاس سمجہا ملکیوسی بہرا ہوا مگر وہ کس حکمت سی بہرا ہی کہ
بینیہہ گلاس مین سی ایک قطرہ نہین گرا ہی میان کہتا تہا کہ یہہ اسی تہی پندرہ بگڑ گئے
بلکہ سڑ گئی تاوانکی جدائی اور ون مین سی اہت نکری ٹوکری مین سی پہینک دئی مینی کہا بہائی
یہہ کیا کم ہی مگر مین تمہاری تکلیف اور تکلف سی خوش نہین ہوا تمہاری پاس
روپیہ کہان جو تمنی آم خریدی خانہ آباد دولت زیادہ لکہو ایک انگریزی شراب ہوتی
ہے قوام کی بہت لطیف اور رنگت کے بہت خوب اور طعم کی ایسی میٹہی

میٹھی جیسا قند کا قوام پتلا دیکھو اس لغت کی معنی کسی فرہنگ مین نپاؤگی ہان فرہنگ سرور
مین ہو تو ہو مجتہد العصر اور حکیم میر اشرف علی کو کہ وہ اونکی علم کی کنجی ہین اور ٹکی ٹکی کی کتابین
چالیس پچاس روپیہ کو لیگئی ہین میرے دعا کہہ دینا ۱۲ ایضاً میری جان خدا تجھکو
ایک سو بیس برس کی عمر دی بوڑہا ہونی آیا ڈاڑہی مین بال سفید آگئی مگر بات سمجھنی نہ آئی
پنشن کی باب مین اوجہی ہو اور کیا بجا اوجہی ہو یہہ تو جانتی ہو کہ دلی کی سب پنشندار
کو مئی ۱۸۵۷ عیسوی سی پنشن نہین ملا یہہ فروری ۱۸۵۹ بائیسوان مہینا ہی چند
اشخاص کو اس بائیس مہینی مین سال بہر کا روپیہ بطریق مدد خرچ ملگیا باقی چڑہ رہا
ہوئی روپیہ کی بات مین اور آئندہ ماہ بماہ ملنی کی واسطی ابہی کچہہ حکم نہین ہوا نواب اپنی
سوال کو یاد کرو کہ اس واقعہ سے اوسکو کچہہ نسبت ہی یا نہین یہہ حضرت کا سوال امیر خسرو کی
انملی ہی ۷ چل بسولا لیگئی تو کاہی سی ٹیکون اب علی بخش خان پچاس روپیہ
مہینا پاتی تہی بائیس ۲۲ مہینی کی گیارہ سو ہوتی ہین اونکو چہہ سو روپیہ ملگئی باقی روپیہ
چڑہا رہا آئندہ ملنی مین کچہہ کلام نہین غلام حسین خان سو روپیہ مہینی کا پنشندار
بائیس مہینی کی بائیس سو روپیہ ہوتی ہین اوسکو بارہ سو ملی دیوان کشن لعل
ڈیڑہ سو روپیہ بائیس ۲۲ مہینی کی تینتیس سو ہوتی ہین اوسکو اٹھارہ سو ملی منا جماعہ دار
دار دس روپیہ مہینا کا سکہ نمبر سال بہر کی ایک سو بیس ۱۲۰ لی آیا اسیطرح پندرہ سولہہ
آدمیون کو ملا ہی آئندہ کیواسطی کسیکو کچہہ حکم نہین مجھکو پہر مدد خرچ نہین
ملا جب گئی خط لکہی تو آخر خط پر صاحب کمشنر بہادر نی حکم دیا کہ سایل
کو بطریق مدد خرچ سو روپیہ ملجائین میں نی وہ سو روپیہ نہ لئی اور پہر
صاحب کمشنر بہادر کو لکہا کہ مین باسٹھہ روپیہ آٹھہ آنہ مہینا پانے والا ہون

سال بھر کی ساڑھی سات سو روپیہ ہوتی ہین بخشیندارون کو سال سال بھر کا روپیہ ملا مجکو
سو روپے کیسی ملتی ہین مثل اورون کی مجھی بھی سال بھر کا روپیہ ملجائی ابہی ایسین کچھہ جواب
نہین ملا آبادیکا یہہ رنگ ہی کہ ڈھنڈورا پٹواکر ٹکٹ چھپواکر اجرٹن صاحب بہادر بطریق ڈاک کلکتہ
چلے گئی دلی کی جمعا جو باہر پڑی ہوئی ہین منہ کہول کر رہگئی اب جب وہ معاودت کرینگی تب شاید
آبادی ہوگی یا کوئی اور نئی صورت نکل آئی میر سرفراز حسین اور میر نصیر الدین اور میرن صاحب
کو دعائین پہونچین ۱۲ ایضا سید صاحب تم مجرم نہین گنہگار تم مجبور مین ناچار لو اب کہانی
سنو میری سرگذشت میری زبانی سنو نواب مصطفی خان بمیعاد سات برس کے قید ہوگئی
ہتی سو اونکی تقصیر معاف ہوئی اور اونکو رہائی ملی صرف رہائی کا حکم آیا ہی جہانگیر آباد
کی زمینداری اور دلی کی املاک اور پنشن کی باب مین ہنوز کچھہ حکم نہین ہوا ناچار وہ
رہا ہو کر میرٹھہ ہی مین ایک دوست کی مکان مین ٹھہری ہین مین بمجرد اس خبر کی استماع کے
ڈاک مین بیٹھہ کر میرٹھہ گیا اون کو دیکھا چار دن وہان رہا پھر ڈاک مین اپنی گھر آیا دن تاریخ
آنی جانیکی یاد نہین مگر ہفتہ کو گیا منگل کو آیا آج بدھ دوم فروری مجکو آئی ہوئی نوان دن
ہی انتظار مین تہا کہ تمہارا خط آئی تو اوسکا جواب لکھا جائی آج صبح کو تمہارا خط آیا دوپہر کو مین
جواب لکھتا ہون ۱۲ روز اس شہر مین ایک نیا حکم ہوتا ہی کچھہ سمجھہ مین نہین آتا ہی کہ کیا ہوتا ہی میرٹھہ
سے آکر دیکھا کہ یہان بڑی شدت ہے اور حالت ہی کہ گورون کی پاسبانی پر قناعت نہین ہے
لاہوری دروازہ کا تہانہ دار مونڈھا بچھا کر سڑک پر بیٹھتا ہی جو باہر سی گوری کی آنکھہ بچا کر آتا ہی
اوسکو پکڑ کر حوالات مین بہیجدیتا ہی حاکم کی ہان سی پانچ پانچ بید لگتی ہین یا دو روپیہ جرمانہ
لیا جاتا ہی آٹھہ دن قید رہتا ہی اس سی علاوہ سب تہانون پر حکم ہی کہ دریافت کرو کون بے
ٹکٹ مقیم ہے اور کون ٹکٹ رکہتا ہی تہانون مین نقشی مرتب ہونی لگی یہانکا جمعدار میرے پاس بھی آیا

اُبا مینی کہا بھائی تو مجھی نقشی مین نرکھہ میری کیفیت کی عبارت الگ لکھہ عبارت یہہ ہی کہ اسد اللہ خان پنشندار ۱۸۵۰ء سی حکیم پٹیالی والی کی بھائی کی حویلی مین رہتا ہی نہ کالون کی وقت مین کہین گیا نہ گورون کی زمانہ مین نکلا اور نہ نکالا گیا کرنیل برون صاحب بہادر کی زبانی حکم پر اوسکی اقامت کا مدار ہی ابتک کسی حاکم نی وہ حکم نہین بدلا اب حاکم وقت کو اختیار ہی پرسون یہہ عبارت جماعہ داری محلی کی نقشی کی ساتھہ کوتوالی مین بھیجدی کل سی یہہ حکم نکلا کہ یہہ لوگ شہر سی باہر مکان دوکان کیون بناتی ہین جو مکان بن چکی ہین اونہین ڈہا دو اور آیندہ کو ممانعت کا حکم سنا دو اور یہہ بھی مشہور ہی کہ پانچہزار ٹکٹ چھاپی گئی ہین جو مسلمان شہر مین اقامت چاہی بقدر مقدور اوسکا اندازہ قرار دینا حاکم کی رای پر ہی روپیہ دی اور ٹکٹ لے گھر برباد ہو جای آپ شہر مین آباد ہو جای آج تک یہہ صورت ہی دیکھی شہر کی بستے کی کون سی صورت ہی جو رہتی ہین وہ بھی اخراج کئی جاتی ہین یا جو باہر پڑی ہوئی ہین وہ شہر مین آتی ہین الملک للہ والحکم للہ نور چشم میر سرفراز حسین اور برخوردار میر نصیر الدین کو دعا اور جناب میرن صاحب کو سلام ہی اور دعا ہی اس ہین سی وہ جو چاہین قبول کرلین

ایضاً ۱۴ میر مہدی جیتی رہو آفرین صد ہزار آفرین اردو عبارت لکھنی کا کیا اچھا ڈہنگ پیدا کیا ہی کہ مجکو رشک آنی لگا سنو دلی کی تمام مال و متاع و زر و گوہر کی لوٹ پنجاب احاطہ مین گئی ہی یہہ طرز عبارت خاص میری دولت تھی سو ایک ظالم پانی پت انصاریونکی محلہ کا رہنی والا لوٹ لی گیا مگر مینی اوسکو بحل کیا اللہ برکت دی میری پنشن اور ولایت کی انعام کا حال کیا حقیقت سمجھی ہو وللہ الحمد الطاف خفیہ بیکطرز خاص پر تحریک ہوئی نواب گورنر جنرل بہادر نی حاکم پنجاب کو لکھا کہ حاکم دہلی سی فلانی شخص کی پنشن کی کل چڑہی ہوئی روپیہ کی یکمشت پانیکی اور آیندہ ماہ بماہ روپیہ ملنی کی رپوٹ منگوا کر اپنی منظوری لکھکر ہمارے پاس بھیجدو تا کہ ہم حکم منظوری دیکر تمہارے پاس

بہیجدین سو یہان اوسکی تعمیل فوراً بطرز مناسب ہوگئی کم دبیش دو مہینی مین روپیہ سب
ملجائی گا اور یہان صاحب کمشنر بہادر نی یہہ بہی کہا کہ اگر تمکو ضرورت ہو تو سو روپیہ خزانی سی
منگوالو مین نی کہا صاحب یہہ کیسی بات کہ اور ونکو برس دن کا روپیہ ملا اور مجھی سو روپیہ
دلواتی ہو فرمایا کہ تمکو اب چند روز مین سب روپیہ اور راجا کا حکم ملجائی گا اور ون کو یہہ بات سالہا
برسون مین میسر آئیگی مین چپ ہو رہا آج دوشنبہ یکم شعبان اور ہفتم مارچ ہی دو پہر
ہو جائی تو اپنا ادمی معہ رسید بہیجکر سو روپیہ منگا لون پر بار ولایت کی انعام کی توقع خدا
ہی سی ہی حکم نواب حکم کی ساتہہ اوسکی رپوٹ کرنیکا بہی آیا ہی مگر یہہ بہی حکم ہی کہ اپنی رائے
لکہو اب دیکہی یہہ دو حاکم یعنی حاکم دہلی اور حاکم پنجاب اپنی رای کیا لکہتی ہین حاکم پنجاب کو
گورنر بہادر کا یہہ بہی حکم ہی کہ دستنبو منگا کر اور تم دیکہہ کر ہمکو لکہو کہ وہ کیسی ہی اور اوسمین
کیا لکہا ہی چنانچہ حاکم دہلی نی ایک کتاب مجسے بہی کہکر مانگلے اور مینی دی اب دیکہون
حاکم پنجاب کیا لکہتا ہی اسوقت تمہارا ایک خط اور یوسف مرزا کا ایک خط آیا مجہکو باتین
کرنی کا مزا ملا تو دونون کا جواب بہی لکہکر روانہ کیا اب مین روٹی کہانی جاتا ہون میر
سرفراز حسین میر نصاحب میر نصیر الدین کو دعا ۱۲ **الضآ** مار ڈالا یار تیری
جوابطلبی نی اس چرخ کجرفتار کا برا ہو ہمنی اسکا کیا بگاڑا تہا ملک و مال
جاہ و جلال کچہہ نہین رکہتی ہی ایک گوشہ و توشہ تہا چند مفلس بے نوا ایک
جگہہ فراہم ہو کر کچہہ ہنس بول لیتی ہی **شعر** سو بہی نہ تو کوئی دم دیکہہ
سکا ہی فلک ❊ اور تو یہان کچہہ نہ تہا ایک مگر دیکہنا یاد رہے ❊ یہہ شعر خواجہ
میر درد کا ہی کل سی مجہکو یہ کش بہت یاد آتا ہی سو صاحب اب تم
یہہ بتاؤ کہ مین تمکو کیا لکہون وہ صحبتین اور تقریرین جو یاد کرتی ہو ❊

اور تو کچھہ بن نہین آئی مجسی خط پہ خط لکھواتی ہو آنسو ون پیاس نہین بجھتی یہہ تحریر
تلافی اوس تقریر کی نہین کر سکتی بہرحال کچھہ لکھتا ہون دیکھو کیسا لکھتا ہون سنو منشی کی پوٹ
کا ابہی کچھہ حال نہین معلوم دیر آید درست آید بہی مین تم سی بہت آزردہ ہون میر نصاحب
کے تندرستی کی بیان مین نہ اظہار مسرت نہ مجکو تہنیت بلکہ اسطرحسی لکھا ہی کہ گویا اونکا
تندرست ہونا تمکو ناگوار ہوا ہی لکھتی ہو کہ میر نصاحب ویسی ہی ہو گئی جیسی آگی تہے
او چہلتی کودتی پہرتی ہین اسکی یہہ معنی کہ ہی ہی کیا غضب ہوا کہ یہہ کیون اچھی ہو گئی
یہہ باتین تمہاری ہمکو پسند نہین آئی منشی میر کاوہ مقطع سنا ہو گا بہ تغیر الفاظ
لکھتا ہون ؏ کیون میرن کو مغتنم جانون ؏ دلی والون مین ایک بچا ہی یہہ ہم
میر تقی کا مقطع یون ہی ؏ میر کو کیون نہ مغتنم جانین ؏ اگلی لوگون مین ایک ہا ہی یہہ میر کے
جگہہ میرن اور رہا کی جگہہ بچا کیا اچھا تصرف ہی اری میان منشی کچھہ اور بہی سنا کل
یوسف مرزا کا خط لکھنو سی آیا وہ لکھتا تہا کہ نصیر خان عرف نواب جان والد اونکا دایم
الحبس ہو گیا حیران ہون کہ یہہ کیا آفت آئی یوسف مرزا تو جھوٹ کا ہی ہمکو لکھی گا
خدا کری اونی جھوٹ سنا ہو تو بہی اب تم چاہو بیٹھی رہو چاہو اپنی گھر جاؤ
مین تو روٹی کہانی جاتا ہون اندر باہر سب روزہ دار ہین یہان تک کہ بڑا
لڑکا باقر علی خان بہی صرف ایک مین اور ایک میرا پیارا بیٹا حسین
علی خان یہہ ہم روزہ خوار ہین وہی حسین علی خان جسکا روزمرہ ہی
ہی کہلونی منگا دو مین بہی بجار جاؤن گا میر سرافراز حسین
کو دعا کہنا اور یہہ خط اونکو ضرور پڑہا دینا برخوردار
میر نصیر الدین کو دعا پہنچی ؏ ۱۲ ؏ ؏ ؏

ایضاً خوبی دین و دنیا روزی باد میر اشرف علی صاحب نے تمہارا خط دیا وہ جو تمنے لکھا تھا کہ تیرا
خط میری نام کا میری ہمنام کی ہاتھہ جا پڑا صاحب قصور تمہارا ہی کیون ایسی شہر مین رہتی ہو جہان
دوسرا میر مہدی بہی ہو مجھکو دیکھو کہ مین کب سی دلی مین رہتا ہون نہ کوئی اپنا ہمنام ہونی دیا نہ کوئی
اپنا ہم عرف بننی دیا نہ اپنا ہم تخلص بہم پہنچا یا حفظ بندش کی صورت یہہ ہی کہ کوتوال سی کیفیت
طلب ہوئی اونسی اچہی لکہی کل ہفتہ کا دن ساتوین اگست کی مجھکو اجرٹن صاحب بہادر نی بلایا
کچھہ سہل سوال مجھسی کئی اب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تنخواہ ملی اور جلد ملی تردد اگر ہی تو اس مین ہی
کہ ۵ مہینی کی پچہلی بہی ملنی ہین یا صرف آیندہ کو مقرر ہوتی ہی غلام فخر الدین خان کی دو ایک روبکار
ہوئی ہین صورت اچہی ہے خدا چاہی تو رہائی ہو جائی صاحب ممتحنی گہبرا کر اوس تحریر رفار کو
تمام کیا دفتر بند کر دیا اور یہہ لکھدیا کہ یکم اگست ۱۸۵۸ع تک مینی ۵ مہینی کا حال لکھا اور آیندہ
لکھنا موقوف کیا تمکو آگی اس سی لکھا تھا کہ تم اپنی اوراق کا فقرہ اخیر لکھہ بھیجو اب پھر تمکو
لکھا جاتا ہی کہ جلد لکھو تا کہ مین اوسکی آگی کی عبارت تمکو لکھکر بھیجدون ہان صاحب میر
اشرف علی صاحب یہہ بہی فرماتی تہی کہ میر سرفراز حسین پانی پت آیا چاہتی ہین اگر آ جائین
تو مجھکو اطلاع کرنا ۱۲ **ایضاً** سید صاحب تمہاری خط کی آنی سی وہ خوشی ہوئی جو کسی دوست
کی دیکھنی سی لیکن زمانہ وہ آیا ہی کہ ہماری قسمت مین خوشی ہی بہی نہین خط سی معلوم ہوا تو
کیا معلوم ہوا کہ ڈہائی سو دی اندنون مین ڈہائی روپیہ بہی بہاری ہین ڈہائی سو کیسی سبحان
اللہ باوجود اس تہیدستی کے پہر بہی کہنا پڑتا ہی کہ روپے گئی بلا سی آبرو بچی جان بچی اب
میر سرفراز حسین کو چاہیی کہ الور چلی جائین شاید نئی بندوبست مین کوئی صورت نوکری
کی نکل آئی میری دعا کہو اور یہہ کہو کہ اپنا حال اور اپنا قصد اپنی ہاتہہ سی مجھکو لکھین
بنسیدہر کا حال کچھہ معلوم ہوا ہو تو کہو جالم جفا کا جواب نہین لکھتا عملہ مین ہر چند تفحص

تفحص کیجئی کہ ہماری خط پر کیا حکم ہوا کوئی کچھہ نہین بتاتا بہر حال تنا سنا ہی اور دلایل اور قراین
سی معلوم ہوا ہی کہ مین بیگناہ قرار پایا ہون اور دہلی کمشنر بہادر کی رای مین پنشن پانیکا استحقاق
رکہتا ہون بس اس سے زیادہ نہ مجہی معلوم نہ کسیکو خبر میان کیا باتین کرتی ہو مین کتابین کہانسی
چہپواتا روٹی کہانیکو نہین شراب پینیکو نہین جاڑی آئی ہین لحاف توشک کی فکر ہی کتابین
چہپواؤنگا منشی امید سنگہ اندوروالی دلی آئی ہتی سابقہ معرفت مجہسی نہ تہا ایک دوست اونکو میری
گہر لی آیا اونہون نی وہ نسخہ دیکہا چہپوانیکا قصد کیا اگرہ مین میرا شاگرد رشید منشی ہرگوپال تفتہ
تہا اوسکو مینی لکہا اوسنی اس اہتمام کو اپنی ذمہ لیا مسودہ بہیجا گیا فی جلد قیمت ٹہری پچاس
جلدین منشی امید سنگہ نی لین پچیس روپیہ چہاپی خانہ مین بطریق ہنڈوی بہجوادئی صاحب مطبع
نی بشمول سعی منشی ہرگوپال تفتہ چہاپنا شروع کیا اگرہ کی حکام کو دکہایا اجازت چاہی حکام
نی بکمال خوشی اجازت دی پانسو جلد چہاپی جاتی ہی اون پچاس جلدمین سی شاید پچیس ۲۵ جلد
منشی امید سنگہ مجکو دینگی مین عزیزون کو بانٹ دونگا پرسون خط تفتہ کا آیا تہا وہ لکہتی ہین کہ ایک
فرمہ چہپنا باقی رہا ہی یقین ہی کہ اسی اکتوبر مین قصہ تمام ہو جائی بہائی مینی ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء
سے اکتیسوین جولای ۱۸۵۸ء تک کا حال لکہا ہی اور خاتمہ مین اسکی اطلاع دیدی ہی امین الدین خان
کی جاگیر کی ملنی کا حال اور بادشاہ کی روانگی کا حال کیونکر لکہتا اونکو جاگیر اگست مین ملی بادشاہ
اکتوبر مین گئی کیا کرتا اگر تحریر موقوف نکرتا منشی امید سنگہ اندور جانیوالی تہی اگر ختم کرکر مسودہ اونکی
سامنی آگرہ نہ بہیجدیتا تو پہر چہپواتا کون اہل خطہ کا حال ازروی تفصیل مجکو کیونکر معلوم ہو سنتا ہون
کہ دعوی خون بہ پیش کیا چاہتی ہین سودا ہو گیا ہی مسودہ ہو رہا ہی بلنک صاحب کی جی پور مین
نکڑ ہی اوڑ گئی گورنر مدعی نہوی قصاص نلیا اب ایک ہندوستانی کی خون کا قصاص کون
لیگا شعر اے سبزہ سر راہ از جور رہا چہ نالی ٭ درکیش روزگاران گل خون بہا ندارد

خیر جو ہونا ہی ہو رہیگا بعد وقوع ہم ہی سن لینگی تم اتنا کیون دل جلا رہی ہو ۱۲ ❊

ایضاً میری جان وہ پارسی قدیم جو ہوشنگ و جمشید و کیخسرو کی عہد مین مروج تہا اوسمین خُر بجای مضموم نور قاہر کو کہتی ہین اور چونکہ پارسیون کی دید و دانست مین بعد خدا کی آفتاب سے زیادہ کوئی بزرگ نہین ہی اسیواسطی آفتاب کو خر لکہا شید کا لفظ بڑہا دیا شید بہ شین مکسورہ و بای معروف بروزن عید روشنی کو کہتی ہین یعنی یہہ اوس نور قاہر ایزدی کی روشنی ہی خر اور شید یہہ دونون اسم آفتاب کی ٹہہری جب عرب و عجم مل گئی تو اکابر عرب نی کہ وہ منبع علوم ہوی واسطے دفع التباس کی خر مین واو معدولہ بڑہا کر خور لکہنا شروع کیا ہر آئینہ متاخرین نی اس قاعدہ کو پسند کیا اور منظور رکہا اور فی الحقیقت یہہ قاعدہ بہت مستحسن ہے فقیر جہان خر بے اضافہ لفظ شید لکہتا ہی موافق قانون علمای عرب بواو معدولہ لکہتا ہی یعنی خور اور جہان باضافہ لفظ شید لکہتا ہی وہان بپیروی بزرگان پارسی سر بسر لفظ خور کو بی واو لکہتا ہی یعنی خرشید خور کا قافیہ ور اور بر کی ساتہہ جایز اور روا ہے خود مین نی دو چار جگہہ باندہا ہوگا وہان مین بیواو کیون لکہون ہا خورشید چاہو بی واو لکہو چاہو مع الواو لکہو مین بی واو لکہتا ہون مگر مع الواو کو غلط نہین جانتا اور خر کو کبہی بیواو نلکہون گا قافیہ ہو یا نہو یعنی نظم مین وسط شعر مین آپڑی یا نثر کی عبارت مین واقع ہو خور لکہونگا یہہ بات بہی تمکو معلوم رہی کہ جسطرح خر ترجمہ قاہر کا ہی اسیطرح جم ترجمہ قادر کا ہی کہ باضافہ لفظ شید اسم شہنشاہ وقت قرار پایا ہی مجتہد العصر و میر سرافراز حسین کو دعا پہنچی سچ کہتی تمہین وہان کوئی مجتہد العصر نکہتا ہوگا نکہو تمکو کیا میٹہی کہا تمنے مان لیا اب کوئی کہی یا نکہی میان بدر الدین سے ایک مہر کہدوا دونگا ❊

مصرع جناب مجتہد العصر سرفراز حسین ۔ بس تم یہ مہر خطوں پر مختصر ون پر مشکو ہیر کرلی شروع کرنا سبکے سب تمکو مجتہد العصر کہنی لگین گے حکیم میر اشرف علی کو اور اونکی فرزند کو دعا پہونچی میرن صاحبکو دعا پہونچی بہائی میرن اب وہ جنس کا پردہ کہول ڈالا صافیان جہجر پر پیٹتا ہون دم بدم بہگوتا ہون وہ تو کہان جو پردی ہی لپٹ کر بہا صافی کہے لگے اور پانیکو ٹہنڈا کری وہ پانی جو میر مہدی اور تم اور حکیم جی پیا گیی ہوا ب کہان شراب پندرہ دن کے اور باقی ہی آیندہ خدا رزاق ہی ۱۲ **ایضا**

ہان صاحب تم کیا چاہتی ہو مجتہد العصر کے مسودہ کو اصلاح دیکر بہیجدیا اب اور کیا لکہون تم میری ہم عمر نہین جو سلام لکہون مین فقیر نہین جو دعا لکہون تمہارا دماغ چل گیا ہی لفافہ کو کریدا کرو مسودہ کو کاغذ کو بار بار دیکہا کرو پاوگی کیا یعنی تمکو وہ محمد شاہی روشین پسند ہین یہان خیریت ہی وہان کے عافیت مطلوب ہی خط تمہارا بہت دن کے بعد پہونچا جی خوش ہوا مسودہ بعد اصلاح کے بہیجا جاتا ہی برخوردار میر سرفراز حسین کو دینا اور دعا کہنا اور ہان حکیم میر اشرف علی اور میر افضل علی کو بہی دعا کہنا لازمۂ سعادتمندی یہہ ہے کہ ہمیشہ اسی طرح سی خط بہیجتے رہو کیون سچ کہیو اگلون کی خطوط کی تحریر کے بہی طرز تہی ہای کیا اچہا شیوہ ہی جب تک یون نہ لکہو وہ خط ہی نہین ہے چاہ ابے آب ہے ابر بی باران ہی نخل بے میوہ ہے خانہ بی چراغ ہی چراغ بی نور ہی ہم جانتی ہین تم زندہ ہو تم جانتی ہو کہ ہم زندہ ہین امر ضروری کو لکہہ لیا زوایدکو اور وقت پر موقوف رکہا اور اگر تمہاری خوشنودی اوسی طرح کی نگارش پر منحصر ہی تو بہائی ساڑہی تین سطرین ویسی بہی مین نے لکہدین کیا نماز قضا نہین پڑہتے اور وہ مقبول نہین ہوتے خیر ہمنی بہی وہ عبارت جو مسودہ کے ساتہہ لکہنی تہی اب لکہہ بہیجی قصور معاف کرو خفا نہو میر نصیر الدین ایکبار آئی تہی شیر انکے اشرفاری سنے مینی کہان لکہی کہ تمہاری

چچا کو یا تمکو بہیجدون نواب فیض محمد خان کی بہائی حسن علی خان مرگئی حامد علی خان کے
ایک لاکہہ تیس ہزار کئی سو روپیہ کی ڈگری بادشاہ پر ہوگئی کلو داروغہ بیمار ہوگیا تہا آج اوسنے
غسل صحت کیا باقر علی خان کو مہینے بہر سی تپ آتی ہی حسین علیخان کے گلے مین دو غدود
ہوگئی ہین شہر چپ چاپ کہین پہاوڑا چلتا ہی نہ سرنگ لگاکر کوئی مکان اوڑایا جاتا ہی آہنی
سڑک آتی ہی کہین دمدمہ بنتا ہی دلی شہر خموشان ہی کاغذ بہر گیا ورنہ تمہاری دلگی خوشی کیواسطی
ابہی اور لکہتا ۱۲ **ایضاً** سید صاحب کل پہر دن رہے تمہارا خط پہونچا یقین ہے کہ اوسیوقت یا
شام کو میر سرفراز حسین تمہاری پاس پہونچ گئی ہون حال سفر کا جو کچہہ ہی اونکی زبانی سن لوگے
مین کیا لکہون مینی بہی جو کچہہ سنا ہی وہی ہی سنا ہے انکا اس طرح ناکام پہر آنا میری تمنا اور میری
مقصود کی خلاف ہی لیکن میری عقیدہ اور میری تصور کی مطابق ہی مین جانتا تہا کہ وہان کچہہ
نہوگا سو روپیہ کی ناحق زیرباری ہوئی چونکہ یہہ زیرباری میری بہروسے پر ہوئی تو مجہی شرمساری
ہوئی ہی ان چہاسٹہہ برس مین اسطرح کی شرمساریان اور روسیاہیان بہت اوٹہائی ہین
جہان ہزار داغ ہین ایک ہزار ایک یہی میر سرفراز حسین کی زیرباری سی دل کڑہتا ہی وباکو کیا پوچہتی
ہو قدر انداز قضا کی ترکش مین یہی ایک تیر باقی تہا قتل ایسا عام لوٹ ایسی سخت کال ایسا پڑا
وبا کیون نہو لسان الغیب نی دس برس پہلی فرمایا ہی **شعر** ہو چکین غالب بلائین سب تمام ۞ ایک مرگ
ناگہانی اور ہے ۞ میان سلمہ ۲ کی بات غلط نہتی مگر مینی وبای عام مین مرنا اپنی لائق نہ سمجہا واقعی
اسمین میری کسرشان تہی بعد رفع فساد ہو اسمجہہ لیا جائیگا کلیات اردو کا چہاپا تمام ہوا اغلب کہ اسی ہفتی مین غایت
اسی ہفتی مین ایک نسخہ بسبیل ڈاک تمکو پہنچ جاوی کلیات نظم فارسی کی چہاپنی کی ٹہہر رہی ہے اگر ڈول بنگیا تو وہ بہی چہاپا
جائیگا قاطع برہان کی خاتمہ مین کچہہ فوائد بڑہائی گئی ہین اگر مقدور مساعدت کریگا مین بشرکت غیرے اسکو چہپواونگا مگر یہہ خیال محال
ہی کیونکر مقدور کہ تیاری کا حال مجتہد العصر کو معلوم ہے واللہ علی کل شیء قدیر خدا کا بندہ ہون علی کا غلام مہر اخدا کریم

کریم میرا خدا و ندیم علی دارم چہ غم دارم وبا کی آنچ مدہم ہوگئی ہی پانسات دن بڑا زور شور رہا پرسون
خواجہ مرزا ولد خواجہ امان مع اپنی بی بی بچونکی دلی مین آیا کل رات کو اوسکا نو برس کا بیٹا ہیضہ کرکی مرگیا انا
للہ وانا الیہ راجعون لو رمضان ہی وباہی الگ اللہ ندر حیدر ہی مشتہر ہی الکہ صاحب گیا واقعی بیتکلف وہ میرا عزیز اور رنجوا
اور مزاج مین ادب ہم مین متوسط تہا اسی جرم مین ماخوذ ہو کر مرا اخیر یہہ عالم اسباب ہی اسکی حالات سی ہمکو کیا ۱۲

ایضاً جان غالب ابکی ایسا بیمار ہوگیا تہا کہ مجھکو خود افسوس تہا پانچوین دن غذا کہائی اب اچہا ہون
تندرست ہون ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ تک کچھ کھٹکا نہین ہی محرم کی پہلی تاریخ سی اللہ مالک ہی میر نصیر الدین
آئی کئی بار مگر مینی اونکو دیکھا نہین ایکبار در مین مجھکو غفلت بہت تہی اکثر احباب آئی اونکی خبر نہین ہوئی
جب سی اچہا ہوا ہون سید صاحب نہین آئی تمہاری آنکھونکی غبار کی وجہ یہہ ہی کہ جو مکان دلی مین ڈہائی
گئی اور جہان جہان سڑکین نکلین جتنی گرد اوڑہی اوسکو آپنی ازرہ محبت اپنی آنکھون مین جگہہ
دی بہرحال اچھی ہوجاؤ اور جلد اوجہ مجتہد العصر میر سرفراز حسین کا خط آیا تہا مینی میر نصاحب کی آزردگی
کی خوشی اوسکا جواب نہین لکہا یہہ رقعہ اون دونون صاحبونکو پڑہا دینا کہ میر سرفراز حسین صاحب
اپنی خط کی رسید سی مطلع ہو جائین اور میر نصاحب میری پاس الفت پر اطلاع پائین ۱۲ **ایضاً**
جان غالب تمہارا خط پہنچا غزل اصلاح کی بعد پہونچتی ہی سے ہر کسی سی پوچھتا ہون وہ کہان ہی ۱۲ مصرع
بدل دینی سی یہہ شعر کس رتبہ کا ہوگیا ای میر مہدی تجہی شرم نہین آتی ع میان یہہ اہل دہلی کی زبان ہی ۱۲
اری اب اہل دہلی یا ہندو ہین یا اہل حرفہ ہین یا خاکی ہین یا پنجابی ہین یا گوری ہین ان مین سی تو کسکی
زبانکی تعریف کرتا ہی لکہنو کی آبادی مین کچھ فرق نہین آیا ریاست تو جاتی رہی باقی ہر فن کی کامل
لوگ موجود ہین جنکی ٹٹی پر واہوا اب کہان لطف وہ تو اوسی مکان مین تہا اب میر خیراتیکی حویلی مین
وہ جہت و سمت بدلی ہوئی آ ہی بہرحال مسگیز مصیبت عظیم یہہ ہی کہ قاریکا کنوان بند ہوگیا لال ڈگی کی کنوین
یکقلم کہاری ہوگئی خیر کہاری ہی پانی پیتی گرم پانی نکلتا ہی پرسون مین سوار ہوکر کنوؤن کا حال معلوم

اُڑ گیا تہا مسجد جامع ہوتا ہوا راج گہاٹ دروازہ کو چلا مسجد جامع سی راج گہاٹ دروازے
تک بے مبالغہ ایک صحرا لق ودق ہی اینٹون کی ڈہیر جو پڑی ہین وہ اگر اوٹہ جائین
تو ہو کا مکان ہو جای یاد کرو مرزا گوہر کے باغیچہ کی اُس جانب کو کئی بانس نشیب تہا
اب وہ باغیچہ کی صحن کی برابر ہوگیا یہان تک کہ راج گہاٹ کا دروازہ بند ہوگیا
فصیل کے کنگوری کہلی رہی ہین باقی سب اَٹ گیا کشمیری دروازی کا حال تم دیکہہ گئی
ہو اب آہنی سڑک کی واسطی کلکتہ دروازی سی کابلی دروازی تک میدان ہوگیا پنجابی
کٹرہ دہوبی واڑہ رامجی داس کا گنج سعادت خان کا کٹرہ جرنیل کی بی بی کی حویلی رامجیداس
گودام والے کے مکانات صاحب رام کا باغ حویلی ان میں سے کسی کا پتا نہین ملتا قصہ
مختصر شہر صحرا ہوگیا تہا اب جو کنوی جاتی رہی اور پانی گوہر نایاب ہوگیا تو یہہ صحرا
صحرائے کربلا ہو جای گا اللہ اللہ دلی نہ رہی اور دلی والی اب تک یہان کی زبان کو اچہا
کہے جاتی ہین واہ ری حسن اعتقاد ارے بندہ خدا اردو بازار نہ رہا اردو کہان دلی واللہ
اب شہر نہین ہی کمپ ہی چہاونی ہی نہ قلعہ نہ شہر نہ بازار نہ نہر الور کا حال کچہہ اور ہے مجہے اور
انقلاب سی کیا کام الگزنڈر ہیدرلی کا کوئی خط نہین آیا ظاہرا اون کی مصاحب نہین ورنہ
وہ مجکو ضرور خط لکہتا رہتا میر سرفراز حسین اور میرن صاحب اور نصیر الدین کو دعا کہنا ۱۲

الضاً بہائی کیا پوچہتی ہو کیا لکہون دلی کی ہستی منحصر کئی ہنگامون پر ہے قلعہ چاندنی چوک
ہر روزہ بازار مسجد جامع کا ہر ہفتہ سیر جمنا کی پل کی ہر سال میلہ پہول والونکا یہہ پانچون باتین
اب نہین پہر کہو دلی کہان ہان کوئی شہر قلمرو ہند میں اس نام کا تہا نواب گورنر جنرل بہادر
۱۵ دسمبر کو یہان داخل ہون گے دیکہیی کہان اوترتی ہین اور کیونکر دربار کرتی ہین آگے کی دربار
مین بہات جاگیردار تہی کہ اونکا الگ الگ دربار ہوتا تہا جہجر بہادر گدہ بلب گڈہ +

گذرہ فرخ نگر دو جانہ پاٹودی لوہارو چار معدوم محض ہین جو باقی رہی اوسمین سے دوجانہ
ولوہارو تحت حکومت ہانسی حصار پاٹودی حاضر اگر ہانسی حصار کی صاحب کلکٹر بہادر
اون دونون کو یہان لے آئی تو تین رئیس ورنہ ایک یہ دربار عام والے مہاجن لوگ سب
موجود اہل اسلام مین سی صرف تین آدمی باقی ہین میرٹہ مین مصطفےخان سلطان جی
مین مولوی صدر الدین بلی ماروین سگ دنیا موسوم ہاسد تینون مردود مطرود محروم
ومغموم **شعر** توڑ بیٹھی جبکہ ہم جام وسبو پھر ہمکو کیا آسمان سی بادۂ گلفام گر برسا
کری ہے تم آتی ہو چلی آؤ جان نثار کی حویلی کی سڑک خان چند کی کوچی کی سڑک دیکھہ جاؤ
بولاقی بیگم کی کوچی کا ڈہنا جامع مسجد کی گرد ستر ستر گز گول میدان نکلنا سن جاؤ غالب
افسردہ دلکو دیکھہ جاؤ چلے جاؤ مجتہد العصر میر سرافراز حسین کو دعا حکیم الملک حکیم
میر اشرف علی کو دعا قطب الملک میر نصیر الدین کو دعا یوسف ہند میر افضل علی کو دعا
ایضا میان کیون ناسپاسی وحق ناشناسی کرتی ہو چشم بیمار ایسی چیز ہے
کہ جسکے کوئی شکایت کری تمہارا مونہہ چشم بیمار کی لائق کہان چشم بیمار میر نصاحب
قبلہ کی آنکھہ کو کہتی ہین جسکو اچھی اچھی عارف دیکھتی رہتی ہین تم گنوار چشم بیمار کو کیا
جانو خیر ہنسی ہو چکی اب حقیقت مفصل لکھو تم تو رخر کی عادت رکھتی ہو عوارض چشم سی
مجکو کیا علاقہ میری نور چشم کی آنکھہ کیون دکھی ورنہ بال بال بچ گیا جو اسکی خلاف کہی
اوسکو غلط جانتا مینی خط تمہین جان کر نہین لکھا تھا تم نی لکھا تھا کہ بعد عید مین وہان آؤنگا
خط مجکو بھیجنی مین تامل ہوا لکھتی کچھہ ہو کرتی کچھہ ہو تنخواہ کی سو تین برس کی روپیہ دو ہزار دوسو
پچاس ہوی سود در جکی جو پائی تہی وہ کٹ گئی ڈیڑہ سو عملہ فعلہ کی نذر ہوی مختار کار دو ہزار لایا چاہتا
مین اوسکا قرضدار رہون روپیہ اوسکی اپنی گہر میں رکھے اور مجہی کہلا کہ میرا حساب کیجیے حساب کیا دو سو الٹا سالم کم پانسو مین کیا میری قرض

حساب کر کچھہ اوپر گیارہ سو نکلی مین کہتا ہون یہہ گیارہ کا بانٹ دی تو سو بھی آدہی تو لے آدہی مجھے
دی وہ کہتا ہی پندرہ سو مجکو دو یان سو سات تم لو یہہ جھگڑا مٹ جائیگا تب کچھہ ہاتہہ آئی گا
خزانہ سی روپیہ آگیا ہی مینی آنکھہ سی دیکھا ہو تو آنکھین پہوٹین بات رہگئی پت رہگئی حاسدونکو
موت آگئی دوست شاد ہو گئی مین جیسا ننگا بہوکا ہون جب تک جیونگا ایسا ہی ہونگا میرا دارو
گیر سی بچنا معجزہ اسد الہی ہے ان پیسونکا ہاتہہ آنا عطیہ ید الہی ہی حاکم شہر لکہدی کہ یہہ شخص ہرگز پنشن
پانی کا مستحق نہین حاکم صدر مجکو پنشن لوای اور پورا دلوای میر نصیر صاحب کو دعا کہتا ہون اور
مزاج کی خبر پوچہتا ہون جواب رکی رکی جواب عربی عربی جو اوہون نے لکہا وہ مینی بہی لکہا
مجتہد العصر سے لکہون دعا لکہون کیا لکہون نہین بہی وہ مجتہد ہون ہوا کرین میری تو فرزند ہین مین
دعا ہی لکہون گا اور اسی طرح میر نصیر الدین کو بہی دعا ۱۲ **ایضاً** میری جان تجکو تو بیکاری
مین خط لکہنی کا ایک شغل ہی قلم دوات لی بیٹہی اگر خط پہونچا ہی تو جواب ورنہ شکوہ و شکایت
عتاب و خطاب لکہنی لگی کل حکیم میر اشرف علی آئی تہی سر منڈوا ڈالا ہی محلقین رؤسکم پر عمل کیا
ہی مینی کہا کہ سر منڈوا آیا ہے تو داڑہی رکھو کہنی لگی دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم واللہ اونکے صورت
قابل دیکہنی کی ہی کہتی تہی کہ میر احمد علی صاحب آگئی اور بحال اور برقرار رہی خدا کا شکر بجالایا
کہیے تو ایسا ہی ہو کہ کسی عزیز کی اچھی خبر سنی جای میرا سلام کہنا اور مبارک باد دینا خبردار
بہول بجائیو تمہاری شکایتہای بیجا کا جواب یہہ ہی کہ تمنی جو خط مجکو پانی پت سی بہیجا تہا اور
کرنال کی روانگی کی اطلاع دی تہی مینی تجویز کرلیا تہا کہ جب کرنال سی خط آئیگا تو مین جواب
لکہونگا آج شنبہ ۱۵ اکتوبر صبحکا وقت ابہی کہانا پکا بہی نہین بستر پہ بیٹہا تہا کہ تمہارا خط آیا
ادہر پڑہا ادہر جواب لکہا کلبان ہمارے یار کو خط دیکر ڈاک گہر روانہ کیا بولو تمہارا گلہ بیجا یا بجا
بہائی گلہ کرو تو اپنی سی کرو کہ تمنی کرنال پہونچکر خط لکہنی مین کیون دیر کی اور ہان یہہ کہا ہے

ہی کہ بہت دنسی میر نصیر الدین کا نام تمہاری قلم سی نہین نکلتا نہ اونکی خیر و عافیت نہ اونکی بندگی اگر وہ مجہسی خفا ہین تو اونکی بندگی نہ لکہتی خیر و عافیت تو لکہتی یہہ باتین اچہی نہین میر نصاحبکی باب مین حیران ہون تہا تمہاری ساتہہ گئی ہین والدہ اونکی پانی پت مین ہین وہان کوئی مکان لیکر والدہ کو وہین بلائین گی یا خود بعد چند روز کے یہان آجائین گے یہہ دو باتین جواب طلب ہین میر نصیر الدین کے بندگی نہ لکہنی کا سبب اور میر نصاحب کے بود و باش کی حقیقت لکہو رہا میرا بنشن اوسکا ذکر نکرو اگر ملیگی تو تمکو اطلاع دی جایگی شہر کی آبادی کا چرچا ہوا کرایہ کو مکان ملنی لگے چار سو پانسو گہر آباد ہوی ہین کہ پہر وہ قاعدہ مٹ گیا اب خدا جانی کیا دستور جاری ہوا آیندہ کیا ہوگا سلطان العلما مجتہد العصر مولوی سید سرافراز حسین کو اگرچہ نظر اونکی مدارج علم و عمل پر بندگی چاہی مگر خیر مین عزیز داری و یگانگی کی راہ سی دعا لکہتا ہون میر نصاحب کو دعا اور بعد دعا کی بہت سا پیار میر نصیر الدین کو زیادہ کیا لکہون ۱۲ **ایضاً** وا حضرت کیا خط لکہا ہی اس خرافاتکی لکہنی کا فائدہ بات اتنی ہی کہ میرا پلنگ مجکو ملا میرا بچہونا مجکو ملا میرا جام مجکو ملا میرا بیت الخلا مجکو ملا رات کا وہ شور کوئی آبو گوئی آیئو فرو ہوگیا میری جان بچی میری آدمیون کی جان بچی ع اکنون شب من شبست و روز من روز ست نہ یہی تمنی یہہ نہ لکہا کہ میر نصاحبکو میرا خط پہونچا یا نہ پہونچا مین گمان کرتا ہون کہ نہین پہونچا اگر پہونچتا تو بیشک وہ خط تمہاری نظر سی گذرتا اور میر نصاحب اسکی اصل حقیقت تمسی پوچہتی اور اس صورت مین یہہ بہی ضرور تہا کہ تم اس واہیات کے بدلی مجکو وہ روداد لکہتی جو میر نصاحب مین اور تم مین پیش آئی پس اگر جیسا کہ میرا گمان ہی خط نہین پہونچا تو خیر جانی دو اگر خط پہونچا ہی تو میر نصاحبکی خط کی جواب لکہوانی مین تمنی میرا دم ناک مین کر دیا تہا اب وسنی میری خط کی جواب کا تقاضا کیون نہین کرتی حسن بہی کیا چیز ہی نادر کا اتنا خوف نہین جتنا حسین آدمی کا ڈر ہوتا ہی تم اوسنی خواہش وصال کرتی ہوے

ذرہ میری خط کی جواب کی باب مین کیون نہین لکہتی نہ صاحب یہہ بات نہین میری خط کا
جواب اون سی لکہوا کر بہجواؤ یہانکا حال وہ ہی جو دیکہہ گئی ہو پانی گرم ہوا گرم تپین مستولی
اناج مہنگا بیچارہ منشی میر احمد حسین کا بہتیجا یعنے میر امداد علی استولکا بیٹا محمد میر شب گذشتہ کو
گذر گیا آج صبح کو اوسکو دفن کر آئی جوان صالح پرہیزگار مومنین کا پیش نماز تہا انا للہ وانا
الیہ راجعون مجتہد العصر کا حکم بجا لاونگا اور نہ رئیس کو بلکہ مدار المہام ریاست کو لکہونگا
رئیس میری سوال کا جواب قلم انداز کر جای گا اور مدار المہام امر واقعی لکہہ بہیجیگا مجتہد العصر کو
دعا کہنا اور یہہ خط پڑہا دینا میرن صاحب کو دعا اور کہنا کہ بہلا صاحب تمنی ہماری خط کا
جواب نہین لکہا ہم بہی تمہاری طرز کا تتبع کرینگی حکیم میر اشرف علی کو دعا کہنا اور کہنا
کہ اگر تم مین اون مین راہ و رسم تعزیت و تہنیت ہو تو میر احمد حسین کو خط لکہو اور یہہ بہی
اونکو معلوم ہو کہ حفیظ یہان آیا ہوا ہی قبایل تمہاری نہین ہین اگر وہان کچہہ حاصل
ہو رسائی تو خیر ورنہ یہان کیون نہ چلی آو **شعر** مین بہولا نہین تجکو ہی میری جان
کرون کیا کہ یہان گر رہی ہین مکان + برسات کا حال نہ پوچہو خدا کا قہر ہی قاسم جان
کی گلی سعادت خان کی نہر ہی مین جس مکان مین رہتا ہون عالم بیگ خان کی کٹڑہ
کی طرف کا دروازہ گر گیا مسجد کی طرف دالانکو جاتی ہوی جو دروازہ تہا وہ گر گیا سیڑہیان
گرا چاہتی ہین صبح کی بیٹہنی کا حجرہ جہک رہا ہی چہتین چہلنی ہو گئی ہین مینہہ گہڑی بہر برسی
تو چہت گہنٹا بہر برسی کتابین قلمدان سب توشکخانہ مین فرش پر کہین لگن رکہا ہوا کہین
چلمچی دہری ہوئی خط کہان بیٹہہ کر لکہون پانچ چار دن سی فرصت ہی مالک مکان
کو فکر مرمت ہی آج ایک امن کی صورت نظر آئی کہا کہ آؤ مہر مہدی کی خط کا جواب لکہون لو
کی ناخوشی راہ کی محنت کشتی تپ کی حرارت گرمی کی شرارت یاس کا عالم

عالم کثرت اندوہ وغم حال کی فکر مستقبل کا خیال تباہی کا رنج آوارگی کا ملال جو کچھہ کہو
وہ کم ہی بالفعل تمام عالم کا ایک سا عالم ہی سنتی ہین کہ نومبر مین مہاراجہ کو اختیار ملیگا
مگر وہ اختیار ایسا ہوگا جیسا خدا نی خلق کو دیا ہی سب کچھہ اپنی قبضۂ قدرت مین
رکھا آدمی کو بدنام کیا ہی باری رفع مرض کا حال لکھو خدا کری تپ جاتی رہی ہو
تندرستی حاصل ہوگئی ہو میر صاحب کہتی ہین **مصرع** تندرستی ہزار
نعمت ہی ٭ ہای پیش مصرع مرزا قربان علی بیگ سالک نی کیا خوب بہم پہنچایا
ہی مجکو پسند آیا ہی **شعر** تنگدستی اگر نہو سالک ٭ تندرستی ہزار نعمت ہی ٭ مجتہد العصر
میر سرفراز حسین صاحب کو دعا ہاہا میر افضل علی صاحب کہاں ہین حضرت
یہاں تو اس نام کا کوئی آدمی نہین ہی لکھنو کی مجتہد العصر کی بہائی کا نام میرن صاحب
تہا جیپور کی مجتہد العصر کی بہائی میرن صاحب کیون نکہلائین ہان بہئی میرن صاحب
بہلا اونکو ہماری دعا کہنا ۱۲ **ایضاً** شعر بی می نکند در کف من خامہ روانی ٭ سرد است
ہوا آتش بی دود کجائی ٭ میر مہدی صبح کا وقت ہی جاڑا خوب پڑ رہا ہی انگیٹہی سامنی رکہی
ہوئی ہی دو حرف لکہتا ہون آگ تاپتا جاتا ہون آگ مین گرمی تہین مگر ہای آتش سیال
کہان کہ جب دو جرعہ پی لیی فوراً رگ و پی مین دوڑ گئی دل توانا ہوگیا دماغ روشن
ہوگیا نفس ناطقہ کو تواجد بہم پہنچا ساقی کوثر کا بندہ اور تشنہ لب ہای غضب ہای غضب
میان تم پنشن پنشن کیا کرتی ہو گورنر جنرل کہان اور منس کہان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صاحب کمشنر
بہادر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر جب ان تینون نی جواب دیا ہو تو اوسکا مرافعہ گورنمنٹ مین کرون مجہی
تو دربار و خلعت کے لالی پڑی ہین تمکو پنسن کی فکر ہی یہاں کی حاکم نی میرا نام فرد مین نہین لکہا ہین نئی اسکا اپیل نواب
لفٹننٹ گورنر بہادر کی کان تک گیا ہی ع دیکہی کیا جواب آتا ہی ٭ بہر حال جو کچھہ ہوگا تمکو لکہا جائیگا ٭ وہ یوسف [illegible]

یوسف عصر بہی یوسف کشور بہی اونکی زلیخانی ستم برپا کر رکہا ہی مجہی تو خبر نہین کہ کہین حضرت کہہ گئی
ہین کہ مین باڑہی سات روپیہ مہینی بہیجی جاونگا اب اونکا تقاضا ہی رحیم بخش روز آتا ہی اور کہتا
ہی کہ بہو بہیا جان کو لکہو کہ پہیر بہی جان بہو کی مرتی ہین خرچ جلد بہیجو ورنہ نالش کی جائیگی اور
تمکو گواہ قرار دیا جائیگا بہر حال میرنصاحبکو یہہ عبارت پڑہوا دینا میر سرفراز حسین کو دعا میر نصیر الدین
کو دعا حکیم میر اشرف علیکو دعا یوسف ہفت کشور کو دعا ۱۲ **ایضاً** سید صاحب پہاڑ کہو سلا
نکالا ہی بعد القاب کے شکوہ شروع کر دینا اور میرن صاحبکو اپنا ہم زبان کر لینا مین میر مہدی
نہین کہ میرنصاحب پہ مرتا ہون میر سرفراز حسین نہین کہ اونکو پیار کرتا ہون علی کا غلام اور سادات کا
معتقد ہون اوس مین تم بہی آگئی کمال ہی کہ میرنصاحب سے محبت قدیم ہی دوست ہون عاشق زار
نہین بندہ مہر ووفا ہون گرفتار نہین تمہاری بہائی نی سخت مشوش بلکہ نعل در آتش کر رکہا ہی
ایک سلام اصلاح کی واسطی بہیجا اور لکہا کہ بعد محرم کی مین بہی آونگا مینی سلام رہنی دیا اور منتظر رہا کہ
ڈاک مین کیون بہیجون وہ آئینگی تو دینا اونکو دونگا محرم تمام ہوا آج سہ شنبہ غرہ صفر ہی حضرت کا
پتا نہین ظاہرا برسات نی آنی نہ دیا برسات کا نام آگیا سو پہلی تو مجملاً سنو ایک غدر کالون کا ایک
ہنگامہ گورونکا ایک فتنہ انہدام مکانات کا ایک آفت وبا کی ایک مصیبت کال کی اب یہہ برسات
جمیع حالات کا جامع ہی آج اکیسوان دن ہی آفتاب اسطرح نظر آجاتا ہی جسطرح بجلی چمک جاتی ہی
راتکو کبہی کبہی اگر تاری دکہائی دیتی ہین تو لوگ اونکو جگنون سمجہہ لیتی ہین اندہیری راتون مین چورونکی
بن آئی ہی کوئی دن نہین کہ دو چار گہر کی چوری کا حال نہ سنا جای مبالغہ نہ سمجہنا ہزارہا مکان گر گئی
سیکڑون آدمی جابجا دبکر مر گئی گلی گلی ندی بہہ رہی ہی قصہ مختصر وہ ان کال تہا کہ مینہہ نہ برسا
اناج نہ پیدا ہوا یہہ پن کال ہی پانی ایسا برسا کہ بوئی ہوی دانہ بہہ گئی جنہون نی ابہی
نہین بویا تہا وہ بونی سی رہ گئی سن لیا دلی کا حال اسکی سوا کوئی نئی بات نہین ہی جناب

جناب میرن صاحب کو دعا، زیادہ کیا لکھون ۱۲ **ایضاً** میری جان تو کیا کہہ رہا ہی ہنسی
کسیا نا سود دیوانہ صبر و تسلیم و توکل و رضا شیوہ صوفیہ کا ہی مجسی زیادہ اسکو کون سمجھی گا
جو تم مجکو سمجہاتی ہو کیا مین یہہ جانتا ہون کہ ان لڑکون کی پرورش مین کرتا ہون استغفر اللہ
لا موثر فی الوجود الا اللہ یا تم یہہ سمجہتی ہو کہ مین شیخ چلی کیطرحسی یہہ خیال باندہتا ہون کہ مرغی
مول لونگا اور اوسکی انڈی بچی بیچکر بکری خریدونگا اور پہر کیا کرونگا اور آخر کیا ہوگا بہائی یہہ
تو مینی اپنا راز دل تمسی کہا تہا کہ آرزو یون تہی اور اب وہ نقش باطل ہو گیا ایک حسرت کا بیان تہا
نہ خواہش کا دیکہا اس پنشن قدیم کا حال مین تو اس سے ہاتہہ دہوی بیٹہا ہون لیکن جب تک جواب
نہ پاؤن کہین اور کیونکر چلا جاؤن حاکم اکبر کی آنیکی خبر گرم دیکہی کب آتی ہی تو مجہی بہی دربار مین بلاتی
یا نہ بولاتی خلعت ملے یا نملی یہہ بیچ مین ایک اور پیچ آپڑا ہی اوسکو دیکہہ لون اور پہر صرف اسیکا انتظار
نہین اس مرحلہ کی طی ہونیکی بعد پنشن کی ملنی نملنی کا تردد بدستور رہیگا بیکسیر کیونکر نجاؤن کہ
یہہ سب امور ملتوی چہوڑ کر نکل جاؤن پنشن جاری ہوئی پر بہی تو سوا رام کی کہین ٹہکانا نہین ہے وہان
تو جاؤن اور ضرور جاؤن تین برس ثبات قدم اختیار کیا اب انجام کار مین اضطراب کیا وجہ
چپکی ہو رہو اور مجکو کسی عالم مین غمگین اور مضطر گمان نکرو ہر وقت مین جو مناسب ہوتا ہی لیلیہ
عمل مین آتا ہی صاحب یہہ میرن صاحب نی جو دو سطرین دستخط خاص سے لکہین ہین واللہ مین کچہہ نہین
سمجہا کہ یہہ کس مقدمہ کا ذکر ہی ۱۲ **منشی ہرگوپال تفتہ تخلص کے نام شعر رکہیو غالب**
مجہی اس درد نوائی مین معاف ؛ آج کچہہ درد میرے دلمین سوا ہوتا ہی ؛ بندہ پرور تمکو پہلی یہہ
لکہا جاتا ہی کہ میری دوست قدیم میر کرم حسین صاحب کیخدمت مین میرا سلام کہنا اور یہہ کہنا کہ
ابتک جیتا ہون اور اس سی زیادہ میرا حال مجکوبہی معلوم نہین مرزا حاتم علی صاحب مہر کے
جناب مین میرا سلام کہنا اور یہہ میرا شعر میرے زبان سی پڑہ دینا شعر مطلع اسلام بود و رشتہ ایمان

ای تو غائب النظر پہر تو ایمان مین سے ہو تمہاری پہلی خط کا جواب بہیج چکا تہا کہ اوسکی دو دن
یا تین دن کی بعد دوسرا خط پہنچا سنو صاحب جس شخص کو جس شغل کا ذوق ہو اور وہ اوس
مین بے تکلف عمر بسر کری اوسکا نام عیش ہے تمہاری توجہ مفرط اطراف شعر و سخن کی تمہاری
شرافت نفس اور حسن طبع کی دلیل ہی اور بہائی یہہ جو تمہاری سخن گستری ہی اسکی
شہرت ہاین میری ہی تو نام اوری ہی میرا حال اس فن مین اب یہ ہی کہ شعر کہنی کی روش
اور اگلی کہی ہوئی اشعار سب بہول گیا مگر ہان اپنی ہندی کلام مین سی ڈیڑہ شعر یعنی ایک
مقطع اور ایک مصرع یاد رہگیا ہی سو گاہ گاہ جب دل اولٹنی لگتا ہی تب دس پانچ بار یہہ
مقطع زبان پر اجاتا ہی شعر زندگی اپنی اسی ڈہب سے جو گذری غالب ؛ ہم بہی کیا یاد
کرینگی کہ خدا رکہتی تہی ؛ پہر جب سخت گہبراتا ہون اور تنگ آتا ہون تو یہہ مصرع پڑہکر
چپ ہو جاتا ہون ع ای مرگ ناگہان تجہی کیا انتظار ہی ؛ یہہ کوئی نہ سمجہی کہ مین
اپنی بی رونقی اور تباہی کی غم مین مرتا ہون جو دکہہ مجکو ہی اوسکا بیان تو معلوم مگر اوس
بیان کی طرف اشارہ کرتا ہون انگریز کی قوم مین سے جو ان روسیاہ کالون کی ہاتہہ سے
قتل ہوی اوسمین کوئی میرا امیدگاہ تہا اور کوئی میرا شفیق اور کوئی میرا دوست اور کوئی
میرا یار اور کوئی میرا شاگرد ہندوستانیون مین کچہہ عزیز کچہہ دوست کچہہ شاگرد کچہہ معشوق سو وہ سبکی
سب خاک مین ملگئی ایک عزیز کا ماتم کتنا سخت ہوتا ہے جو اپنی عزیزون کا ماتم دار ہو اوسکو زیست کیونکر
نہ دشوار ہو ہای اتنی یار مری کہ جو اب مین مرونگا تو میرا کوئی رونی والا ہی نہوگا انا للہ و انا الیہ راجعون
میرزا حاتم علی مہر تخلص کے نام شعر ہے غم گیتی شراب کم کیا ہی ؛ غلام ساقی کوثر
ہون مجکو غم کیا ہی ؛ سخن مین خامۂ غالب کی آتش افشانی یقین ہے ہمکو بہی لیکن اب اوسمین دم کیا ہے
بعلاقہ محبت ازلی کو برحق ماننا اور پیوند غلامی جناب مرتضی علی کو سچ جاننا ایک بات اور کہتا ہون کہ بلبنائی

بنائی اگرچہ سبکو عزیز ہی مگر شنوائی بہی تو آخر ایک چیز ہی مانا کہ روشناسی اونکی جار مین آئی
ہی یہہ بہی دلیل آشنائی ہی کیا فرض ہی کہ جب تک دید وا دید نہولی ہی کو بیگانہ یکدگر سمجہین
البتہ ہم تم دوست دیرینہ ہین اگر سمجہین سلام کی جواب مین خط بہت بڑا احسان ہی سے
خدا کری وہ خط جسمین آپکو مین نے سلام لکہا تہا آپکی نظر سی گذر گیا ہو اچہا نا اگر نہ دیکہا ہو تو
اب مرزا تفتہ سی لیکر پڑہ لیجیگا اور خط کی لکہنی کی احسانکو اوس خط کی پڑہ لینی سی دوبالا
کیجیے گا ہای میر جان جا کو بکیا جوان مارا گیا ہی سچ اوسکا یہہ شیوہ تہا کہ اردو کے
فلک کو مانع آتا اور فارسی زبان مین شعر کہنی کی رغبت دلوتا بندہ نے یہہ بہی اونہین مین سے
کہ جینکا مین ماتمی ہون ہزارہا دوست مر گئی کسکو یاد کرون اور کس سے فریاد کرون جیون
تو کوئی غمخوار نہین اور مرون تو کوئی عزادار نہین غزلین آپکی دیکہین ؛
سبحان اللہ چشم بدور اردو کی راہ کی تو سالک ہو گویا اس زبان کی مالک ہو فارسی
سے بہی ہاتہ خوبی مین کم نہین مشق شرط ہی اگر کہی جاؤگی لعلت پاؤگی میرا تو بقول
طالب آملی اب یہہ حال ہی **بیت** لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی ؛ دہن بر چہرہ
زخمی بود و بہ شد ؛ جب آپ نی بغیر خط کی بہیجی مجکو لکہا ہو تو کیون کر مجکو اپنی خط کی جواب کی
نہ ملنا ہو پہلی تو اپنا حال لکہی کہ مین نی سنا تہا آپ کہین کی صدر امین ہین پہر آپ اکبر اباد
مین کیون خانہ نشین ہین اس ہنگامہ مین آپکی صحبت حکام سی کیسی رہی ۲ راجہ بلوان سنگہ کا
حال بہی لکہنا ضرور ہی کہ کہان ہین اور وہ دو ہزار مہینا جو اونکو سرکار انگریزی سی ملتا تہا
اب ہی ملتا ہی یا نہین ۳ لکہنو کچہہ نہین کہلتا کہ اوس بہارستان پر کیا گذری اموال کیا ہوئی
اشخاص کہان گئی خاندان شجاع الدولہ کی زن و مرد کا انجام کیا ہوا قبلہ و کعبہ حضرت
مجتہد العصر کی سرگذشت کیا ہی گمان کرتا ہون کہ بہ نسبت میری تمکو کچہہ ؛

زیادہ آگہی ہوگی امیدوار ہون کہ جو آپ پر معلوم ہی وہ مجہہ پر مجہول نرہی پتا مسکن مبارک کا کشمیری بازار سی زیادہ نہین معلوم ہوا ظاہرا اسیقدر کافی ہوگا ورنہ آپ زیادہ لکہتی مرزا تفتہ کو دعا کہیگا اور اونکی اوس خط کی پہونچنی کی اطلاع دیجیگا جس مین آپکے خط کی اونہون نی نوید لکہی تہی و السلام ۱۲

ایضًا بندہ پرور آپکا مہربانی نامہ آیا آپکی مہر انگیز اور محبت آمیز باتون نی غم بیکسی بہولایا کہان وہیان ڈراہی کہانسی دستنبو کی مناسبت کیواسطی ید بیضا ڈہونڈہ نکالا ہی آفرین صد ہزار آفرین تمہاری مصرع اگر یون ہو تو فقیر کی نزدیک بہت مناسب ہی ع نامہ خود سال خویش داد نشان ۱۲ مرزا تفتہ کا خط ہاترس سی آیا اونکی لڑکی بالی اچہی ہین آپ گہبرائین نہین وہ اپنی کی اپنی ہین اگر تمہین بغیر اونکی آرام نہین تو اونکو یہ غنیمت ہی جہان کہان ۱۲ صاحب بندہ اثنا عشری ہون ہر مطلب کے خاتمہ پر بارہ کا ہندسہ کرتا ہون خدا کری میرا بہی خاتمہ اسی عقیدہ پر ہو ہم تم ایک آقا کی غلام ہین تم جو مجہہ سی محبت کروگی یا میری غمگساری مین محنت کروگی کیا تمکو غیر جانون جو تمہارا احسان مانون تم سراپا مہر و وفا ہو و اللہ اسم با مسمی ہو ۱۲ مبالغہ اس کتاب کے تصحیح مین سعی اسواسطی کرتا ہون کہ عبارت کا ڈہنگ نیا ہی صحیح کا درست پڑہنا بڑی بات ہی اگر غلط ہوجائیگی تو پہر وہ عبارت نری خرافات ہی باری بسبب التفات بہائی منشی نبی بخش صاحب کے صحت الفاظ سی خاطر جمع ہی متوقع ہون کہ وہ تکلیف سہین اور ختم کتاب تک متوجہ رہین منشی شیو نراین صاحب نے کاپی میرے دیکہنی کو بہیجی ہی کس طرح میری پسند آئی چنانچہ اونکو لکہہ بہیجا ہی اگر ہو سکی تو سیاہی ذرا اور بہی نگت کے اچہی ہو ۱۲ حضرت چار جلدین بہائی حکام کو دونگا اور دو جلدین ولایت کو بہیجونگا اللہ اللہ کیا غفلت ہی اور کیا اعتماد ہی زندگی پر بہر حال یہہ ہوس تہی اور شاید اب بہی ہو کہ ان چہہ جلدونکی کچہہ تزئین اور آرایش کیجاوی آپ اور بہائی صاحب اور اونکا فرزند رشید منشی عبد اللطیف اور منشی شیو نراین یہہ چارون صاحب فراہم ہون اور یہ اجلاس کونسل یہہ امر تجویز کیا جاوے کہ کیا کیا جاوی مجہہ آدمی

دو دو روپیہ کتاب سے زیادہ کا مقدور بہی نہین ہان یہہ ممکن ہی کہ چار جلدین چہہ روپیہ مین
اور دو جلدین چہہ روپیہ مین تیار ہون پہر سوچتا ہون کہ یارب آرایش کی گنجایش کہان
ناچار چار کتابون کی جلد ڈیڑہ ڈیڑہ روپیہ کی اور دو کتابون کی جلد تین تین روپیہ کے بنای
جای قصہ مختصر کچہہ کیا جای یا یہی کہدیا جای کہ تیری رای کونسل مین مقبول اور صرف جلدون
کے تیاری منظور ہوی بارہ روپیہ بہیجدی ۱۲ مطالب و مقاصد تمام ہوی اور ہم تم زبان
قلم باہم دگر ہمکلام ہوی ۱۲ **ایضاً** بہائی صاحب از روی تحریر مرزا تفتہ آپکا چہہ کتابونکی
تزئین کی طرف متوجہ ہونا معلوم ہوا پہر بہائی منشی نبی بخش صاحب نے دو بار لکہا کہ مین اجمال
لکہتا ہون مفصل مرزا حاتم علی صاحب نے لکہا ہوگا یارب اونکی دو خط آگئی مرزا صاحب نے اگر لکہا
ہوتا تو اونکا خط کیون نہ آتا اپنی حسن اعتقاد سی یون سمجہا کہ نلکہنا بہ مقتضای یگانگی ہی جب اپنا
کام سمجہہ لئے تو مجکو لکہنا کیا ضرور ہی مگر اسکو کیا کرون کہ جواب طلب باتون کا جواب نہین مطبع اخبار
آفتاب عالمتاب مین یکم ستمبر ۱۸۵۸ء حال سی حکیم احسن اللہ خان کا نام لکہوا دینا اور دو نمبر اونکا ایکبار
بہجوا دینا اور آیندہ ہر ہفتہ اوسکی ارسال کا طور ٹہرا دینا کیون صاحب یہہ امر ایسا کیا دشوار تہا کہ نہ
کیا اور اگر دشوار تہا تو اوسکی اطلاع دینی کیا دشوار تہی اہی شکایت نہین کرتا پوچہتا ہون کہ آیا
یہہ امور مقتضی شکایت ہین یا نہین مرزا تفتہ کی ایک خط مین یہہ قصہ لکہہ چکا ہون کیا اونہون نی
بہی وہ خط تمکو نہین پڑہا یا ہرچند عقل دوڑائی کوئی درنگ کی وجہہ خیال مین نہ آئی اب جو اپنا
مدعا سی قطع نظر مین یہہ سوچ رہا ہون کہ دیکہون چہہ مہینی بعد برسدن بعد اگر مرزا صاحب
خط لکہتی ہین تو اس امر خاص کا جواب کیا لکہتی ہین مین بہی شاعر ہون اگر کوئی مضمون
ہوتا تو میری ہی خیال مین آجاتا کوئی عذر ایسا میری ذہن مین نہین آتا کہ قابل سماعت کے ہو مین
بہی تو دیکہون تم کیا لکہتی ہو ۱۲ **ایضاً** **شعر** مرا بسادہ دلیہای من توان بخشید خطا نمودہ ام

چشم آفرین دارم ؛ کل دوشنبہ کا دن ۲۰ ستمبر کی تھی صبح کو مین نی آپکو شکایت نامہ لکھا
اور بیرنگ ڈاک مین بھیجا بادو پہر کو ڈاک کا ہرکارہ لکہ تمہارا خط اور ایک مرزا تفتہ کا خط
لایا معلوم ہوا کہ جس خط کا جواب مین آپسے مانگتا ہون وہ نہین پہنچا پہہ شکوہ سی شرمندگی
اور کچھہ خط کی نہ پہنچنی سی حیرت ہوئی دوپہر ڈہلی مرزا تفتہ کی خط کا جواب لکھکر لفافہ نکالنی
لگا بکس مین سی وہ تمہاری نام کا خط نکل آیا ۔۔ اب مین سمجھا کہ خط لکھہ کر بہول گیا ہون اور
ڈاک مین نہین بھیجا اپنی نسیان کو لعنت کی اور چپ ہو رہا متوقع ہون کہ میرا قصور
معاف ہو بعد چاہنی عفو جرم کی آپ کی کل کے خط کا جواب لکھتا ہون ۱۲ سبحان اللہ
جلدون کی آرایش کی باب مین کیا اچھی فکر کی ہی میرے دل مین بہی ایسی ہی ایسی
باتین تہین یقین ہے کہ مثل ع شاہوار ہو جائنگی ۱۲ مہرہ اگر ہوجاوی گا تو حرف خوب
چمک جائینگی اسکا خیال اون چا جلدون مین بہی رہی بارہ روپیہ کی ہنڈوی پہنچتی
ہی سو روپیہ وصول کر کر مجکو اطلاع دیجیگا ورنہ مین مشوش ہونگا ۱۲ حضرت یہان دو خبرین
مشہور ہین انکی مین ایسی تصدیق چاہتا ہون ایک تو یہہ کہ لوگ کہتی ہین اگرہ مین اشتہار جاری
ہو گیا ہی اور ڈہنڈورہ پٹ گیا ہی کہ کمپنی کا ٹہیکہ ٹوٹ گیا اور بادشاہی عمل ہندوستان مین ہو گیا
دوسری خبر یہہ ہی کہ جناب ادمنسٹن صاحب بہادر گورنمنٹ کلکتہ کی چیف سکرتر اکبرآباد کی لفٹنٹ
گورنر بہادر ہو گئی خبرین دو نوبت اچھی ہین خدا کری سچ ہون اور شبہہ ہونا انکا آپکی لکھنی پر منحصر ہے ۱۲
ہان صاحب ایک بات اور ہی اور وہ محل غور ہی مین نے حضرت ملکہ معظمہ انگلستان کی مدح مین ایک قصیدہ
اندنون مین لکھا ہی تہنیت فتح ہند اور عملداری خاص کی ساتھہ سبب سے منظور یہہ تہا کہ کتاب کی ساتھہ
قصیدہ ایک ورق کاغذ مذہب پر لکھکر بہیجون پہر یہہ خیال مین آیا کہ دس سطر کی مسطر پر کتاب لکھی گئی
ہے یعنی چہاپا گیا ہی اگر یہہ چہہ صفحی یعنی تین ورق اور چہپ کر اوس کتاب کے آغاز مین

آغاز مین شامل جلد ہو جاوین تو بات اچھی ہی آپ اور منشی نبی بخش صاحب اور مرزا
تفتہ منشی شیو نراین صاحب سے کہکر اسکا طور درست کرین اور پہر مجھکو اطلاع دین
تو مین مسودہ آپکی پاس بہیجدون جب کتاب چہپ چکی تو یہہ چہپ جائی دو باتین ہین ایک تو
یہہ کہ چہپی بعد کتاب کے اور لگایا جائی پہلی کتاب سے دوسری یہہ کہ اسکی سیاہ قلم کی لوح
الگ ہو اور پہلی صفحہ پر جس طرح کتاب کا نام چہاپتی ہین اسطرح یہہ بہی چہاپا جاے کہ قصیدہ
در مدح جناب ملکہ انگلستان خلد اللہ ملکہ میرا نام کچھہ ضرور نہین کتاب کے پہلی صفحہ پر تو ہوگا
۱۲ ہنڈوی کی رسید اور اس مطلب خاص کا جواب بامطلوب یعنی نوید قبول جلد لکھیئے ۱۲ الضیا
بہائی صاحب خدا انکو دولت و اقبال روز افزون عطا کری اور ہم تم ایک جگہہ رہا کرین
خدا کری قصیدہ کی چہاپی کی منظوری اور ہنڈوی کی رسید آئی گویا صفر کی مہینی
مین عید آئی ہنڈوی کا روپیہ جب چاہو تب منگواو اور کتابون کی لوحین اور جلدین
موافق اپنی رای کی بنوالو ۱۲ الو اب آپ دو ورقہ کا ڈاک مین بہیجنا موقوف رکہین اور
کتابون کی درستی پر بہت مصروف رہین قصیدے کی مسودہ کا ورق مرزا تفتہ کے
خط مین پہونچ گیا ہوگا آپنے اور مرزا تفتہ نی اور بہائی منشی نبی بخش صاحب نے
قصیدے کو دیکہا ہوگا قصیدہ کا شامل کتاب ہونا بہت ضرور ہی پر دیکہا چاہیی صاحب مطبع کو کیا
منظور ہی اگر وہ کاغذ کی قیمت کا عذر کرینگی تو ہم پانچ سات روپیہ یہی اور بہی اونکا بہرنا
بہرینگی ۱۲ جناب ایڈمنسٹن صاحب بہادر سی مین صورت آشنا نہین کبھی مین نے اونکو نہین دیکہا ہیر
خطوط کی میرا اونکی ملاقات ہے اور نامہ و پیام کی یون بات ہے کہ جب کوئی نواب گورنر جنرل بہادر آتی ہین
تو میری طرف سی ایک قصیدہ بطریق نذر جاتا ہی ذریعہ جناب صاحب بہادر جنٹ دہلی اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ بہیجتا ہون
اور جناب سکرتر بہادر گورنمنٹ کا خط اوسکی رسید مین بسبیل ڈاک آتا ہی جب جناب لارڈ کیننگ بہادر نی کرسی گورنری پر اجلاس فرمایا

تو مین نی موافق دستور کی قصیدہ ڈاک مین بہیجا ایڈمنسٹن صاحب بہادر چیف سکرتر کا جو مجکو خط
آیا تو اونہون نی باوجود عدم سابقہ معرفت میرا القاب ڑہایا قبل ازین جان صاحب بسیار مہربان
دوستان میرا القاب تہا اس قدر شناس نی ازراہ قدر افزائی صاحب مشفق بسیار مہربان
مخلصان لکہا اب فرمائی اونکو کیونکر اپنا محسن اور مربی نجانون کیا کافر ہون جو احسان
نمانون ۱۲ ابرخوردار مرزا تفتہ کو دعا کہتا ہون بہائی اب مین اسکا منتظر رہتا ہون کہ تم اور مرزا
صاحب مجکو لکہو کہ لو صاحب متنبو کا چہاپا تمام کیا گیا اور قصیدہ چہاپکر ابتدا مین لگا دیا گیا مادہ
تاریخ مین کیا برائی ہی جو تمہارے جی مین یہہ بات آئی ہی کہ مجسی بار بار پوچہتی ہو مادہ چہاپی
قطعہ لکہہ لو اور خاتمہ کتاب پر لگا دو ایک قطعہ مرزا صاحب کا ایک قطعہ تمہارا یہہ دو قطعی ہین
اور اگر وہان کوئی اور صاحب شاعر ہون تو وہ بہی کہین اس عبارت سی یہہ نہ سمجہنا کہ روی
سخن ساری خدائی کی طرف ہے بلکہ خاص یہہ اشارہ بہائی کی طرف ہے مولانا حقیر کو توجہہ ایما ہو
چاہیی اور اونکا نام بہی اس کتاب مین چاہیی ۱۲ اس خط کو لکہکر بند کر چکا تہا کہ ڈاک کا ہرکارہ
میری مشفق منشی شیو نراین صاحب کا خط لایا یاری قصیدہ کا مسودہ پہنچ گیا اور منشی صاحب نی اسکا
چہاپنا قبول کیا یہہ تشویش بہی رفع ہو گئی آپ ونسی ملیر سلام کہی گا اور یہہ کہی گا ع شکر
رافت ہای تو چندانکہ رافت ہای تو ۔ اور یہہ اونکو اطلاع دیجی گا کہ اخبار کا لفافہ ہرگز مجکو نہین
پہنچا اور نہ کیا امکان تہا کہ مین ویکی رسید نہ لکہتا ۱۲ **ایضاً** بہائی صاحب آپکی خامہ مشکبار کی
صریر نی کتابون کی لوح طلائی کا آوازہ یہان تک پہنچایا بلکہ مجکو اون لوحون کا ہر خط طلائی از
مانند شعلۂ آفتاب نظر آیا کیا پوچہتا رہی ۔ اور کیا کہتا ہی مجکو تو بموجب اس مصرع کی
مصرع خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ۔ دل مین خوش ہو کر چپ ہو رہتا ہی حضرت
مدح کو ایک موقع ضروری مجکو آپکی حکم کا بجالانا منظور ہی اس نذر کی پہنچنی کی بعد جب کوئی

کوئی اونکا عنایت نامہ آئیگا تو بندۂ درگاہ مدح گستر انکا جوہر دکہائیگا اور نظم مین آپکا ذکر خیر بہی
آجائیگا اب یہہ تو فرمایئے کہ مدت انتظار کب انجام پائیگی اور کتابون کی روانگی کی خبر مجہکو
کب آئیگی آپکی فرط توجہہ کا سب طرح یقین ہی سیاہ قلم کی پانچون لوحین بہی اگر بن گئی ہون تو
کچہہ عجب نہین ہی جلدون کا بنانا البتہ چہاپہ کی اختتام پر موقوف ہی معلوم تو ہوتا ہی کہ بہائی
نبی بخش صاحب اور ہمارے شفیق منشی شیو نراین صاحب کی ہمت اوسکی جلد انجام یابی پر مصروف
ہی یارب ۱۲ اکتوبر کی مہینی مین یہہ کام انجام پاجای اور چالیس جلدونکا پشتارہ میرے پاس
آجائی ۱۲ میرزا تفتہ کو کیا دون اور کیا لکہون مگر دعا دون اور دعا لکہون صاحب اب
ڈہیل نکرو کام مین تعجیل کرو ع ای زفرصت بیخبر در ہرچہ باشی زود باش * خدا کری
نثر کی تحریر انجام پاگئی ہو اور قصیدہ کی چہاپنی کی نوبت آگئی ہو قصیدہ کا نثر سی پہلی
لگانا از راہ اکرام و اعزاز ہی ورنہ نثر مین او صنعت اور نظم کا اور انداز ہی پہلو سکا دیباچہ
کیون ہو بلکہ صورت ان دونون کی اجماع کی یون ہو کہ سررشتہ آمیزش توڑ دیا جائی اور
قصیدہ کی اور دستنبو کی بیچ مین ایک ورق سادہ چہوڑ دیا جاوے ۱۲ رای امید سنگہ کا کوئی
خط اگر اندور سی آیا ہو تو مجکو بہی آگہی دو چاہو تمہین ابتدا کرو اور ایک خط اونکو لکہو اور اوسکا
پرداختہ اسباب پر رکہو کہ اب وہ کتابین تیار ہونیکو آئی ہین آپکی خدمت مین کہان بہیجی
جائین اور کیا پتا لکہا جائی یہہ خط جواب طلب ہو جائی گا اور اونکو جواب لکہنا پڑیگا

ایضاً مرزا صاحب مینے وہ انداز تحریر ایجاد کیا ہی کہ مراسلہ کو مکالمہ بنا دیا ہی ہزار کوس
سے بزبان قلم باتین کیا کرو ہجر مین وصال کی مزی لیا کرو کیا تمنی مجسی بات کرنیکی
قسم کہائی ہی اتنا تو کہو کہ یہہ کیا بات تمہاری جی مین آئی ہی برسون ہوگئی کہ تمہارا خط
نہین آیا نہ اپنی خیر و عافیت لکہی نہ کتابون کا بیورا بہجوایا ہان مرزا تفتہ فی ہانرس سے

یہہ خبر دی ہی کہ پانچ ورق پانچ کتابون کی آغاز کی اونکو دی آیا ہون اور اونہون نی سیاہ
قلم کی لوحونکی تیاری کی ہی یہہ تو بہت دن ہوئی جو تمنی مجکو خبر دی ہی کہ دو کتابون کی
طلائی لوح مرتب ہوگئی ہی پہر اب ان دو کتابونکی جلدین بنجانی کیا حرج ہی اور ان پانچ کتابونکی
تیار ہوتی ہین درنگ کسقدر رہی مہتمم مطبع کا خط پرسون آیا تہا وہ لکہتی ہین کہ تمہاری چالیس
کتابین بعد منہائی لینی سات جلدون کی اسی ہفتہ مین تمہاری پاس پہنچ جائینگی اب حضرت
ارشاد کرین کہ یہہ سات جلدین کب آئینگی ہرچند کاریگرون کی دیر لگانی سی تم ہی مجبور ہو مگر
ایسا کچہہ لکہو کہ آنکہون کی نگرانی اور دل کی پریشانی دور ہو خدا کری اون تینتیس جلدون
کی ساتہہ یا دو تین روز آگی پیچہی یہہ سات جلدین آپکی عنایت ہی آئین تا خاص و عام جابجا
بہیجے جائین میرا کلام میری پاس کبہی کچہہ نہین رہا ضیاء الدین خان اور حسین مرزا جمع کر لیتی تہی
جو مینی کہا اونہون نی لکہہ لیا اون دونون کی گہر لٹ گئی ہزارون روپئی کی کتابخانی
برباد ہوگئی اب مین اپنی کلام کی دیکہنی کو ترستا ہون کئی دن ہوئی کہ ایک فقیر کہ وہ خوش آواز
بہی ہی اور زمزمہ پرداز بہی ہی ایک غزل میری کہین سی لکہوا لایا اوسنی وہ کاغذ جو مجکو
دکہایا یقین سمجہنا کہ مجکو رونا آیا غزل تمکو بہیجتا ہون اور صلہ مین اسکی اس خط کا جواب
چاہتا ہون ؛ **غزل** درد منت کش دوا نہ ہوا ؛ مین نہ اچہا ہوا برا نہ ہوا ؛ جمع کرتی ہو کیون
رقیبون کو ؛ اک تماشا ہوا گلہ نہوا ؛ رہزنی ہی کہ دلستانی ہی ؛ لیکی دل دلستان روانہ ہوا ؛ ہی
خبر گرم اونکی آنی کی ؛ آج ہی گہر مین بوریا نہ ہوا ؛ زخم گر دب گیا لہو نہ تہما ؛ کام گر رک گیا روا
نہ ہوا ؛ کتنے شیرین ہین تیری لب کہ رقیب ؛ گالیان کہاکی بی مزا نہوا ؛ کیا وہ نمرود
کی خدائی تہی ؛ بندگی مین میرا بہلا نہوا ؛ جان دی دی ہوئی اوسیکی
تہی ؛ حق تو یون ہی کہ حق ادا نہوا ؛ کچہہ تو پڑہیی کہ لوگ کہتی ہین ؛ آج غالب

غزل بسرانجام ہوا ۱۲ **ایضاً** بہائی صاحب مطبع مین سی ساتون کتابین یقین ہے کہ آج کل بہیجی جائین
اور بس و بیش سات جلدین آپکی بنوائی ہوئی مین بہی آئین بالفعل ایک اور عقدہ سر رشتہ
خیال مین پڑا ہی یعنی از روی اخبار مفید خلایق ذہن یون لڑا ہی کہ اس ہفتہ مین جناب
ادمنسٹن صاحب بہادر آگرہ آئینگی اور دساوہ لفٹنٹ گورنری پر اجلاس فرمائینگے اس
صورت مین اغلب ہے کہ ولیم میور صاحب بہادر انکی جگہہ چیف سکرتر ہو جائینگی پہر دیکہئے
کہ یہہ محکمہ لفٹنٹ گورنری مین اپنا سکرتر کسکو بنائینگی میر منشی اس محکمہ کی تو وہی منشی
غلام غوث خان رہینگی دیکہیی ہماری منشی مولوی قمرالدین خان کہان رہینگی بہر حال
آپ سی یہہ التماس مدعا ہی کہ پہلی کتابونکا احوال لکہیی اور پہر جدا جدا جواب ہر سوال کا لکہی
جب تک ادمنسٹن صاحب بہادر چیف سکرتر تہی تو یہہ خیال مین تہا کہ انکی نذر اور
نواب گورنر جنرل بہادر کی نذر یعنی دو کتابین مع اپنی خط کی اونکی پاس بہیجون گا اب
حیران ہون کہ کیا کرون آیا انکی جگہہ سکرتر کون ہوا اور یہہ جو لفٹنٹ گورنر ہوئی تو
اونہون نی سکرتر کسکو کیا میر منشی لفٹنٹ گورنر کا کون رہا اور گورنر جنرل کا
میر منشی کون ہی جو آپ کو معلوم ہو وہ اور جو نہ معلوم ہو وہ دریافت کر کر لکہیی قمرالدین خان
کا حال ضرور منشی غلام غوث خان کا حال پر ضرور بہائی میری سر کی قسم اس خط کا جواب
ضرور لکہنا اور مفصل لکہنا اور ایسا واضح لکہنا کہ مجہسا کند ذہن اچہی طرح اوسکو سمجہہ لے
زیادہ کیا لکہون ۱۲ **ایضاً** بہائی جان کل جو جمعہ روز مبارک سعید تہا گویا میری حق مین
روز عید تہا چار گہڑی دن ہی نامہ فرحت فرجام اور چار گہڑی کی بعد وقت شام **بیت**
سات جلدون کا پارسل پہونچا ۔ واہ کیا خوب بر محل پہونچا ۔ آدمیکو موافق اوسکی تمنا کی
آرزو بر آئے بہت محال ہے میری آرزو اسلیے بر آئی کہ وہ برتر ۔ ۔

از وہم و خیال ہی یہہ بناؤ تو میرے تصور مین بہی نہین گذرتا تہا مین تو صرف اسیقدر خیال
کرتا تہا کہ جلدین بندہی ہوئی دو کی لوحین زرین اور پانچ کی لوحین سیاہ قلم کی ہون گی و ایسا
اگر تصور مین بہی گذرتا ہو کہ کتابین اس قسم کی ہونگی جب تک چہاپان ہی تم چہاپا نہین ہوا یہہ اظہار
علیہم السلام کی امان مین رہو میرا مقصود یہہ تہا کہ ایک کتاب مثل اعلی جاری کی بن جاے نہ یہہ
کہ دو کتابون کا سارا نگارش کہلائی اب مین حیران ہون کہ آیا شمار اپنے فی اون بارہ روپیہ نہین
برکت دیا کچھہ تمہارا روپیہ زیادہ صرف ہوا دو پارسلون کا محصول دو رجسٹریون کا معمول تین کتابون
کی لوحین طلائی یہہ ساری بات اوس روپیہ مین کیونکر آئی اور کس طرح معلوم کرون کس
سے پوچہون خدا کرے تم تکلف نکرو اور اس امر کی اظہار مین توقف نکرو خفقانی آدمیکو
بغیر حال معلوم ہوئی آرام نہین آتا جہان محبتین دینی اور روحانی ہون وہان تکلف کام نہین
آتا زیادہ اسی کہ شکر گذار ہون اور شرمسار ہون کیا لکہون ع چارہ خاموشیست چیزے را
کہ از تحسین گذشت ۱۲ **ایضًا** بندہ پرور آپکا خط کل پہنچا آج جواب لکہتا ہون داد دینا
کتنا شتاب لکہتا ہون مطالب مندرجہ کا جواب کب ہی وقت آتا ہی پہلی تم سی یہہ پوچہا جاتا ہی
کہ برابر کئی خطون مین تمکو غم و اندوہ کا شکوہ گذار پایا ہی پس اگر کسی بیدرد پر دل آیا ہی تو بیشک بہت
کے کیا گنجایش ہی بلکہ یہہ غم تو نصیب دوستان درخور فرایش ہی بقول غالب علیہ الرحمۃ
بیت کسیکو دیکی دل کوئی نواسنج فغان کیون ہو ٭ نہو جب دل ہی پہلو مین تو پہر منہ
مین زبان کیون ہو ٭ ہی حسن مطلع یہہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانیکو کیا کم ہی ع
ہوا تو دوست جسکا دشمن اوسکا آسمان کیون ہو ٭ افسوس ہی کہ اس غزل کی اور شعر
یاد نہ آئی ۱۲ اور اگر خدا نخواستہ باشد غم دنیا ہی تو بہائی ہماری ہمدرد ہو ہم
تو جہہ کو مردانہ اوٹہا رہی ہین تم بہی اوٹہاؤ اگر مرد ہو بقول غالب مرحوم شعر دلا یہہ درد

ورد ڈالے ہی تو مغتنم ہی کہ آخر ٭ نہ گریہ سحر ہی نہ آہ نیم شبی ہی ٭ سحر ہوگی خبر ہو گی اس زمین
مین وہ شعر لکھے شہر تمہارے وطن سی مکان کوئی نہین بہتر ٭ جو آنکھون مین تمہین کہون تو ڈرتا ہون نظر
ہوگی ٭ کتنا خوب ہے اردو کا کیا اچھا اسلوب ہے قصیدہ کا مشتاق ہون خلاصہ اگر یہ جلد چھپا یا جاوے تو
ہمارے دیکھنے مین بھی آوے کیا کہی بہلا کہی یہہ زمین ایکبار یہان طرح ہوئی تہی مگر بحر اور ہی تہی
غالب **اشعار** کہون جو حال تو کہتی ہو مدعا کہیے ٭ تمہین کہو کہ جو تم یون کہو تو کیا کہیے ٭ رہے نہ جان
تو قاتل کو خون بہا دیجیے ٭ کٹے زبان تو خنجر کو مرحبا کہیے ٭ سفینہ جب کہ کنارے پہ آ لگا غالب ٭ خدا سے
کیا ستم و جور ناخدا کہیے ٭ اور وہ جو فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یہہ بحر ہے اسمین ایک میرا قطعہ ہے کہ
کہ وہ مینے کلکتہ مین کہا تہا تقریب یہ ہے کہ مولوی کرم حسین صاحب ایک میرے دوست تہے اونہون نے
ایک مجلس مین چکنی ڈلی بہت پاکیزہ اور بے ریشہ اپنی کف دست پر رکہہ کر مجہسے کہا کہ اسکی کچہہ تشبیہات
نظم کیجیے مینے وہان بیٹہے بیٹہے نو دس شعر کا قطعہ کہکر اونکو دیا اور صلہ مین وہ ڈلی اون سے
لی اب سوچ رہا ہون جو شعر یاد آتے جاتے ہین لکہتا جاتا ہون **قطعہ** ہے جو صاحبکی کف
دست پہ یہہ چکنی ڈلی ٭ زیب دیتا ہے اسے جسقدر اچھا کہیے ٭ خامہ انگشت بدندان کہ اسے
کیا لکھیے ٭ ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہیے ٭ اختر سوختہ قیس سے نسبت دیجیے ٭ خال مشکین
رخ دلکش لیلی کہیے ٭ حجر الاسود دیوار حرم کیجیے فرض ٭ نافہ آہوے بیابان ختن کا کہیے ٭
صومعے مین اسے ٹہرائیے گر مہر نماز ٭ میکدہ مین اسے خشت خم صہبا کہیے ٭ مسی آلودہ سر انگشت
حسینان لکھیے ٭ سر پستان پریزاد سے مانا کہیے ٭ غرض کہ بین بائیس بیتیان ہین اشعار
سب کب یاد آتے ہین آخر کی بیت یہہ ہے کہ اپنی حضرت کی کف دست کو دل کیجیے فرض
اور اس چکنی سپاری کو سویدا کہیے ٭ لو حضرت آپکے خط کا جواب نے انجام پایا اب میرا درد
دل سنو برخوردار منشی شیو نراین نے میری دو خطونکا جواب نہین لکہا اور وہ خطوط جواب طلب تہے

نہی تم اونکو میرے دعا کہیو اور کہیو کہ میان میرا کلام بندہی اور مین مطلب خاص کا جواب جلد لکھو یعنی اگر وہ کتاب بن چکی ہی تو جلد بھیجو اور اگر اوسکی بھیجنی مین دیر ہی ہو تو بہہ لکھہ بھیجو کہ وہ سیاہ قلم کی لوح کی ہی یا طلائی ؟ **ایضاً** خدا کا شکر بجالاتا ہون کہ آپکو اپنی طرف متوجہ پاتا ہون مرزا تفتہ کا خط جو آپ نی نقل کر کر بھیجدیا ہی مینی منشی شیو نراین کا بھیجا ہوا اصل خط دیکھہ لیا ہی اگر تم مناسب جانو تو ایک بات میری مانو رقعات عالمگیری یا انشا رخلیفہ اپنی سامنی رکھہ لیا کرو جو عبارت اوسمین سی پسند آیا کری وہ خط مین لکھہ دیا کرو خط مفت مین تمام ہو جایا کریگا اور تمہاری خط کی آنی کا نام ہو جایا کریگا اگر کبھی کوئی قصیدہ کہا اوسکا دیکہنا مشاہدہ اخبار پر موقوف رہا ع برات عاشقان بر شاخ آہو واقعی جو اخبار اگرہ سی دلی آتی ہین وہ میرے سامنی پڑہی جاتی ہین صاحب ہوش مین آو اور مجکو بتاو کہ یہان جو پارسیون کی دو دکانون مین فرنج اور شام ہین کی درجن دہری ہوئی ہین یا ساہوکارون کی اور جوہریون کی گھر روپیہ اور جواہر سے بہری ہوئی ہین ہین کہان وہ شراب پہنچی جاوانکا اور وہ مال کیونکر اوٹہاؤ نگا بس اب زیادہ باتین نہ بنایے اور وہ قصیدہ مجکو بھیجئی ہین نئی کتاب مین جابجا سبیل پارسل ارسال کی ہین اگرچہ پہونچنی کی خبر پائی ہی مگر نوید قبول ابہی کہین سی نہین آئی ہی ؛ **شعر** رات دن گردش مین ہین سات آسمان ؛ ہو رہیگا کچہہ نہ کچہہ گھبرائین کیا ؛ دیکھنا بہائی اس غزل کا مطلع کیا ہی **شعر** جو رہی باز آئین پر باز آئین کیا ؛ کہتی ہین ہم تجکو منہہ دکہلائین کیا ؛ موج خون سر سی گذرہی کیون نجائی ؛ آستان یار سی اوٹہہ جائین کیا ؛ لاگ ہو تو اوسکو ہم سمجہین لگاو جب نہو کچہہ بہی تو دہوکا کہائین کیا ؛ پوچہتی ہین وہ کہ غالب کون ہی ؛ کوئی بتلاو کہ ہم بتلائین کیا ؛ **غزل تمام** ہی لیکہ ہر ایک ونکی اشاری مین نشان اور ہاکرتی ہین محبت

تو گذرتا ہی گمان اور٭ تم شہر مین ہو تو ہمین کیا غم جب اوٹہینگی ٭ لی آینگے بازار سی جا کر دل و جان اور٭ لوگون کو ہی خورشید جہانتاب کا دہوکا ٭ ہر روز دکہاتا ہون مین ایک داغ نہان اور٭ ابرو سی ہی کیا اوس نگہہ ناز کو پیوند ٭ ہی تیر مقرر مگر اسکی ہے کمان اور٭ یارب وہ نہ سمجہی ہین نہ سمجہینگے میری بات ٭ دی اور دل اونکو جو نہ دی مجہکو زبان اور٭ ہر چند سبکدست ہوی بت شکنی مین ٭ ہم ہین تو ابہی راہ مین ہی سنگ گران اور٭ پاتی ہین جب راہ تو چڑہ جاتی ہین نالی ٭ رکتی ہی میری طبع تو ہوتی ہی روان اور٭ مرتا ہون اس آواز پہ ہر چند سر اڑ جائی ٭ جلاد کو لیکن وہ کہی جائین کہ ہان اور٭ ہین اور بہی دنیا مین سخنور بہت اچہی ٭ کہتے ہین کہ غالب کا ہی انداز بیان اور٭ دوشنبہ کا دن ۲۰ دسمبر کی صبح کا وقت ہی انگیٹہی کہے ہوئی ہی آگ تاپ رہا ہون اور خط لکہہ رہا ہون یہہ اشعار یاد آگئی تمکو لکہہ بہیجی والسلام ۱۲

ایضاً بہائیصاحب تمہارا خط اور قصیدہ پہنچا اصل خط تمہارا لفافہ مین لپیٹ کر مرزا تفتہ کو بہیجدیا تاکہ حال اونکو مفصل معلوم ہو جای بعد اس رپورٹ کی تمکو تہنیت دیتا ہون پروردگار بہ تصدق ائمہ اطہار یہ پیش آمد اقبال تمکو مبارک کری اور منصب عالی اور مدارج عظیم کو پہنچاوی واقعی کہ تمنی بڑی جرأت کی فی الحقیقت اپنی جان پر کہیلے تہے بات پیدا کی مگر اپنی مردی و مردانگی سی دولت کا ہات آنا مع نیکنامی اس سے بہتر دنیا مین کوئی بات نہین اب یقین ہی کہ خدمت منصفی ملی اور بجلد ترقی کر دلیا کہ سال آیندہ تک چشم بدور صدر الصدور ہو جاؤ اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تہا کہ منشی نبی بخش مرحوم تمہارا ذکر مجہہ سی کیا تہا اور وہ اشعار جو تمنی اوسکی حسن کے وصف مین لکہی ہی تمہاری ہات کی لکہی ہوی مجکو دکہائی تہی اب یکہہ زمانہ ہی کہ طرفین سے نامہ و پیام آتی جاتی ہین انشاء اللہ تعالی وہ دن بہی آجائیگا کہ ہم تم باہم

بیٹھہین اور باتین کرین قلم بیکار ہوجای زبان بر سر گفتار آئی ۱۲ انشاء اللہ خانکا بہی قصیدہ مینی
دیکہا ہی تمنی بہت ٹہر ٹہر کر لکہا ہی اور اچہا سمان باندہا ہی زبان پاکیزہ مضامین اچہوتی معانی نازک
مطالب کلہ بیان دل نشین ہی زیادہ کیا لکہون ۱۲ **ایضاً** خود شکوہ دلیل رفع آزار است
آید بزبان ہر انچہ از دل برود انبدہ پرور فقیر شکوہ سی برا نہین مانتا مگر شکوہ کی فن کو سوای میری
کوئی نہین جانتا شکوہ کی خوبی یہہ ہی کہ راہ راست سی مونہہ نموڑی اور مبتدا دوسری
کیواسطی جواب کے گنجایش پہچہوڑی کیا مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ مجکو آپکا فرخ آباد جانا معلوم
ہوگیا تہا اسواسطی آپکو خط نہین لکہا تہا کیا مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ مینی اس عرصہ مین کئی
خط بہجوائی اور وہ اولٹی پہر آئی اب شکوہ کا ہیکو کرتی ہین اپنا گناہ میرے ذمہ دہرتی ہین نہ
جاتی وقت لکہا کہ مین کہان جاتا ہون نہ وہان جا کر لکہا کہ مین کہان رہتا ہون کل آپکا مہربانی
نامہ آیا آج مینی اوسکا جواب بہجوایا کہیں اپنی دعوی مین صادق ہون یا نہین بس درد
مند ونکو زیادہ ستانا اچہا نہین مرزا تفتہ سی آپ فقط اونکی خط نہ لکہنی کی سبب سرگران
ہین مین یہہ بہی نہین جانتا کہ ان دونون مین کہان ہین آج توکلت علے اللہ سکندرآباد
خط بہیجتا ہون دیکہون کیا دیکہتا ہون ۱۲ **ایضاً** شعر شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب
ای تو غایب ز نظر مہر تو ایمان من ست ✽ حلیہ مبارک نظر افروز ہوا جانتی ہو کہ مرزا یوسف
علے خان عزیز نی جو کچہہ تمسی کہا اوسکا منشا کیا ہی کہی مینی بزم احباب مین کہا ہوگا کہ مرزا حاتم
علے کی دیکہنی کو جی چاہتا ہی سنتا ہون کہ وہ طرحدار آدمی ہین اور بہائی تمہاری طرحداری کا
ذکر مینی مغل جانسی سنا تہا جس زمانی مین کہ وہ نواب حامد علی خان کی نوکر تہی اور اون مین مجہہ
مین بے تکلفانہ ربط تہا تو اکثر مغل سی پہرون اختلاط ہوا کرتی تہی اونی تمہاری شعر اپنی تعریف
کے بہی مجکو دکہائی ہین بہر حال تمہارا حلیہ دیکہکر تمہاری کشیدہ قامت ہونی پر مجکو رشک

رشک نہ آیا کسواسطی میرا قد بہی درازہی مین انگشت نما ہی تمہاری گندمی رنگ پر رشک نہ آیا کسواسطی
کہ جب مین جیتا تہا تو میرا رنگ چنپئی تہا اور دیدہ ور لوگ اوسکی ستایش کیا کرتی تہی اب جو
کبہی مجکو وہ اپنا رنگ یاد آتا ہی تو چہاتی پر سانپ سا پہر جاتا ہی ہان مجکو رشک آیا اور مینی خون
جگر کہایا تو اس کلمہ پر کہ ڈاڑہی خوب گہٹی ہوی ہی وہ مزی یاد آگئی کیا کہون جی پر کیا گذری
بقول شیخ علی حزین **شعر** تا دسترسم بود زدم چاک گریبان ٭ شرمندگی از خرقہ پشمینہ ندارم[۱] جب
ڈاڑہی موچہہ مین سفید بال آگئی تیسری دن چیونٹی کی انڈی گالون پر نظر آنی لگی اس سے بڑہکر
یہہ ہوا کہ آگی کی دو دانت ٹوٹ گئی ناچار مسی بہی چہوڑ دی اور ڈاڑہی بہی مگر یہہ یاد رکہیے
کہ اس بہونڈی شہر مین ایک وردی ہی عام ملا حافظ بساطی نیچہ بند دہوبی سقہ بہٹیارہ جولاہہ
کنجڑا موںہہ پر ڈاڑہی سر پر بال فقیر نی جسدن ڈاڑہی رکہی اوسی دن سر منڈایا لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم کیا بک رہا ہون ۲۲ صاحب بندہ دستنبو جناب اشرف الامرا جارج فریڈرک اڈمنسٹن
صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر غرب و شمال کی نذر بہیجی تہی سو اونکا فارسی خط محررہ دہم مارچ
مشتمل بر تحسین و آفرین و اظہار خوشنودی بطریق ڈاک آگیا پہر مینی تہنیت مین لفٹنٹ گورنری
کے قصیدہ فارسی بہیجا اوسکی رسید مین نظم کی تعریف اور اپنی رضا مندی پر متضمن خط فارسی
بسبیل ڈاک مرقومہ چہار دہم آگیا پہر ایک قصیدہ فارسی مدح اور تہنیت مین جناب رابرٹ
منگمری صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کیخدمت مین بواسطہ صاحب کمشنر بہادر دہلی بہیجا
تہا کل اونکا جواب بذریعہ صاحب کمشنر بہادر دہلی آگیا پنشن کی باب مین ابہی کچہہ حکم نہین
اسباب توقع کی فراہم ہوتی جاتی ہین دیر آید درست آید آناج کہاتا ہی نہین ہون آدہسیر
گوشت اونکا اور پاؤ بہر شراب رات کو مل جاتی ہی **شعر** ہر ایک بات پہ کہتی ہو تم کہ تو کیا ہی
تمہین کہو کہ یہہ انداز گفتگو کیا ہی ٭ اگر ہم فقیر سچی ہین اور اس غزل کی طالب کا ذوق بجا ہی

تو یہہ غزل اس خط سی پہلی پہونچ گئی ہوگی رہا سلام وہ اب پہونچاونگی ۱۲ **ایضاً** جناب
مرزا صاحب آپکا غم افزا نامہ پہونچا مین نی پڑہا یوسف علیخان عزیز کو پڑہوا دیا اونہون
نی جو میری سامنی اس مرحومہ کا اور آپکا معاملہ بیان کیا یعنی اوسکی اطاعت اور
تمہاری اوس سی محبت سخت ملال ہوا اور رنج کمال ہوا سنو صاحب شعرا مین فردوسی
اور فقرا مین حسن بصری اور عشاق مین مجنون یہہ تین آدمی تین فن مین سردفتر اور پیشوا
ہین شاعر کا کمال یہہ ہی کہ فردوسی ہو جاوی فقیر کی انتہا یہہ ہی کہ حسن بصری سی ٹکر کہاوی
عاشق کی نمود یہہ ہی کہ مجنون کی ہمطرحی نصیب ہوی لیلی اوسکی سامنی مری تہی تمہاری
محبوبہ تمہاری سامنی مری بلکہ تم اوس سی بڑہکر ہوی کہ لیلی اپنی گہر مین اور تمہاری معشوقہ
تمہاری گہر مین مری بہئی مغلچی بہی غضب ہوتی ہین جس پر مرتی ہین اوسکو مار رکہتی ہین مین
بہی مغلچہ ہون عمر بہر مین ایک بڑی ستم پیشہ ڈومنی کو مین نی بہی مار رکہا ہی خدا اون دونون کو
بخشی اور ہم تم دونون کو بہی کہ زخم مرگ دوست کہائی ہوئی ہین مغفرت کری چالیس
بیالیس برس کا یہہ واقعہ ہی باآنکہ یہہ کوچہ چہٹ گیا اس فن سی بیگانہ محض ہوگیا لیکن
اب بہی کبہی کبہی وہ ادائین یاد آتی ہین اوسکا مرنا زندگی بہر نہ بہولونگا جانتا ہون کہ تمہاری
دل پر کیا گذرتی ہوگی صبر کرو اور اب ہنگامہ سازی عشق مجازی چہوڑو **بیت سعدی**
اگر عاشقی کنی و جوانی ؛ عشق محمد بس است و آل محمد ؛ باللہ بس ماسوی ہوس ۱۲
ایضاً مرزا صاحب ہمکو یہہ باتین پسند نہین پینسٹہ برس کی عمر ہی پچاس برس عالم رنگ و بو کی سیر کی
ابتداء شباب مین ایک مرشد کامل نی یہہ نصیحت کی ہی کہ ہمکو زہد و ورع منظور نہین ہم مانع فسق و فجور نہین پیو
کہاو مزی اوڑاو مگر یہہ یاد رہی کہ مصری کی مکہی بنو شہد کی مکہی نہ بنو سو میرا اس نصیحت پر عمل رہا ہی کسی کی
مرنی کا وہ غم کری جو آپ نہ مری کیسی اشک فشانی کہان کی مرثیہ خوانی آزادی کا شکر بجا لاو غم نہ کہاو

اور اگر ایسی ہی اپنی گرفتاری سی خوش ہو تو جیتا جان نہیں مرتا جان ہی ہین جب بہشت
کا تصور کرتا ہون اور سوچتا ہون کہ اگر مغفرت ہو گئی اور ایک قصر ملا اور ایک حور ملی اقامت
جاودانی ہی اور اوسی ایک نیک بخت کی ساتھہ زندگانی ہی اس تصور سی جی گہبراتا ہی اور
کلیجا مونہہ کو آتا ہی ہی ہی وہ حور اجیرن ہو جائیگی طبیعت کیون نہ گہبراویگی وہی زمردین کاخ
اور وہی طوبی کی ایکشاخ چشم بد دور وہی ایک حور بہائی ہوش مین آؤ کہین اور دل لگاؤ
بیت زن نوکن ای دوست در ہر بہار ۔ کہ تقویم پارینہ ناید بکار ۔ مرزا مظہر کی اشعار
کی **تضمین** کا مسدس مین دیکہا فکر سراپا پسند ذکر ہمہ جہت ناپسند اپنی نام کا خلص مع اون اشعار کی مرزا
یوسف علیخان عزیز کی حوالہ کیا ۱۲ مکرمی نواب محمد علیخان صاحب کے خدمت مین سلام عرض کرتا
ہون پروردگار اونکو سلامت رکہی ۱۲ مولوی عبد الوہاب صاحب کو میرا سلام دم دیکی مجہہ سی فارسی
عبارت مین خط لکہوایا مین منتظر ہون کہ آپ لکہنو جائینگی و عبارت جناب قبلہ و کعبہ کو دکہائینگی
اونکی مزاج اقدس کے خیر و عافیت مجکو رقم فرمائینگی مین کیا جانون کہ حضرت میر کس وطن مین جلوہ
افروز ہین **ع** یا در خانہ دیا گرد جہان میگردیم ۔ اب مجہی اون سی یہہ استدعا ہی کہ بخط
خاص سی مجکو خط لکہین اور لکہنو نہ جانی کا سبب اور جناب قبلہ کعبہ کا حال جو کچہہ معلوم ہو
وہ اوس خط مین درج کرین ۱۲ **ایضاً** صاحب میرے عہدہ وکالت مبارک ہو موکلون
سے کام لیا کبہی پریون کو تسخیر کیا کبہی مثنوی بوہبی جہوٹ بولنا میرا شعار نہین کیا خوب ایک جال
ہے انداز اچہا بیان اچہا روزمرہ صاف جسقدر مثنوی کا استغاثہ کیا کہون کیا مزا دی رہا ہی
ہ بیگم صاحب بہوٹری مین پہسایا ۔ چہٹا بیگم نی بحیرمت کرایا ۔ اس مثنوی نی اگلی مثنویون
کو تقویم پارینہ بنا دیا ۱۲ **ایضاً** بیان بخشایش ہم گنہگارون تک کیون پہونچی گا مگر ہان اس راہ سی
کہ مستحق کرامت گناہگار انند بخشش کا متوقع ہون مین ابہی تک یہہ ہی نہین سمجہا کہ وہ نسخہ نظم ہی یا نثر ہی

اور مضمون اوسکا کیا ہی مرزا یوسف علیخان آٹھہ آٹھہ دس دس مہینی سی مع عیال و اطفال اس
شہر مین مقیم ہین ایک ہندو امیر کی گہر پر مکتب کا سا طور کر لیا ہی امیر کے مسکن کے پاس ایک مکان کرایہ
کو لی لیا ہی اوسمین رہتی ہین اگر اونکو خط بہیجو تو میری مکان کا پتہ لکہہ دینا اور یہہ بہی اپکو معلوم رہے کہ
میرے خط کی سر نامہ پر محلہ کا نام لکہنا ضرور نہین شہر کا نام اور میرا نام فقط تمام ہان یار عزیز کی خط پر
میری مکان کی قریب کا پتا ضرور ہی دو روز سی شجاع مہر کو دیکہہ رہی ہین اکثر تمہارا ذکر خیر رہتا ہی وہ
نواب ہر وقت یہین تشریف رکہتی ہین ساٹہہ تو پہر چہہ گہڑی کی نشست ہر روز رہتی ہی ابہی ابہی یہین سے اوٹہہ کر
مکتب کو گئی ہین تمکو سلام کہتی ہین اور شجاع مہر کی مداح اور بیان تمنا انکی مشتاق ہین نواب
انور الدولہ بہادر مشفق کہنام شعر هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق ثبت است
بر جریدہ عالم دوام ما ۔ خداوند نعمت آج دوشنبہ ۷ رمضان کی اور ۱۸ فروری کی ہی اس وقت
کہ بارہ بج چکی ہین عطوفت نامہ پہنچا اوسکو پڑہا اور جواب لکہا ڈاک کا وقت نہ تہا خط کو معنون
کر رکہتا ہون کل سہ شنبہ ۱۹ فروری کو ڈاک مین بہیجوا دونگا سال گذشتہ مجہہ پر بہت سخت گذرا
۳ مہینہ صاحب فراش رہا اوٹہنا دشوار تہا چلنا پہرنا کیسا تب تہا نہ تپ آئی ایسا نہ فالج نہ لقوہ
ان سب سے بدتر ایک صورت پر گئی درت یعنی انتزاف کا مرض مختصر یہ کہ سری پانوں تک بارہ پہوڑے
ہر پہوڑہ ایک غار ہر زخم ایک غار ہر روز بلا مبالغہ ۱۰ ۱۲ پہاہی اور پانچ پہر مرہم درکار تو
دس مہینی بیخور و خواب اور شب و روز بیتاب رہا ہوں پانچ یون گذری ہین کہ اگر کبہی
انکہہ لگ گئی دو گہڑی غافل رہا ہونگا ایک آدہ پہوڑی مین ٹیس اوٹہی جاگ اوٹہا تڑپا
کیا پہر سو گیا پہر ہوشیار ہو گیا سال بہر تک مین جسکی دن یون گذری ہین پہر نحیف ہو گئی
لگے وہ زمین مستی مین لوٹ پوٹ کر اچہا ہو گیا تہی سحر روح قالب مین ہے اجل نے میری
سخت جانی کی قسم کہائی اب اگرچہ تندرست ہون لیکن ناتوان اور سست ہون

ہون حواس کہو بیٹہا حافظہ کو رو بیٹہا اگر اوٹہتا ہون تو اتنی دیر مین اوٹہتا ہون کہ جتنی دیر
مین ایک قد آدم دیوار اوٹہی آپکی پرسش کے کیون نہ قربان جاؤن کہ جب تک میرا مرنا نہ سنا میری
خبر لی میری مرگ کی مخبر کی تقریر اور مشلہ میرے یہہ تحریر آدہی سچ اور آدہی جہوٹ در صورت مرگ
نیم مردہ اور در حالت حیات نیم زندہ ہون **شعر** در کشاکش ضعفم نگسلد روان از تن
اینکہ من ہمی میرم ہم زنا توانیہاست اگر ان سطور کی نقل میری مخدوم مولوی غلام غوث خان
بہادر میر منشی لفٹنٹ گورنری غرب و شمال کی پاس بہیجدیجیگا تو اونکو خوش اور مجکو ممنون کیجیگا
خواجہ غلام غوث بیخبر کے نام
قبلہ کبہی آپکو یہہ بہی خیال آتا ہی کہ کوئی ہمارا
دوست جو غالب کہلاتا ہی وہ کیا کہاتا پیتا ہی اور کیونکر جیتا ہی پنسن قدیم انگلس مہینے سی بند اور
مین بادہ دل فتوح جدید کا آرزومند اوس پنسنکا احاطہ پنجاب کے حکام پر مدار ہی سو اونکا یہہ شیوہ اور یہہ
شعار ہی کہ نہ روپیہ دیتی ہین نہ جواب تہرا کرتی ہین نوع عنایت خبر اوس سے قطع نظر کی اب سینی اور دیر
کی ۱۸۶۶ع اسی بموجب تحریر وزیر عطیہ شاہی کا امیدوار ہون تقاضا کرتی ہوئی شرماؤن اگر گنہگار
ہون گنہگار ٹہرتا تو گولی یا پہانسی سے مرتا اثبات پر کہ مین بیگناہ ہون مقید اور مقتول نہونسے آپ
اپنا گواہ ہون پیشگاہ گورنمنٹ کلکتہ مین جب کوئی کاغذ بہیجا ہی تو چیف سکرتر بہادر اوسکا
جواب پاتا ہی آپکی بار دو کتابین بہیجین ایک پیشکش گورنمنٹ اور ایک نذر شاہی ہے نہ اوسکی
قبول کی اطلاع نہ اوسکی ارسال کا رسید آیا ہی جناب ولیم میور صاحب بہادر نی بہی عنایت نہ فرمائی
اونکی بہی کوئی تحریر مجکو نہ آئی یہہ سب ایکطرف ایڈیٹر ہیں مختلف کہتی ہین کہ چیف سکرتر
بہادر لفٹنٹ گورنر ہوی یہہ کوئی نہین کہتا کہ اونکی جگہہ کونسی صاحب عالی شان چیف سکرتر
ہوئی مشہور ہی کہ جناب ولیم میور صاحب بہادر صدر بورڈ مین تشریف لی گئی یہہ کوئی نہین بتاتا
کہ لفٹنٹ گورنری کی سکرتری کا کام کسکو دی گئی اُنکا حال کوئی نہین کہتا کہ آپ کہان ہین

ان از روی قیاس جانتا ہون کہ آپ ایسی منصب اوسی دفتر مین شاد و شادمان ہین جواب لفٹنٹی کی سکرتر ہوئی ہوگی اوسی علاقہ رہتا ہوگا میور صاحب بہادر سی کام سکو ملنا ہوتا ہوگا لفٹنٹ گورنری اور صدر بورڈ یہہ دونون محکمی الہ آباد آگئی یا آئینگی بہرحال آپ اب کبہون آگرہ کو جائینگی نواب گورنر جنرل بہادر کی روانگی کی بہی خبر مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہی کہ ۲ جنوری کو گئی کوئی کہتا ہی فروری مین کوچ فرمائینگی ہین تو اودہر سے بہی بات دہو بیٹھا ہر طرح اپنی قسمت کو رو بیٹھا مگر یہہ چاہتا ہون کہ حقیقت واقعی پر کما حقہ اطلاع حاصل ہو تاکہ تسلی خاطر اور تسکین دل ہو اگر ان مطالب کا جواب مجمل بلکہ مفصل نہ دو بلکہ جلد مرحمت کیجیگا تو گویا مجکو مول لیجیگا زیادہ اس سے کیا لکہون ۱۲ **ایضاً**

پیر و مرشد یہہ خط ہی یا کرامت ہی صاف صفائی ضمیر و کشف حجب کے علامت ہی مدعا عرض تحریر اور اندیشہ نشان مسکن دہستگیر اگر یہہ خط کل نہ آجاتا تو آج خط کیونکر لکہا جاتا سبحان اللہ جسدن یہان مجکو وہ مطلب در پیش آیا ہی اوسی دن آپ نے وہان خط لکہنی کو قلم اوٹہایا ہی آپکو عارف کامل کیونکر نکہون اور کیا کہون ولی اگر نکہون مدعا بیان کرتا ہون مگر یہہ گمان کرتا ہون کہ یہہ خط پہنچنی نہ پائیگا کہ وہ راز سربستہ آپ پر کہل جائیگا یعنی یکشنبہ ۲۹۔ نواب کو دو خط اور دو پارسل ایک مین دستنبو کا ایک مجلد اور ایک مین تین مجلد سبیل ڈاک روانہ کرچکا ہون خطونکا چوتہی پانچوین دن اونہا پارسلونکا چہٹوین ساتوین دن پہنچنا خیال کرتا ہون پارسلون کی عنوان پر خطون کے مبعث رقم کئی ہی اور خطون کے سرنامی پر پارسلون کی ارسال کی اطلاع دیدی ہے تین کتاب ڈالی پارسل اور ایک خط بہ جناب چیف سکرتر بہادر کام نام جاتا ہی اور ایک کتاب ڈاکی پارسل اور ایک خط بہ جناب چیف سکرتر بہادر دوم کا اسم سامی ہی آج پانچوان دن ہے خط دونون اگر پہنچ گئی ہون تو کیا عجب ہے بلکہ سچ تو یون ہے کہ اگر نہ پہنچی ہون تو برا غضب ہے اگلی عرایض

گئی یوجہی رنج یہہ شک نہین جواب امر آخر ہی دفتر مین اوسکا پتا آج تک نہین ہاربستگی بہ پرداز
داک فرو دین جائین اور میرے ان دونون خطون اور پارسلون کو باحتیاط پہنچائین حرف
عنایت کی گنجایش تو آپ جب پائین گے کہ وہ خط اور پارسل پہنچ جائین گی ابہی تو آپسی
مجکو اونکی نہ پہنچنی کا سوال ہی کسواسطی کہ جب تک آپ اطلاع ندین گی اون کی نہ پہنچنی
کی بہی خبر مجہہ تک پہنچنی محال ہی بہرحال یہہ نیازنامہ جسدن پہنچی اوسکی دوسرے
دن جواب لکہیی جیسا مین نی جلد لکہا ایسا ہی آپ بہی شتاب لکہی آپکی عنایت
نامہ مین کوئی امر ایسا نتہا کہ جسکا جواب لکہا جای یا اوس باب مین کچہہ اور عرض کیا
جای تو ہاتہرس کی روانگی کا خط جب آئیگا تو ہاردکو بہیجدیا جائیگا جناب منشی نواب جان صاحب
اور جناب منشی اظہار حسین صاحب مین اور آپ مین اگر ربطی تکلف ہو تو اون دو صاحبونکی
خدمت میرا سلام نیاز پہنچانی مین نہ توقف ہو ع تم سلامت رہو قیامت تک

۱۲ **ایضاً** قبلہ اس نامہ مختصر لے وہ کیا جو پارہ ابر گشت خشک سے کری یعنی خط اور پارسل کا
پہنچ جانا ایسا نہین کہ اوسکی خبر پاکر بخت کے رسائی کا سپاس گذار نہون یہہ تو حضرت کو لکہہ چکا ہون
کہ دوسرا پارسل اور خط معاً اس پارسل اور اس خط کی ساتہہ بہیجا گیا ہی ورنہ ہرگونہ توقع کا خیال ابہی پارسل
بہی کسواسطی کیا اوسخط مین حاکم اعظم کی نام کی عرضی ملفوف ہے جانتا ہون کہ محکمہ ایک ہی اک ایک ہی دونون
پارسل اور دونون لفافی ایک دن پہنچی ہونگی مگر دل نہین مانتا اور کہتا ہے کہ مانونگا جبتک کہ حضرت اوس
سررشتہ سی معلوم کرکر نہ لکہینگی اب آپ جانیی اور یہہ دل سودازدہ میرا اسکی سپارش کرنیوالا اور
اسکی مدعا کا گذارش کرنیوالا کون ہان سننی آیا ہے کہ آپ لکہہ سکتی ہین بلکہ یہہ ہے آپ مجہپر جا کر سکتی
ہین کہ نذر ولایتی ولایتکو روانہ ہوئی یا نہین مگر جگر کاوی کی قدر دانی ہوئی یا نہین پیشگاہ حکام سی موافق دستور
قدیم کی خلعت کا امیدوار ہون یا نہین اب حسن طبیعت کا شکر گذار ہون یا نہین اسخط کا جواب جلد عنایت کیجئیگا

مجکو جلا بہیجگا تو یارو کا خط ایک معتمد کی ہاتہہ بہیجدیا گیا ۱۱ **ایضاً** قبلہ حاجات عطوفت نامہ کی آنی سی آپکا بہی شکرگذار ہوا اور اپنی بخت و قسمت کو بہی آفرین کہی اور ڈاک کی کارپردازونکا بہی احسان مانا یاری دیدہ لو پارسل اور دونو لفافی پہونچگئی **شعر** تا بہ حال دوستی کی برد بدہ حالیا رفتیم و تخمی کاشتیم یہہ کتاب جو مرسل الیہ کی مطالعہ مین ہی بہ نسبت اوس دوسری کتاب کی قسمت کیا اچہی ہی یعنی خود ملاحظہ فرما رہی ہین اور اگر کہین کچہہ پوچہنا ہوگا تو یقین ہی کہ آپسی پوچہین گے دوسری کتاب دیکہنی مجکو کیا دیکہا ہی جنکو اوسکی دیکہنی کا حکم ہوا ہی وہ اہل علم و فضل مین سی ہین لیکن یہہ طرز تحریر یہہ مین نہین کہتا کہ نادر ہی مگر بیگانہ و ناآشنا ہی خدا کری وہ جو اوسکی سیر پر مامور ہین ان اوراق کو بمشورت آپکی دیکہا کرین اور کہین کہین آپسی پوچہہ لیا کرین کیونکر لکہون نہین لکہہ سکتا تم سب کچہہ جانتی ہو جہان گنجایش پاوگی جیسا مناسب جانوگی جو کچہہ کرسکوگی وہ کروگی یوپارو کو خط بہ کمال احتیاط روانہ ہوگیا خاطر اقدس جمع رہی جواب طلب زیادہ حد ادب ۱۲ **ایضاً** جناب عالی آج دوشنبہ ۳ جنوری ۱۸۵۹ء کی ہی پہر دن چڑہا ہوگا ابر گہر رہا ہی ترشح ہو رہا ہے ہوا سرد چل رہی ہی کو کچہہ میسر نہین ناچار روٹی کہائی ہی **بیت** افتد بار پر از ابہمن مہی ۰ سفالینہ جام من از مے تہی ۰ غمزدہ دردمند بیٹہا تہا کہ ڈاک کا ہرکارہ تمہارا خط لایا سرنامہ کو دیکہکر اس راہ سی کہ دستخط خاص کا لکہا ہوا ہی بہت خوش ہوا خط کو پڑہکر اس روسی کہ حصول مدعا کی ذکر کی جاوی تہا افسردگی حاصل ہوئی **شعر** ما خانہ رسیدگان ظلیم ۰ پیغام خوش از دیار ما نیست ۰ اسی افسردگی مین جی چاہا کہ حضرت سی باتین کرون باآنکہ خط جواب طلب نہ تہا جواب لکہنی لگا پہلی تو یہی کہ آپکی دوست کو آپکا خط پہونچ گیا مگر وہ دو بار مجکو لکہہ چکا ہی کہ مین جواب وسکا نشان مرقومہ لفافہ کی مطابق ڈاک مین بہیج چکا ہون جواب الجواب کا منتظر ہون ۱۲ آپ جانتی ہین کہ کمال یاس مقتضی استغنا ہی پس اب اسسے زیادہ یاس کیا ہوگی کہ بامید مرگ جیتا ہون اس راہ سی کچہہ مستغنی ہوتا چلا ہون دو دہائی

ڈہائی برسکی زندگی اور ہی سو طرح گزر جائیگی جانتا ہون کہ تمکو ہنسی آئیگی کہ یہہ کیا بکتا ہی مرنی کا
زمانہ کون بتا سکتا ہی جاہیئی الہام سمجھی چاہیے اوہام سمجھیے پس یہین برس سی یہہ قطعہ لکھہ رکھا ہی

قطعہ من کہ باشم کہ جاودان باشم + چون نظیری نماند و طالب مرد + در بگویند در کدامین
سال بمرد غالب بگو کہ غالب مرد + اب بارہ سو چہتر ہین اور غالب مرہ کی بارہ سو ستتر ہین
اس عرصہ مین جو کچھہ مسرت ہوپہنچنی ہو ہوپہنچلی ورنہ پہر ہم کہان **ایضاً** قبلہ حاجات قطعہ مین جو
حضرت نے الہام درج کیا ہی وہ تو ایک لطیفہ بسبیل دعا ہی مگر ہان یہہ کشف یقینی ہی اور مخدوم
کی روشندلی اور دوربینی ہی کہ جو سوالات مینی ۳۰ جنوری کو کیے انکی جواب تمنی ۲۷ کو
لکھہ کر بہیجدی کیونکر نکہون کہ روشن ضمیر ہو اگرچہ جوان ہو مگر میری پیر ہو خلاصہ تقریر یہہ کہ مین نی ۳۰
کو آخر روز یعنی خط ڈاک مین بہجوایا اور اکتیسوین کو ڈاک کا ہرکارہ پہر دن چڑہی تمہارا خط
لایا سوالات مین ایک سوال کا جواب باقی رہا یعنی جناب ایڈمنسٹن صاحب بہادر کی جگہہ
چیف سکرتر گورمنٹ کلکتہ کون ہوا یہہ دل مین پیچ وتاب باقی رہا کتاب کے باب مین جو کچھہ لکھا ہی
واقعی کہ یہہ درست اور بجا ہی جو کچھہ واقع ہوا اوسکو مفید مطلب فرض کرون لیکن اگر اجازت
پاؤن تو اسی باب مین یہہ عرض کرون کہ پیش گاہ گورمنٹ مین بتوسط چیف سکرتر بہادر سابق
اور لفٹنٹ گورنر بہادر حال دو مجلد پیش کئی ہین ایک نذر گورمنٹ اور دوسری کیواسطی یہہ
سوال کہ میری عزت بڑہائی جائی اور یہہ مجلد حضور حضرت شاہنشاہی مین بہجوائی جائی اچہا
نذر گورمنٹ مین تو مولوی اظہار حسین صاحب کی وہ اظہار ہی نذر سلطانیکی ارسال و عدم ارسال
مین کیا دارومدار ہی دو نسخی جو اون دونو صاحبونکی پیشکش مقرر ہوئی اون مین سی ایک صدر بورڈ
کی حاکم اکبر اور لفٹنٹ گورنر ہوئی رد و قبول و نفرین و آفرین کچھہ بہی نہین قیاس چہ چاہون سو
کرون یقین کچھہ بہی نہین ۱۷ دسمبر ۱۸۵۶ء کا لکھا ہوا حکم وزارت عظم کا ولایت سے ڈاک

مین مجکو آیا ہی کہ اوس قصیدہ کی صلہ و جائزہ کیواسطی کہ جو بتوسط لارڈ ڈالن برا سایل نے
بہیجا ہی خطاب و خلعت و پنشن کی تجویز ضروری ہی جو حکم صادر ہوگا سایل کو بتوسط گورنمنٹ
اوسکی اطلاع دینی ضرور ہے یہہ حکم مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۸۵۶ء آخر جنوری ۱۸۵۷ء مین ہمنے پایا فروری
مارچ اپریل خوشی اور توقع مین گذری مئی ۱۸۵۷ء مین فلک نے یہہ فتنہ اوٹہایا اب مین کیا اوسی
دوسری قصیدے کی جابجا نظر کرنیکا یہہ سبب ہے کہ سایل محکمہ ولایت کو یاد دہی کرنا اور گورنمنٹ
سی تحسین طلب ہے جب یہان سی نوید تحسین نہین تو ولایت کو نذر کی ارسال کا بہی یقین نہین
تحسین و آفرین ہے گزر اندر کی ولایت جانی کا یقین کیونکر حاصل ہو جہان یہہ تفرقہ اور یہہ بے
اتفاقی اور یہہ دشواری اور یہہ مشکل ہو جہمین آتا ہی کہ نواب گورنر جنرل بہادر اور نواب لفٹنٹ
گورنر بہادر اور حاکم صدر بورڈ کو ایک ایک عریضہ جدا جدا لکہون پہر یہہ سوچتا ہون کہ انگریزی
لکہواؤن فارسی لکہون اور دونون صورت تو ہمین کیا لکہون کل کا بہیجا ہوا خط اور یہہ آجکا خط
یقین تو ہی کہ دونون معًا ایک وقت مین پہنچین وہ تو جواب طلب نہین اسکا جواب لکہیے اور بہت
جناب لکہیے ۱۲ **ایضًا** جناب عالی ایک شعر اوستاد کا مدت سے تحویل حافظہ چلا آتا ہی شعر ظالم تو میری
سادہ دلی پر تو رحم کر ؛ روٹہا تہا تجہسی آپ ہی اور آپ من گیا ؛ مین نے ازراہ تصرف اس شعر کی صورت
بدل ڈالی شعر ان دلفریبیون سے کیون نہ اوس پہ پیار آئی ؛ روٹہا جو بی گناہ تو بی عذر من گیا ؛ تم
اخوان الصفا مین سے ہو تمہارا آزردہ کی اور ان کی مہربانی سی خوش رہی ہان حضرت کبہی منشی ممتاز
علیخان کے سی بہی مشکور ہو گی وہ مجموعہ اردو چہپی گا یا چہپا ہی ہیگا احباب اوسکی طالب ہین بلکہ بعض
نی طلب کے بسر حد تقاضا پہنچا دیا ہی مسٹر جان سنیپی لارڈ کیننگ صاحب نے بعد جلد جلد دہلی میرا قصیدہ
مجکو واپس بہیجدیا صاحب سکرتر نی مجہہ سی کہدیا کہ تم ایام غدر مین بادشاہ باغی کی
مصاحب ہی اب گورنمنٹ کو تمسی راہ و رسم آمیزش منظور نہین

نہین ناچار چپ ہو رہا بھیجا ہون لارڈ الجن صاحب بہادر کی وقت مین پہر موافق معمول قصیدہ
شملہ کی مقامات پر بہیجا خلاف تصور بحسب دستور قدیم چیف سکرتر بہادر کا خط آگیا وہی
افشانی کاغذ وہی القاب وہی تحسین کلام وہی اظہار خوشنودی اب جو یہہ میر کبیر
ویسرای قلمرو ہند ہوی ہین خدمت دیرینہ بجالایا ۱۳ فروری ۶۴ سنہ حال کو قصیدہ مع
عرضداشت ارسال کیا آج تک کہ مارچ کی ہی جواب نہین پایا باوجود سوابق معرفت رسم
قدیم کا عمل مین نہ آنا خاطر آشوب کیون نہو **مصرع** بیدل نہم ہنوز بہ بینیم چہ میشود الثّا
پیرومرشد کوئی صاحب ڈپٹی کلکٹر ہین کلکتہ مین مولوی عبدالغفور خان اونکا نام اور نساخ
اونکا تخلص ہے میری اونکی ملاقات نہین اونہون نی اپنا دیوان چہاپا ہیکا موسوم بہ دفتر
بی مثال مجکو بہیجا اوسکی رسید مین یہہ خط مین نی اونکو لکہا چونکہ یہہ خط مجموعہ نثر اردو
کی لایق ہی آپکی پاس ارسال کرتا ہون اور ہان حضرت وہ مجموعہ چہپیگا بالفتح یا چہپیگا بالضم
چہپ چکا ہو تو حق التصنیف ہے جتنی جلدین منشی ممتاز علی خانصاحب کے ہمت اقتضا
کری فقیر کو بہیجی والسلام ۱۲ **مولوی عبدالغفور خان نساخ کی نام** جناب
مولوی صاحب قبلہ یہہ درویش گوشہ نشین جو موسوم بہ اسداللہ اور متخلص بہ غالب ہے مکرمت عالی
کا شاکر اور آیندہ افزایش عنایت کا طالب ہے دفتر بیمثال کو عطیہ کبری اور موہبت عظمی سمجہہ کر
یادآوریکا احسان مانا پہلی اس قدر افزائی کا شکر ادا کرتا ہون کہ حضرت نی اس ہیچمیز ہیچمدان کو قابل
خطاب و لایق عطای کتاب جانا مین دروغ گو نہین خوشامد میری خو نہین دیوان فیض عنوان اسم
بامسمی ہے دفتر بیمثال اسکا نام بجا ہی الفاظ متین معانی بلند مضمون عمدہ بندش دلپسند ہم فقیر لوگ اعلای
کلمۃ الحق مین بیباک و گستاخ ہین شیخ امام بخش طرز جدید کی موجد اور پرانی ناہموار راہون کی ناسخ ہی اب
اونسی بڑہکر بصیغہ مبالغہ بمبالغہ نساخ ہین تم دانای رموز اردو زبان ہو سرمایہ نازش قلمرو ہندستان ہو

خاکسارنی ابتداسن تمیز مین اردو زبان مین سخن سرای کی ہی پھر اوسط عمر مین بادشاہ دہلی کا
نوکر ہوکر چند روز اوسی روش پر خامہ فرسای کی ہی نظم و نثر فارسیکا عاشق اور مایل ہون منشغل
مین رہتا ہون مگر تیغ اصفہانیکا گھایل ہون جہان تک زور چل سکا فارسی زبان مین بہت
کچھہ بکا اب نفارسیکی فکر نہ اردو کا ذکر نہ دنیا مین توقع نہ عقبی کی امید مین ہون اور اندوہ ناکامی
جاوید جیسا کہ خود ایک قصیدہ لغت کی تشبیب مین کہتا ہون شعر چشم کشودہ اند بکردار ہای من ٭
زائندہ نا امیدم و زرفتہ شرمسار ٭ ایک کم ستر برس دنیا مین رہا اب اور کہان تک رہونگا
ایک اردو کا دیوان ہزار بارہ سو بیت کا ایک فارسیکا دیوان دس ہزار کئی سو بیت کا تین رسالہ
نثر کی یہہ پانچ نسخے مرتب ہوگئی اب اور کیا کہونگا مدح کا صلہ نملا غزل کی داد نپائی ہرزہ گوئی
مین ساری عمر گنوائی بقول طالب آملی علیہ الرحمہ شعر لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی
دہن بر چہرہ زخمی بود بہ شد ٭ سچ تو یون ہی کہ قوت ناطقہ پر وہ تصرف اور قلم مین وہ
زور نرہا طبیعت مین وہ مزا سر مین وہ شور نرہا پچاس پچپن برس کی مشق کا ملکہ کچھہ باقی رہگیا
ہی اوس سبب سی فن کلام مین گفتگو کرلیتا ہون حواس کا ہی بقیہ اسیقدر ہی کہ معرض گفتار
مین مطابق سوال و جواب دیتا ہون روز و شب یہہ فکر رہتی ہی کہ دیکھیے وہان کیا پیش آتا
ہے اور یہہ بال بال گنہگار بندہ کیونکر بخشا جاتا ہی حضرت سی یہہ التماس ہی کہ آپ جو ابدا کے
بادی اور مجکو ارسال نامہ کی سبیل کے ہادی ہوی ہین جب تک مین جیتا رہون نامہ و پیام
سے شاد اور بعد میری مرنیکی دعای مغفرت سی یاد فرماتی رہتی گا والسلام بالوف الاحترام

ظہیر الدین کیطرف سی اونکی چچا کی نام جناب فیض مآب چچا

صاحب قبلہ و کعبہ دو جہان کی حضور مین کورنش و تسلیم پہونچاتا ہون اور سو ہزار زبان سے
اس توجہ کی مرحمت فرمانیکا شکر بجا لاتا ہون سبحان اللہ کیا توپ ہے جسکی آواز سی رعد کا دم بند

بنداور رنجک کی رشک سی بجلی کو پیچ گولا اوسکا خدا کا قہر دہوان اوسکا دریای آتش کی لہر استغفر اللہ
کیا بات مین کرتا ہون جہوٹ سی دفتر بہرتا ہون کیسی رنجک کیا دہوان کیسا گولا کیسا چہرا کیسا گرا
بیٹہ توپ ہی کہ بغیر ان عوارض کی صرف اوسکی آواز سی رستم کا زہرہ ہو جای اب بارود ہو تو
رنجک اوڑی تا گال دکہائین تو دہوان ہو گولا چہرا کہ اوس مین بہرین تو ظاہر مین کہین نشان ہو
صرف آواز پر مدار ہی نئی ترکیب اور نیا کاروبار ہی ایک آواز اور اوسمین یہہ اعجاز کہ دوستکو
فتح کی ٹہلک کی صدا سنائی دشمن سنی تو ہیبت سی اوسکا کلیجا پہٹ جای آواز کا صدمہ
اگرچہ صدای صور سی دونا ہی مگر ہمین یہی کہتی بن آتی ہی کہ صور کا نمونہ ہی کیا خدا کی قدرت
ہی دیکہو تو یہہ کیسی ندرت ہی توپ کا گولا توپ ہی مین رہجای اور جو قلعہ زد پر آئی وہ
ڈہ جای دانا آدمی رنجبری گولا اسکو کہتا ہی کہ توپ مین سی نکلکر پہر وہین دبکا رہتا ہی اچہے
میری چچا جان یہہ توپ کسنی بنائی ہی اور تمہاری ہاتہہ کہان سی آئی ہی جو دیکہتا ہی وہ حیران ہوتا
ہے اب شہر مین ہر جگہہ اسیکا بیان ہوتا ہی حق تعالی شانہ تمکو ہماری سر پر سلامت رکہی اور
ہمیشہ یہہ دولت و اقبال و عز و کرامت رکہی

خواجہ غلام غوث بیخبر کی نام

بندہ پرور اگر ایک بندۂ قدیم کہ عمر بہر فرمان پذیر رہا ہو بڑہاپی مین ایک حکم بجا نہ لاوی تو مجرم
نہین ہو جاتا مجموعہ نثر اردو کا انطباع اگر میرے لکہی ہوئی دیباچہ پر موقوف ہی تو اوس
مجموعہ کا چہپ جانا بالفتح مین نہین چاہتا بلکہ چہپ جانا بالضم چاہتا ہون سعدی فرماتی
ہین **بیت** رسم است کہ مالکان تحریر ٭ آزاد کنند بندۂ پیر ٭ بہلا آپ بہی اوسی گروہ یعنی مالکان
تحریر مین سی ہین پہر اس شعر پر عمل کیون نہین کرتی حضرت وہ شعر بیگانی زبان کا تو سنہ ۲۹ ۱۸ ء مین
مین ضیافت طبع احباب کی واسطی کلکتہ سی ارمغان لایا ہون صحیح یون ہی **ب** تم
کہتی تہی رات مین آئین گی سواری نہین ٭ قبلہ بندہ رات بہر اس غم سی کچہہ کہا نہین

نہین والسلام مع الوف الاحترام ۱۲ **الیضاً** قبلہ میرا ایک شعر ہی **شعر** خود بپیش خود گفتیم کہ نیست
با ہر دم بہ پرسش دل مایوس می رسد ٭ یہہ معاملہ میرا اور آپکا ہی خارج سی مسموع ہوا
کہ مین نی جو اغلاط برہان قاطع کی نکال کر ایک نسخہ موسوم بقاطع برہان لکہا ہی اور ایک مجلد
اوسکا آپکو بہی بہیجا ہی آپ اوسکی تردید مین کوئی رسالہ لکہہ رہی ہین اگرچہ باور نہین آیا لیکن
عجب آیا ایک مولوی نجف علی صاحب ہین باوجود فضیلت علم عربی فارسی دانی مین اونکا
نظیر نہین وہ جو ایک شخص مجہول الحال نی اہل دہلی مین سی میری کلام کی تردید مین کتاب تصنیف
کی ہی مسمی بہ محرق قاطع برہان اونہون نی اوسکی توہین اور مسعود کی **تفضیح** مین دو جزو کا ایک
نسخہ مختصر لکہا ہی اور ایک طالب علم مسمی بہ عبد الکریم نی سعادت علی مولف محرق قاطع سی سوالات
کئی ہین اور ایک مختصر اوسنی بفتوای علمای شہر مرتب کیا ہی ایک میرے دوست نی بصرف زر
اوسکو چہپوایا ہی ایک نسخہ اوسکا آج اسی خط کی ساتہہ بسبیل پارسل ارسال کیا ہی اس شہر مین ایک
میلا ہوتا ہی پہول والون کا میلا کہلاتا ہی بہادون مہینی مین ہوا کرتا ہی امرای شہر سی لیکر اہل
حرفہ تک قطب صاحب جاتی ہین دو تین ہفتہ تک وہین رہتی ہین مسلمین و ہنود دونون فرقی
شہر مین دوکانین بند پڑی رہتی ہین بہائی ضیاء الدین خان اور شہاب الدین خان اور میری
دونون لڑکی سب قطب گئی ہوئی ہین اب دیوان خانی مین ایک مین اور ایک داروغہ اور ایک جمعدار
خدمتگار رہا صاحب وہان سی آئین گی تو مقرر آپکو خط لکہینگی بڑی پہاڑ سی اور چہوٹی دہار
پر چڑہ گئی عدم تحریر کی وجہ یہہ ہی ۱۲ **الیضاً** مین سادہ دل آزردگی یار سی خوش ہون یعنی
سبق شوق مکرر ہوا تہا پیر و مرشد خفا نہین ہوا کرتی یون سنا مجہی باور نہ آیا یہان تک تو سہی
مورد عتاب نہین ہو سکتا جہگڑا استعجاب پر رہی محل استعجاب یہ ہی کہ آپکا دست
راست ہی کہ منشی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مسٹر [illegible] کے شاگرد ہین اور وہ قاطع برہان کا

کا جواب لکھ رہی ہین اولیا کا یہہ حال ہے وای بر حال ہم اشقیا کی یہہ حکایت ہے شکایت نہین ہے مین دنیا دار کی لباس مین فقیری کر رہا ہون لیکن فقیر آزادہ شیاد کیا دس برس کی عمر ہی بی مبالغہ کہتا ہون ستر ہزار آدمی نظر سی گزری ہونگی زمرہ خواص مین سے عوام کا شمار نہین دو مخلص صادق الولا دیکھی ایک مولوی سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ دوسرا منشی غلام غوث سلمہ اللہ العلی العظیم لیکن وہ مرحوم حسن صورت نہین رکھتا تھا اور خلوص اخلاص اوسکا خاص میری ساتھہ تھا اللہ اللہ دوسرا دوست خیر خواہ خلق حسن و جمال چشم بد دور کمال مہر و وفا صدق و صفا نور علی نور مین آدمی نہین ہون آدم شناس ہون **شعر** نگہم نقب ہمیزد بہ نہانخانہ دل ✤ مژدہ باد اہل ریا را کہ زمیدان رفتم ✤ غایت مہر و محبت جسکی ملکہ کا تمکو مالک سمجھا ہون وہ بہ نسبت اپنی اس قدر یقین کرتا ہون کہ پہلی دو آدمیون کو اپنی بعد اپنا ماتم دار سمجھا ہوا تھا ایک تو مین رو لیا اب اللہ آمین کا ایک دوست رہ گیا دعا مین مانگتا ہون کہ خدا یا اوسکا داغ مجھی دکھا یو مین اوسکی سامنی مرون میان مین تمہارا عاشق صادق ہون بھائی آپہی قطب سے نہین آئی دافع ہزیان کی دو مجلد اور بہیجونگا ۱۲ **ایضاً** قبلہ مین نہین جانتا کہ ان روزون مین بقول ہندی اختر شناسونکی کون سی کھوٹی گرہ آئی ہوئی ہی کہ ہر طرف سی رنج و زحمت کا ہجوم ہے مولوی صاحب سے میری ایک ملاقات جب وہ دلی آئی تھی اور منیر خیراتی کی گھر مین اوتری تھی شرفا مین تعارف اہنامی محبت و مودت ہی چہ جای آنکہ معانقہ و مکالمہ اور مشاعرہ واقع ہوا ہو روز ملاقات سی اوس دن تک کہ حضرت دکن کو روانہ ہون کوئی امر ایسا کہ باعث ناخوشی کا ہو درمیان نہین آیا اور میرے اس قول کے اس راہ سے کہ مولوی صاحب آپکی ہم نشین و ہم دم تھی اور مجھہ مین آپ مین پیوند دلائے

روحانی متحقق ہی آپ ہی گواہ ہو سکتی ہین اگر خدا نخواستہ مجھہ مین او نمین رنج پیدا ہوتا تو آپ بہت
جلد اصلاح بین الذاتین کیطرف متوجہ ہوتی اب سنیی حال منشی حبیب اللہ کا مین نی اونکو دیکہا
ہو تو آنکہین پہوٹین تین چار برس ہوئی کہ ناگاہ ایک خط حیدرآباد سی آیا اوسمین دو غزلین خط کا
مضمون یہہ کہ مین مختار الملک کے دفتر مین نوکر ہون آپکا تلمذ اختیار کرتا ہون ان دونون
غزلون کو اصلاح دیجیی اس امر کی وہ بادی ہین دلی اور لکہنو اور کلکتہ اور بمبئی اور سورت سے اکثر حضرات
نظم و نثر فارسی و ہندی بہیجتی رہتی ہین مین خدمت بجا لاتا ہون اور وہ صاحب میرے حک و اصلاح
کو مانتی ہین کلام کا حسن و قبح میری نظر مین رہتا ہی اور ہر ایک کا پایہ اور دستگاہ فن شعر مین معلوم ہو
جاتا ہی عادات و عندیات عدم ملاقات ظاہری کی سبب مین کیا جانون آمدم برسر مدعا
منشی حبیب اللہ ذکا کی اشعار آتی رہی اور مین اصلاح دیکر بہیجتا رہا بعد وارد ہونی مولوی صاحب کے
ایک غزل اونکی آئی اور اونہون نی یہہ لکہا کہ مولوی غلام امام شہید اکبرآبادی کی غزل پر یہہ
غزل لکہکر بہیجتا ہون مینی حسب معمول غزل کو اصلاح دیکر بہیجا اور یہہ لکہا کہ مولانا شہید اکبرآبادی کے
نہین لکہنو اور الہ آباد کی ہین اس کلمہ سی زیادہ کوئی بات مینی نہین لکہی اس مین سے تو ہتک کے معنی مستنبط
ہوتی تو مین اونسی مستحق ہون اب مین نہین جانتا کہ منشی صاحب نے مولوی صاحب سے کیا کہا اور مولوی صاحب
نی آپکو کیا لکہا ۱۲ **ایضاً** قبلہ کل خط آیا آج جواب لکہتا ہون پہلی آپکا ایک فقرہ لکہہ کر اتنا ہنسون
کہ پیٹ مین بل پڑ جائین اور آنکہہ سی آنسو نکل آئین فقرہ یہہ ہی بڑہاپی مین کیا جانی کہان کی حرارت
مزاج مین آگئی ہی فقط کیون صاحب تم نی بوڑہون مین اپنا نام لکہوایا تو مجکو لازم ہی کہ مین اپنے
کو اموات مین گنون تمہاری عمر میری نزدیک پچاس سے متجاوز نہو گی اگر متجاوز کیا ہوگا تو دو تین
برس سے وہ تجاوز زیادہ نہوگا بہائی ضیاء الدین خان اور تم ہمعمر ہو وہ کچہہ کم پچاس تم کچہہ ادہر پچاس
ابہی تم دونون صاحبون کو ایک سو بیس برس مین سے ستر برس یا کچہہ کم ستر برس باقی ہین ۱۲

۱۲ بنا بہ آب سپردن لازمی اور بنا بہ آب ساندن متعدی باجماع جمہور ضداد مین سی ہی ایہم بہ
معنے استحکام وہم بمعنی انہدام اور صورت استحکام نیو کا گہرا کہودنا ملحوظ ہی اور در صورت انہدام الظلم
امواج سیلاب بے نظر ہی اُسکی لکہی ہوئی دو نو شعر مفید معنی خرابی ہین جناب ع بنای عمر مسیح و خضر بآب
رسید ؛ یعنی ویران ہوگئی ڈہ گئی حال آنکہ یقیناً وہ جاودانی تہی ع ہنوز تشنہ خون است تیغ قزاق
باآنکہ تیغ قزاق بی دوزندہ جاوید گو مارا اگر ابتک تشنہ خون ہی تشنہ بمعنی مشتاق اور خون بمعنے قتل اور
بنای عمر بآب رسیدن استعارہ ہلاک **شعر** ہزار میکدہ را محتسب بآب رساند ؛ بنای صومعہ
شیخ ہا ہمچنان برپاست ؛ بنای میکدہ غلط ہزار میکدہ صحیح ہی کلیم کی دیوان مین موجود ہی یعنی
محتسب نی ہزار میکدہ ڈہادی دریا برد کردی صومعہ زرق ریا ابتک معمور اور موجود ہی
بمعنے استحکام بنا نعمت خان عالی کہتا ہی **شعر** نیست محکم گر رسد بنیاد دنیا تا بآب ؛ چون
حباب بیخانہ بی بنیاد میدانیم ما ؛ صائب کہتا ہی **شعر** جلوہ شمع تجلی ز رشک نگدازد ؛ رخ
تو خانہ آئینہ را بہ آب ساند ؛ نمونہ موقوف ۱۲ غالب کہتا ہی کہ اساتذہ کی کلام کی مشاہدہ مین
اگر توغل رہی تو ہزارہا بات نئی معلوم ہوتی ہین منجملہ ساتہ شعر امیر خسرو کی غزل پر لکہہ کر ایک
مطرب کو دی وہ مجلسون مین گانی لگا اکبرآباد و لکہنؤ تک مشہور ہوئی وہ غزل جسکا مطلع یہہ ہی
مطلع ازجسم بجان نقاب بستیم تا ؛ این گنج درین خرابہ بستیم تا ؛ ایک صاحب آگرہ مین اور
ایک صاحب لکہنؤ مین معترض ہوئی کہ گنج در خرابہ باید نہ در خراب ہر چند کہا کہ خرابہ فرید حلیہ اور اصل
لغت خراب عربی الاصل بمعنی ویران و ویرانہ ہی جسکی ہندی اوجڑ معترض مقر رہا صائب کی
دیوان مین سی یہہ مطلع نکلا **مطلع** بفکر دل فتادی ہیچ باب دریغ ؛ بگنج راہ نبردی
درین خراب دریغ ؛ ۱۲ **نواب مصطفی خان بہادر شیفتہ کینام**
خناب کی کہا صاحب قبلہ یقین ہی کہ آپ معل خیریتی دار الریاست مین پہنچگئی ہون گی و جمعیت خاطر

روزہ رکھتی ہون سوا پان کی اور خیال اور مولوی الطاف حسین کے فراق کے
سوا کوئی وجہ ملال نہو خدا کری تمکو یاد آجائی کہ مفتی جی شگفتی کو شگفت کا
مزید علیہ مسلم نہین جانتی تہی سکندر نامہ مین دیکہا بیت بسی در شگفتی نمودن
طواف ٭٭ عنان سخن را کشد در گزاف ٭٭ صہبائی شفق صبح کو غلط اور اس
رنگ کو مخصوص شام جانتا تہا محمد سعید اشرف مازندرانی کی کلام مین نظر پڑا
ع ہم چو صبح شفق آلودہ رخش سرخ و سفید ٭٭ اب جو فقیر کا یہہ مطلع مشہور
ہوا شعر از جسم بجان نقاب تا کے ٭٭ این گنج درین خراب تا کے ٭٭ حضرات کو
اس مین تامل ہے خرابہ کی جگہہ خراب کو نہین مانتی آیا یہہ نہین جانتی کہ لغت عربی
اصل خراب اور خرابہ مزید علیہ ویران لغت فارسی اصل اور ویرانہ مزید علیہ موج لغت
عربی اصل اور موجہ مزید علیہ ہی مزید علیہ جائز اور لغت اصلی ناجائز کیون ہو یہہ
ایک مصرع قدما مین سی کسیکا ہی مگر نہین مصرع مجہی یاد نہین اور یہہ ہی نہین معلوم
کہ کسکا ہی مصرع چون مہر در کسوف و چون گنج در خراب ٭٭ مین خود کہتا ہون کہ
اسکو بناؤن اس راہ سی کہ مین قایل کا نام نہین بتا سکتا یہہ مطلع مرزا محمد علی صائب علیہ الرحمہ
کا اور اوسکی دیوان مین موجود ہے شعر بہ فکر دل نفتادی بہ ہیچ
باب دریغ ٭٭ بہ گنج راہ نبردی درین خراب دریغ ٭٭ گنج و خراب گنج و خرابہ گنج
و ویران گنج و ویرانہ مستعمل اہل ایران ہے اس بات مین متردد ہونا محض عدم اعتنا
ہے والسلام صبح سہ شنبہ دہم ماہ صیام سال غافر لی اہل اسلام ۱۲ خواجہ
غلام غوث بیخبر کے نام قبلہ آج تیسرا دن ہے کہ مین بنا بر آب
رسیدن و بر آب رساندن کی حقیقت بہ استناد اشعار اساتذہ لکہکر بسبیل ڈاک

بھیج چکا ہون آج اسوقت بھائی ضیاء الدین خان صاحب آئی اور اس امر
خاص مین کلام کی بادی ہوئی میرے تقریر سنکر کہنے لگی کہ وہ آب در بنا رسیدن
وآب در بنا رساندن کے باب مین متردد ہین کہ آیا یہہ ترکیب جائز ہی یا نہین اب
مین متنبہ ہوا کہ واقعی جو مین نے لکہا وہ سوال دیگر جواب دیگر تہا سر بسر
یہہ حرف جو اس معروض معرض تلف اگرچہ سوال کو غلط سمجہا لیکن جو غلط
نہین لکہا رسیدن بنا بآب بہم بمعنی استحکام بنا و ہم بمعنی انہدام بنا درست فقط آب
آب در بنا رسیدن و رساندن کی کیفیت یہ کہ فقیر نے اساتذہ کے کلام مین کہین
یہہ ترکیب نہین دیکہی پس مین اسکی صحت و غلطی مین کلام نہین کرسکتا جانب غلطے
میرے نزدیک راجح ہے آب جب تک کلام اہل زبان مین ندیکہہ لین اسکو
جائز نجانیے گا مگر کلام سعدی و نظامی و حزین اور ان کے امثال و نظایر کا معتمد
علیہ ہے نہ آرزو و واقف اور قتیل وغیرہم کا میرا ایک مطلع ہی **شعر**
از جسم بجان نقاب تا کے + این گنج درین خراب تا کے + ایک گروہ معارض
ہوا گنج کو خرابہ کہو نہ خراب مین متحیر کہ یا رب کس سے کہون خرابہ مزید علیہ خراب
ہے مثل ویران و ویرانہ و موج و موجہ الحاق ہای ہوزی لغت دوسرا
نہین پیدا ہوا باری صائب کے دیوان مین ایک مطلع نظر آیا **بیت**
بہ فکر دل نفتادی ہیچ باب دریغ + بہ گنج راہ نبردی درین خراب
دریغ + یہہ مطلع لکہکر معترض صاحبون کو بہیجدیا کہ غالب
کو درد سر ندیجیے جو پوچہنا ہو وہ صائب سے پوچھ لیجیے
ایضاً قبلہ دیکھیے ہم عارف ہین + + +

ورود نامہ سی پہلی جواب نامہ لکہتی ہین بہول گیا ہون غالب ہے کہ آج تیسرا دن ہو صبح کو
مین نی آپ دربارہ رسیدن کی بحث مین خلاصہ تحقیق لکھہ کر ارسال کیا اوسیدن شام کو آپکا خط آیا
بقیہ جواب اب لکھتا ہون نقاب اوس شعر مین بمعنی حایل ہی حایل کو وجہہ و رخ کی خصوصیت نہین
دو چیزونکی بیچ مین جو شی آجای بلکہ اس سے بڑہکر یہہ بات ہی کہ جو چیز ایک چیز کی مانع نظارہ
ہو وہ نقاب ہے اوس شی نامری کی رخ کا رخ لمناسبت نقاب مقدر رہی اور یہہ تقدیر جایز اور
بلیغ ہی حجاب کا یہان اوپری یعنی مجمل اور نا ملایم ہونا بشرط عقل سلیم و طبع لطیف ظاہر ہی گل خاک
آب آمیختہ کو کہتی ہین وہ رخ آفتاب تک کہان پہنچی ہان گرد و غبار مین آفتاب چہپ جاتا ہی اسکا
استعمال از روی مجاز جایز ہی گنج در ویرانہ تا کی یہہ بہت لطیف بات ہی یعنی افسوس کیا جاتا ہی اوس گنج
کی بیکار ہونی کا گنج سی غرض یہہ تو نہین کہ جنگل مین مدفون رہی وہ تو یہہ چاہتا ہی کہ مدفن سی نکلی اور
صرف ہو اور لوگ اوسکی وجود سی تمتع پائین یہان ایک اور دقیقہ ہی کہ اس شہر مین گنج مشبہ بہ اور
روح انسانی مشبہ ہی اور یہہ سب جانتی ہین کہ روح کا تعلق جسم سی جاودانی نہین پس کیا قباحت ہے
اگر ایک غمزدہ ستم زدہ قطع تعلق روح کا منتظر اور مشتاق ہو مثلاً ایک میعادی محبوس حسرت مند ہو
کہی کہ ہای وہ دن کب آئیگا کہ مین قید سی نجات پاؤن کب تک شرک کاٹون کبتک رنج اوٹہاؤن
فاخر مکین ایک شاعر تہا شجاع الدولہ و آصف الدولہ کی عہد مین اوسنی سعدی و نظامی و خرین
کی اشعار کو اصلاحین دی ہین جب ایک ہندوستانی بعلیم تنک مایہ ساتذہ نامی عجم کی کلام کو اصلاح
دی اگر ایک عالم خراسانی نی ایک ہندی کی مطلع مین تصرف کیا تو کیا قباحت لازم آئی خدا
کا شکر کہ مجکو ستر برس کی عمر مین پچاس برس کی مشق کی بعد اوستاد میسر آیا ۱۲ **مرزا حاتم
علی مہر کی نام** جناب مرزا صاحب دلی کا حال تو یہہ ہی شعر گہر مین تنہا کیا جو میرا ایا
غم اوسی غارت کرتا ۔ وہ جو رکہتی تہی ہم ایک حسرت تعمیر ہوی تو یہان دہرا کیا ہی جو کوئی

جو کوئی لوٹیگا وہ خبر محض غلط ہی اگر کچھہ ہی تو یہ بن نمط ہی کہ چند روز چند گوروں نی اہل بازار کو
ستایا تھا اہل قلم اور اہل فوج نی باتفاق ایکدگر اسکا بہمہ وجوہ بند و بست کیا کہ وہ فساد مٹ گیا اب
امن و امان ہی ۱۲ ناسخ مرحوم جو تمہارے استاد تھی میری بھی دوست صادق الوداد تھی مگر یک فنی تھی
صرف غزل کہتی تھی قصیدہ اور مثنوی سی انکو کچھہ علاقہ نتہا سبحان اللہ تمنی قصیدہ مین وہ رنگ
دکہایا کہ انشا کو رشک آیا مثنوی کی اشعار جو تمنی دیکھی کیا کہون کیا حظ اوٹھایا بلیت خدا سی امید
چاہون از رہ مہر فروغ میرزا حاتم علی مہر اگر اسی انداز پر انجام پائیگی تو یہہ مثنوی کل زمانہ اردو
کہلائیگی خدا انکو جیتا رکھی تمہارا دم غنیمت ہی صاحب مین تم سی پوچھتا ہون کہ معیار الشعرا مین
اپنا خط کیون چھپوایا تمہاری ہاتھہ کیا آیا سنو تو سہی اگر کسیکا کلام اچھا ہو تو امتیاز کیا ہی ۱۲ خواجہ
غلام غوث بیخبر کے نام جناب عالی کل میری شفیق مکرم منشی نواب جان کلیہ
اخران مین تشریف لائی آپکا سلام کہا معلوم ہوا کہ خواجہ صدر الدین صاحب لشکر کی ساتھہ گئی
ہین اور آپ یہین ہین اس فصل مین کہ ہوا سی رات دن آگ برستی ہی اچھا ہوا کہ زحمت سفر نکھینچی
اجی حضرت یہہ منشی ممتاز علیخان کیا کر رہی ہین قصائد جمع کئی اور نہ چھپوائی فی الحال پنجاب احاطہ
مین اونکی بڑی خواہش ہی جانتا ہون کہ وہ آپکو کہان ملین گی جو آپ اون سی کہین مگر یہہ تو
حضرت کی اختیار مین ہی کہ جتنی میری خطوط آپکو پہنچی ہین وہ سب یا اون سبکی نقل بطریق پارسل
آپ مجھکو بھیجدین جی یون چاہتا ہی کہ اس خط کا جواب وہی پارسل ہو ع تم سلامت رہو
قیامت تک ۱۲ ایضاً حضور پہلی خدا کا شکر پھر آپکا شکر بجا لاتا ہون کہ آپنی خط لکھا اور
میرا حال پوچھا یہہ پرسش حکم نشتر کا رکھتی ہی اب رگ قلم کی خونابہ فشانی دیکھو گورنر اعظم نی دہلی
مین دربار کا حکم دیا صاحب کمشنر بہادر دہلی نی سات جاگیردارون مین سی جو بقیۃ السیف ہین اونکو
حکم دیا دربار عام مین سی سوا میری کوئی باقی نتہا یا چند تہا جن مجھکو حکم نہ پہنچا جب مینی استدعا

کی تو جواب ملا کہ اب نہین ہو سکتا جب یہہ سرزمین مخیم خیام گورنری ہوئی مین اپنی عادت
قدیم کی موافق خیمہ گاہ مین پہونچا مولوی اظہار حسین خانصاحب بہادر سی ملا چیف سکرتر بہادر
کو اطلاع کی جواب آیا کہ فرصت نہین مین سمجہا کہ اسوقت فرصت نہین دوسرے دن پہر گیا
میری اطلاع کے بعد حکم ہوا کہ ایام غدر مین تم باغیون سی اخلاص رکہتی تہی اب گورنمنٹ
سے کیون ملنا چاہتی ہو اوسدن چلا آیا دوسری دن مینے انگریزی خط اونکی نام کا لکہہ
اونکو بہیجا مضمون یہہ کہ باغیون سے میرا اخلاص مظنہ محض ہے امیدوار ہون کہ اسکی
تحقیقات ہو تا کہ میری صفائی اور بیگناہی ثابت ہو یہان کے مقامات پر جواب نہوا
اب ماہ گذشتہ یعنی فروری مین پنجاب کی ملک سی جواب آیا کہ لارڈ صاحب بہادر فرماتی
ہین کہ ہم تحقیقات نکرینگی پس یہہ مقدمہ طی ہوا دربار خلعت موقوف ہین مسدود الوجوہ
لا معلوم لا موجود الا اللہ ولا موثر فی الوجود الا اللہ ۱۲ سنہ ۱۸۵۵ء مین نواب یوسف علی خان
بہادر والی رامپور کہ میرے آشنای قدیم ہین اس سال یعنی سنہ ۱۸۵۵ء مین میرے شاگرد
ہوئی ناظم اونکو تخلص دیا گیا مین انکی غزلین اردو کی بہیجی مین اصلاح دیکر بہیجدیتا
گاہ گاہ کچہہ روپیہ ادہر سے آتا رہتا قلعہ کی تنخواہ جاری انگریزی پنشن کہلی ہوئی اون کے
عطا یا فتوح گنی جاتی تہی جب وہ دونون تنخواہین جاتی رہین تو زندگی کا مدار اون کے
عطیہ پر رہا بعد فتح دہلی وہ ہمیشہ میری مقدم خواہان رہتے تہی اور مین عذر کرتا تہا جب جنوری
سنہ ۶۰ مین گورنمنٹ سی وہ جواب پایا کہ جو اوپر لکہہ آیا تو مین آخر جنوری مین رامپور گیا چہہ سات
ہفتہ وہان رہکر دلی آیا یہان آپکا خط محررہ ۸ مارچ پایا استفسا کا جواب بہیجا جاتا ہے ۱۲ **ایضاً**
بیت پایان شب سیہ سپید است ✣ در نومیدی بسی امید است قبل آج اپکی خوشی اور خوشنودی کے واسطے
اپنی روداد لکہتا ہون **توطیہ** سنہ ۱۸۶۰ء مین لارڈ صاحب بہادر نے میرٹہہ مین دربار کیا صاحب کمشنر بہادر دہلی

اہالی دہلی کو ساتہہ لی گئی مین نی کہا مین بہی چلون فرمایا کہ نہین جب لشکر میرٹہہ سی دلی آیا
مین موافق اپنی دستور کی روز ورود لشکر مخیم مین گیا میر منشی صاحب سے ملا اونکی خیمی مین سی
اپنی نام کا ٹکٹ صاحب سکرتر بہادر کی پاس بہیجا جواب آیا کہ تم غدر کی دنون مین بادشاہ
باغی کی خوشامد کیا کرتی تہی اب گورنمنٹ کو تمسی ملنا منظور نہین مین گدای مبرم اس حکم
پر ممنوع نہوا جب لارڈ صاحب بہادر کلکتہ پہنچی مین نی قصیدہ حسب معمول قدیم بہیجدیا
معہ اس حکم کی واپس آیا کہ اب یہہ چیزین ہماری پاس نہ بہیجا کرو مین مایوس مطلق ہو
کر بیٹہہ رہا اور حکام شہر سی ملنا ترک کیا **واقعہ** آخر ماہ گذشتہ یعنی فروری ۱۸۶۳ء مین نواب
لفٹنٹ گورنر پنجاب دلی آئی اہالی شہر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و صاحب کمشنر بہادر پاس
دوڑی اور اپنی نام لکہوائی مین تو بیگانہ محض اور مطرود حکام تہا جگہہ سی نہ ہلا کسی سے
نہ ملا دربار ہوا ہر ایک کا ملکار ہوا شنبہ ۸ فروری کو آزادانہ منشی من بہول سنکہ صاحب
کی خیمہ مین چلا گیا اپنی نام کا ٹکٹ صاحب سکرتر بہادر پاس بہیجا بلا لیا مہربان پاکر
نواب صاحب کے ملازمت کی استدعا کی وہ بہی حاصل ہوی دو حاکم جلیل القدر کے
وہ عنایتین دیکہین جو میری تصور مین بہی نہ تہین **جملہ معترضہ** میر منشی لفٹنٹ
گورنری سابقہ معرفت نہاوہ بطریق حسن طلب میری خواہان ہوئی تو مین گیا جب حکام بمجرد
استدعا مجہہ سی بی تکلف ملے تو مین قیاس کر سکتا ہون کہ میر منشی کیطرف سے حسن طلب ایمای حکام
ہوگا **والحمد للّٰہ** **الطاف خفتہ** بقیہ رو داد یہہ ہے کہ دوشنبہ دوم مارچ کو سواد شہر مخیم
خیام گورنری ہوا آخر روز مین اپنی شفیق قدیم جناب مولوی اظہار حسین خان بہادر کی پاس
گیا اثنای گفتگو مین فرمایا کہ تمہارا دربار اور خلعت بدستور بحال و برقرار ہی متحیر نہ مین نے پوچہا کہ حضرت
کیونکر حضرت نی کہا کہ حاکم حال نی ولایت سی اکر تمہاری علاقہ کی سب کاغذ انگریزی و فارسی دیکہے

اور یہ اجلاس کونسل حکم لکھوایا کہ اسد اللہ خان کا دربار اور نمبر اور خلعت بدستور بحال و برقرار
رہی مین نی پوچھا کہ حضرت یہہ امر کس اصل پر متفرع ہوا فرمایا کہ ہمکو کچھہ معلوم نہین پس اتنا
جانتی ہین کہ یہہ حکم دفتر مین لکھوا کر یہہ ادن یا ادن ادہر کو روانہ ہوئی ہین مینی کہا سبحان
اللہ **شعر** کارساز ما بفکر کار ما ٭ فکر ما در کار ما آزار ما ٭ سہ شنبہ ۲۳ مارچ کو بارہ بجی نواب لفٹنٹ
گورنر بہادر نی مجکو بلایا خلعت عطا کیا اور فرمایا کہ لاڑد صاحب بہادر کی ہان کا دربار
اور خلعت بہی بحال ہی انبالی جاؤگی تو دربار اور خلعت پاؤگی عرض کیا گیا کہ حضور کی
قدم دیکھی خلعت پایا لاڑد صاحب بہادر کا حکم سن لیا مین نہال ہوگیا اب انبالی کہان جاؤن
جب یار ہا تو اور دربار مین کامیاب ہو رہونگا **شعر** کار دنیا کسی تمام نکرد ٭ ہر چہ گیرید مختصر گیرید

ایضاً حضرت پیر و مرشد اس سی آگی آپکو لکھہ چکا ہون کہ منشی ممتاز علی خان صاحب سی
میری ملاقات ہے اور وہ میری دوست ہین یہہ بہی لکھہ چکا ہون کہ مین صاحب فراش ہون
اوٹہنا بیٹہنا ناممکن ہے خطوط لیٹی لیٹی لکھتا ہون اس حال مین دیباچہ کیا لکھون یہہ بہی لکھہ
چکا ہون کہ تفتہ کو مینی خط نہین لکھا اشعار اونکی آئی بصلاح دیدی منشار اصلاح جا بجا حاشیہ پر
لکھہ دیا کل جو عنایت نامہ آیا اوس مین بہی دیباچہ کا اشارہ اور تفتہ کی خطوط کا حکم مندرج پایا ناچار
تحریر سابق کا اعادہ کرکی حکم بجا لایا ناظرین قاطع برہان پر روشن ہوگا کہ نامراد بی مراد کا ذکر مینی
کیا ہے کہ عبد الواسع ہانسوی نی بی مراد کو صحیح اور نامراد کو غلط لکھا ہی مین لکھتا ہون کہ ترکیبین
دونون صحیح لیکن بیمراد غنی کو کہتی ہین اور نامراد محتاج کو اب آپکی نزدیک اگر ان دونون کا
محل استعمال ایک ہی ہو تو میرا مدعای اصلی یعنی نامراد کی ترکیب کا علی الرغم عبد الواسع کی صحیح
ہونا فوت نہین ہوتا شعر مرزا صائب **شعر** نامرادی زندگی بر خویش آسان کردنست
ترک جمعیت دل خود را بسامان کردنست ٭ یہان نامرادی اور بی مرادی کی معنی

معنے کیونکر ویگی اغنیا خواہی اہل توکل خواہی اہل تمول متمولین پر کبہی کام آسان نہین ہوتا بلکہ
مفلسون سی زیادہ اون پر مشکلین ہین رہی اہل توکل اونکی صفتین اور ہین وہ اہل اللہ ہین مقربان
بارگاہ کبریا ہین دنیا پرست یا یاری ہوتی ہین کام اون پر کب مشکل تہا کہ اونہون نی اوسکو آسان
کردیا نامراد صیغہ مفرد ہی مساکین کا اصناف مساکین کے شرح ضرور نہین سختی کشی و بینوائی نہیدستی
وگدائی یہہ اوصاف ہین مساکین کی ان صفات مین سے ایک صفت جسمین پائی جاوی وہ مسکین و
نامراد البتہ مساکین پر نہ ایک کام بلکہ سب کام آسان ہین نہ پاس ناموس وغیرت نہ حب جاہ و مکنت
نہ کسیکی مدعی نہ کسیکی مدعا علیہ دن رات مین دو بار روٹی ملی بہت خوش ایک بار ملی بہر
حال خوش خدا کیواسطے مولانا صاحب کے شعر مین سی نامراد بمعنی کسیکہ ہیچ مراد نداشتہ باشد کے
کیون کر ثابت ہوتا ہی مساکین کی زندگی جیسا کہ مین اوپر لکہہ آیا ہون آسان گذرتی ہی یا اغنیا کی ایسا
رہا مولوی معنوی علیہ الرحمۃ کا یہہ شعر **بیت** عاقلان از بی مرادی ہای خویش ؛ باخبر
گشتند از مولای خویش ؛ مین نی مثنوی کی ایک نسخہ مین عاقلان کی جگہہ عاشقان دیکہا ہی
بہر صورت معنی یہہ ہین کہ عشاق یا عقلا بعد ریاضت شاقہ ماسوی اللہ سی اعراض کر کی
بی مراد اور بی مدعا ہوگئی یہہ پایہ تسلیم و رضا ہی البتہ اس رتبہ کی آدمی کو خدا سی آگاہی پیدا
ہوگا **ع** باخبر گشتند از مولای خویش ۱۲ یہان بہی بی مرادی سی نامرادی کی معنی نہین لئی
جاتی مگر یہان **ع** بی مرادی مومنان از نیک و بد ؛ دوسرا مصرع **ع** در بگلی بی مرادت
داشتی ؛ ان دونون مصرعون مین نامراد اور بی مرادی کی معنی مین خلط واقع ہوگیا ہی
خیر بی مراد اور نامراد ایک سہی ہر چند دوسرے مصرع مولوی مین بی مراد کی معنی بحاجت
کی درست ہوتی ہین مگر **ع** من کہ رندم شیوہ من نیست بحث بازیادہ تکرار کیون کرون
معہذا مصرعہ اول کی کچہہ توجیہہ بہی نہین کر سکتا نامراد کی ترکیب کی صحت علی الرغم

عبد الواسع ثابت ہوگئی فثبت المدعا کمال یہہ کہ مانند ناچار وبیچارہ اور ناانصاف اور بی
انصاف کی نامراد اور بی مراد کا بہی مورد استعمال مشترک رہا والسلام ۱۲ **ایضًا** پیر ومرشد
سہل ممتنع مین کسرہ لام توصیفی ہی سہل موصوف اور ممتنع صفت اگرچہ بحسب ضرورت
وزن کسرۂ لام مشبع ہوسکتا ہی لیکن مخل فصاحت ہی اور لام موقوف تو خود بلا سر قباحت
ہے سہل ممتنع اوس نظم ونثر کو کہتی ہین کہ دیکہنی مین آسان نظر آئی اور اوسکا جواب نہو سکی
بالجملہ سہل ممتنع کمال حسن کلام ہی اور بلاغت کی نہایت ہے اور ممتنع درحقیقت ممتنع النظیر ہی
شیخ سعدی کی بیشتر فقری اس صفت پر مشتمل ہین اور رشید وطواط وغیرہ شعرائے سلف
نظم مین اس شیوہ کی رعایت منظور رکہتی ہین خود ستائی ہوتی ہی سخن فہم اگر غور کریگا تو فقیر کے
نظم ونثر مین سہل ممتنع اکثر پائیگا ~ ہی سہل ممتنع یہہ کلام ادق مرا با برسون پڑہی تو یاد
نہووی سبق مرا با یہہ مصرع حیرت آور ہی کلام ادق سہل ممتنع کی منافی ہی پہر یاد نہونا اور
حافظہ پر نہ چڑہ جانا ہرگز سہل ممتنع کی صفت نہین ہوسکتی کلام ادق جسکا حفظ دشوار ہو شاید
کوئی قسم اقسام کلام مین سی ہو ہان کلام ادق کلام مغلق کو کہتی ہین سو کلام مغلق اور کلام سہل
ممتنع ضد یکدیگر ہی مغلق اور ادق سہل ممتنع اور سہل ممتنع مغلق اور ادق کیونکر ہوسکیگا اور
حافظہ مین محفوظ رہنا کلام مغلق اور ادق کی صفت کیونکر ٹہریگی ہان کلام مغلق عسیر الفہم ہوگا
پڑہا نجائیگا معنی سمجہہ مین نہ آئینگی سہل ممتنع کی صفت وہ تہی جو فقیر اوپر لکہہ آیا اس شعر سی مجکو کچہہ
علاقہ نہین ہی فہم آب در بنا رسیدن بمعنی خراب بنیاد قیاسی ہی اساتذہ کی کلام مین مین نے نہین دیکہا
اگر آیا ہو تو درست ہی ہان آب بسا نیدن بنا کہ بظاہر آب در بنا رسیدن کا متعدی ہی بلغا کی کلام مین
آیا ہی لیکن اضداد مین سے ہی ہم بمعنی ویرانی بنا مستعمل اور ہم بمعنی استحکام بنا مستعمل اگر اسکا لازمی ڈہونڈہیے
تو رسیدن بنا بہ آب ہے نہ رسیدن آب در بنا جیسا کہ نعمت خان عالی کہتا ہی ~

نیست محکم گر رسد بنیاد دنیا تا بہ آب ؛ چون حباب اینجا بہ بی بنیاد مبدا ہیم ما ؛ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسیدن بنا تا بہ آب موجب استحکام ہے اور شاعر باوجود دلیل استحکام بنا کو نااستوار جانتا ہے صائب کہتا ہے **بیت** چگونہ شمع تجلی ز رشک نگدازد ؛ رخ تو خانۂ آئینہ را بہ آب رساند ؛ حاجی محمد خان قدسی **بیت** بگوش عطالش رساند این خطاب ؛ کہ بنیاد کان را رساند بہ آب ؛ یہہ دونو شعر مفید معنی ویرانی ہین قصہ مختصر بہ آب رسیدن بنا خرابی خانہ و بہ آب رساندن ؛ سعدی آن ورسیدن آب در بنا نامسموع مین ابہی بیمار ہون اور بیمار کی دعا انجام کو غسل صحت یا غسل میت والسلام ۱۲

مردان علیخان رعنا کی نام خانصاحب عالیشان مردان علیخان صاحب کو فقیر غالب کا سلام نظم و نثر دیکھہ کر دل بہت خوش ہوا آج اس فن مین تم یکتا ہو خدا تمکو سلامت رکہی بہائی جفا کی مونث ہونی مین اہل دہلی و لکہنو کو باہم اتفاق ہے کبہی کوئی نہ کہیگا کہ جفا کیا ہان بنگالہ مین جہان بولتی ہین کہ تیی آیا اگر جفا کو مذکر کہین تو کہین ورنہ ستم و ظلم و بیداد مذکر اور جفا مونث ہے بی شبہہ و شک والسلام والاکرام ۱۲

ایضاً خانصاحب شفیق عالیشان کو میرا سلام کل تمہارا عنایت نامہ پہنچا رامپور کا لفافہ آج رامپور کو روانہ ہوا کاغذ اشعار مین نی دیکھہ لیا کہین اصلاح کے حاجت نتہی نالہ در ریخ نالہ دل بنا دیا نواب صاحب اردو کا تذکرہ لکہتی ہین فارسی غزل تمنی بیفایدہ لکہی دیکہو صاحب مینے اپنی مسکن کا پتا لکہا سو مینی دوسرے دن تمہاری خط کا جواب روانہ کیا منشی نول کشور صاحب یہان آئے تہی مجہہ سی ملے بہت خوبصورت اور خوش سیرت سعادت مند اور معقول پسند آدمی ہین تمہارے وہ مداح اور مین انکا ثنا خوان خدا انکو اور انکو سلامت رکہے ۱۲

مرزا رحیم بیگ مصنف ساطع برہان کی نام بخدمت مشفقی مکرمی مرزا رحیم بیگ صاحب نور اللہ قلبہ بالاسلام و عینہ

بالا نوا رسخنی چند گفته میشود **بیت** ۔ در منطق پارسی وو دری بہ ہمین ہندی سادہ و سر سری
جسطرح توحید مین نفی ماسوی اللہ دستور ہی مجکو تحریر مین خلاف زوائد منظور ہی غرض مقابلہ
نہین قصد مجادلہ نہین سر تا سر دوستانہ حکایت ہی خاتمہ مین ایک شکایت ہی شکوۂ دردمندانہ
منافی شیوۂ ادب نہین معہذا اظہار درد دل مراد ہی کوئی بات جواب طلب نہین جہان منہ ہو نہ
آیا کہ آپنی منشی سعادت علی کیطرح آدہا نام میرا نہ لکہا اونکی حسن ظن کے مطابق مجکو معشوق میرے
استاد کا نلکہا اگر ایک جگہہ یہہ الفاظ کہ بقول غالب یا کدام خرس در جوال شدہ ام بہم کہی یا اور دو چار
جگہہ کلمۂ توہین رقم کہی مینی اپنی لطف طبع و حسن عقیدت سے پہلی فقریکا مفہوم یون اپنی دل نشین
کیا کہ حضرت نی محمد حسین دکنی جامع برہان کو موافق میری قول کی خرس یقین کیا یا خرس در جوال
شدن عبارت ہی صحبت سی خواہی مدافعت کی واسطی ہو خواہی محبت سے مجکو اوسکا قرب سبیل
آویزش ہی تمکو اوسکا قرب از روی آمیزش ہی دوسرے فقریکی معنی یہہ ٹہرائی بلکہ بی تکلف
میری ضمیر مین آئی کہ خرسکی مدد دینی سی کوفت حاصل ہوئی اور وہ کوفت باعث درد دل
ہوئی شدت درد مین آدمی چیختا ہی چلاتا ہی وائی ہائی کرتا ہی غل مچاتا ہی جیسا کہ سعدی بوستان
کی اوس حکایت مین جسکا پہلا مصرع یہہ ہی شبی زیت فکرت ہمی سوختم ۔ فرماتا ہی **مصرع** کہ ناچار
فریاد خیزد ز مرد ۔ جناب مرزا صاحب کیا تم نہین جانتی کیونکر نہین جانتی بی شبہ جانتی ہو گی کہ اکابر
امت کو امور دینی مین کیا کیا منازعتین باہم واقع ہوئی ہین کہ نوبت بہ تکفیر یکدگر پہنچی ہی اگر
فن لغت مین ایک شخص دوسری شخص کا معتقد نہوا یہان تک کہ اوسکی تحقیق بہی سکی تو اور عبارت
علم و عقل اوس مسکین کی جگر تشنہ خون کیون ہو جائین اور جب تک اوسکا نقش ہستی صفحۂ
دہر سی نہ مٹائین آرام نپائین ظلم تو یہہ ہی کہ جو کچھہ مین نی قاطع برہان مین لکہا ہی نہ اوسکو سمجھی
ہین اور جو کچھہ آپ لکہتی ہین اوسکی معنی سمجھتی ہین سوال دیگر جواب دیگر پیدا ہی خارج از محبت

محبت اقوال کی تکرار رہی برہان قاطع والی کی محبت سی دل بھر آرہی فرط غیظ و غضب سے بدن
رعشہ دار ہی منشی سعادت علی نہ ناظم ہی نہ نثار ہی بموجب اس مصرع کی ع مقتضای طبع عیش
انسیت نہ ناچار ہی انکو معرض تحریر مین تحمل اور تامل چاہیئی نہ سخن پروری و جانب داری مین تو
توغل چاہیی بحسب اختلاف طبایع مانو یا نہ مانو مگر پہلی یہہ تو جانو کہ غالب سوختہ اختر کا فرہنگ نویسون
کی باب مین عقیدہ کیا ہی اگرچہ قاطع برہان مین جابجا لکھتا آیا ہون مگر اب یہان کی چندی کرکی
لکھتا ہون کہ یہہ عقیدہ میرا ہی کہ فرہنگ لکھنی والی جتنی گذری ہین سب ہندی نژاد ہین ہان علم
صرف و نحو عربی مین بقدر تحصیل مسلم اور اوستاد ہین علم صرف و نحو کی کتب ویسی موجود ہین
جسنے چاہا ہی اونسی اوستاد سی اون کتب کو پڑھ لیا ہی فارسی کی جو فرہنگین حضرت نی لکھی ہین
مطالب مندرجہ کس اصول پر منضبط کئی ہین اور اسکا علم کس اوستاد سی حاصل کیا ہی آخر مقاصد
صرف و نحو عربی ہی تو صرف مطالعہ کتب سے نہین نکالی ہین پہلی تعلیم و تعلم ہی پھر کتب قواعد کے
جابجا حوالی ہین قواعد فارسی کا رسالہ اہل زبان مین سے کسنے لکھا ہی اور ان ہوس پیشہ فرہنگ
لکھنے والون نی وہ رسالہ کس فاضل عجم سی پڑہا ہی شیدای ہندی سیکروی نی حاجی محمد جان قدسی
علیہ الرحمۃ کی ایک شعر پر اعتراض کیا ہی مرزا جلالای طباطبای علیہ الرحمۃ نی شیدا کو خط لکھا ہی سر
آغاز خط کا ایک قطعہ جسمین صحرا و دریا قافیہ اور برساند ردیف شعر آخر کا مصرع ثانی یاد
رہگیا ہی ع یعنی بہا دیو مقوی برساند ؛ خلاصہ مضمون خط یہہ کہ تو صاحب زبان نہین ہے زبان دان
ہے یعنی مقلد اور کاسہ لیس اہل ایران ہے حاجی محمد جان کی کلام کو سند پکڑ تجہی کسنی کہا ہی
کہ اوسی لڑکیان تو نی سنا نہین جو عرفی و فیضی مین گفتگو ہوئی ہی اور مؤتمن الدولہ شیخ ابو الفضل
کی روبرو ہوئی ہی لغات فارسی اور ترکیب الفاظ مین کلام تہا مولانا جمال الدین عرفی رحمۃ اللہ علیہ
نی کہا کہ مین نی جیسی ہوش سنبہالا ہی اور نطق آشنا ہو گیا ہون اپنے گھر کی بڑہون سے لغات فارسی

اور یہی ترکیبین سنتا رہا ہون فیضی بولا کہ جو کچھہ تمنی اپنی گھر کی بزرگون سی سیکھا ہی وہ ہمنی
خاقانی و انوری سی اخذ کیا ہی حضرت عرفی نی فرمایا کہ تقصیر معاف خاقانی و انوری
کا ماخذ بھی تو منطق گھر کی بیرزالون کا ہی ہاں البتہ ہند کہان سی لاؤن جو دیکھی کہ
یہہ حال تعلم و ہند کی صاحب کمالون کا ہی قیاس مع الفارق کی بہار دیکھو مجبور و تقدم
زمانیکا اعتبار دیکھو مانا کہ عرفی تحصیل علوم عربیہ مین اونسی کمتر ہی صاحب زبان اور ایرانی ہونی
مین برابر ہی کیا عرفی کیا انوری کیا خاقانی ایک شیرازی ایک خاوری ایک شیروانی اگر مجھہ
کوئی کہی کہ غالب تیرا ہی مولد ہندوستان ہی میری طرفسی جواب یہہ ہے کہ بندہ ہندی
مولد و پارسی زبان ہی ع ہر از دستگہہ پارسی بہ نیما بروند ٭ تا بنالم ہم ازان جملہ زبانم
دادند ٭ زبان دانی کا سرمایہ میرا ازلی دستگاہ اور یہہ عطیہ خاص ہی جانب اللہ سی فارسی بارگاہ
بلکہ مجھکو خدانی دیا ہی مشق کا کمال مینی استاد سی حاصل کیا ہی ہند کی شاعرون مین
اچھی اچھی خوش گو اور معنی یاب ہین لیکن یہہ کون احمق کہیگا کہ یہہ لوگ دعوی زبان
دانی کی باب مین رہی فرہنگ لکھنی والی خدا انکی بیچ سی نکالی اشعار قدما اگی دہر لیے
اور اپنی قیاس کی مطابق چل دیے وہ بہی نہ کوئی ہم قدم نہ کوئی ہمراہ بلکہ سو بہ سو پراگندہ
و تباہ رہنما ہو تو راہ بتائی استاد ہو تو شعر کی معنی سمجہائی نہ آپ شیرازی نہ استاد اصفہانی
رہی رگ گردن دخی دعوی زبان دانی میرا یہہ قول خاص ہے نہ عام ہے
مجموعہ فرہنگ نگارون کی محقق ہونی مین کلام ہی یہہ کیا بات ہے کہ جامع
برہان کا ماخذ فرہنگ رشیدی و جہانگیری ہی عبدالرشید کی کیا شیخی اور
میان انجو مین کیا ہے کہ ہی قطب شاہ و جہانگیر کی عہد مین ہونا اگر منشار برتری
ہے تو بیچارہ حضرت ٹلی ہی فرخ سیری ہی ایک لطیفہ لکھتا ہون اگر خفا نہ ہو جاؤ گی

تو حظ اوٹھاؤگی جتنی فرہنگین اور جتنی فرہنگ طراز ہین یہہ سب کتابین اور یہہ سب جامع
مانند پیاز ہین توبتو اور لباس در لباس وہم در وہم اور قیاس در قیاس پیاز کی چھلکی جس
قدر اوتارتی جاؤگی چھلکونکا ڈھیر لگ جائیگا مغز نپاؤگی فرہنگ لکھنی والون کی پردی کھولتی
چلے جاؤ لباس ہی لباس دیکھوگی شخص معدوم فرہنگون کی ورق گردانی کرتی رہو ورق
ہی نظر آئینگی معنی موہوم ظرافت پر مدار تحقیق نہین ہی آپکی خاطر نشین کرتا ہون جو میری
دل نشین ہی فرہنگ نویسونکا قیاس معنی لغات فارسی مین نہ سراسر غلط ہی البتہ کمتر
صحیح اور بیشتر غلط ہی خصوصًا دکنی تو عجب جانا نہ ہی لغو ہی پوچ ہی پاگل ہی دیوانہ ہی
وہ تو یہہ بھی نہین جانتا کہ بای اصلی کیا ہی اور بای زایدہ کیا ہی حیران ہون کہ اسکی جانب
داری مین کیا فایدہ ہی خدا جانتا ہی کہ مین یکرنگ ہون مگر دکنی کی جانبدارون کا چورنگ
ہون مجھی جو چاہو سو کہو اورون سی تم کیون لڑتی ہو کہین جامع لطائف غیبی کو برا
کہتی ہو کہین نگارندہ واقع ہذیان سی جھگڑتی ہو جانتا ہون کہ دکنی کی عبارت کی خامی
اوسکی رای کی کجی اوسکی قیاس کے غلطے اگر نہ سب جگہہ بلکہ بعض جگہہ سچ جانتی ہو مگر یہہ
مین نہین جانتا کہ انسی محبت کرنی اور اوسکی رفع تخطیہ کیواسطی توجیہات باردہ ڈھونڈنی
کیواسطی ایسا اوسکو کیا مانتی ہو مجھہ سی جدا ہنسا آتی ہو مولوی نجف علی اور میان داد خان سی جدا
بگڑتی ہو بہائی صاحب مغلچہ پن پر آگئی گوہار لڑتی ہو سچ ہی غالب آگندہ گوش ہی کسیکی نہین سنتا
اسی آگکی مقرر کیئی ہوی قاعدہ کی موافق بجلت کہتا ہون کہ انسی قاطع برہان و دافع ہذیان و لطائف
غیبیہ کو ہرگز نہین دیکھا آویزہ وافسوس کی بیان مین مجھسی وہ سہو ہوا ہی کہ مجھی اوسکا اقرار
اور میرا دوست میان داد خان شہر مارا ہی جو کچھہ اوس مصنف نی اسباب مین لکھا وہ
قول فیصل او سکافی ہی مانین یا نمانین ناظرین کو اختیار ہی گلہری بکاف فارسی مکسور بوزن

اکہڑی لغت ہندالاصل اوسکی شرح مین جداگانہ ایک فصل کاف فارسی مکسور کی جگہہ کاف
عربی مفتوح اعراب کا بوزن تشتری وضوح مجہی اور میری دوست سیف الحق کو دو سہو طبعی پر
استغدار ہوا خواہان بوہرہ دکنی کو اغلاط متواتر کی جواز پر اصرار فاعتبروا یا اولی الابصار خرہ بی واو
بمعنی نور اور خورہ مع الواو بمعنی جذام ایک دیزہ بمعنی پاک اور آویزہ بمعنی ناپاک ایک یہہ اور ہزار
ایسی اغلاط سند اور مقبول و منظور گویا یہہ مصرع جو حمد مین ہے ع کند ہرچہ خواہد بر و حکم نیست
اسکی شان مین صادق سمجھہ لیا ہی چشم بد دور اب چاہیی کہ اوسکی پوچہنی والی اوسکی نام کی بعد
جل جلالہ لکہین اور اگر اتنی جرات کرین تو نظر بہ افادہ و استفادہ عم نوالہ لکہین تربسکی عمر کا تونسی بہرا
جمعیت کم تفرقہ زیاد اور بہر پہا خودداری اور کسر نفس اور استغنا خداداد بیہودہ بکتی ہین اوقات کیون
صرف کرون پاینچ نگاری کیون لفظ بلفظ حرف بحرف کرون آپکو اپنی نمود اور شہرت منظور ہی
خردہ گیری وعیب جوئی سی مجکو نفرت ہی اور حیا آتی ہی زیادہ گوئی سی آپکی حسن کلمات طیبات سی
قطع نظر کرکی ناظرین منصف کی وجدان پر چہوڑ دیتا ہون اور شکایت موعودہ سی پہلی تین امر ضروری لکہہ لیتا
ہون صیحہ بمعنی آواز اسپ نیہار میت اسکی سچ ہونی مین کیا کلام ہی جو صیحہ سی آواز اسپ مراد رکہی
وہ ناقص ہی اور خام ہی کیا عرفی کا شعر عرفیکی خط سی لکہا ہوا کسیکو نظر پڑا کہ ناظر بحث کر بہار از ہمز
وقاد نقاد وہان جا اڑا لغت کیسی باطن کی اندہی کی ہاتہہ سی لکہا جای اور پہر عرفی جیسا شاعر دیدہ
دربارہ پرسش مین پکڑا جای تمہارا محبوب بوہرہ دکنی شین منقوط مع التحتانی کی بیان مین شیہہ کو
گہوڑی ہی ہنہنائی کی فارسی بتاتا ہی عربی مین گہوڑی کی ہنہنانیکو صہیل بوزن دلیل کہتی ہین
صیحہ بوزن بضیعہ عموما بمعنی ہر صدای ہولناک و مہیب آتا ہی مین کیونکر فراسنگ نگارون کے
اور اون کی مددگارونکی قیاس کو وحی سمجہون اور کیونکر کاتبون کی املا کو مصحف مجید کی طرح سر
پر دہر لون یہہ تو عجب ہو سکتا ہی کہ مین اپنی کو جماد اور نبات فرض کر لون جرم و خطای بوہرہ بر گردن

برگردن بندگان جناب است مین آپ کو مخاطب بالفتح ٹہرا کر یہی فقرہ پڑھکر چپ رہتا ہون بعد اسکی
تبدل جیم بہ تحتانی کو نامسموع کہتا ہون یعقوب کو بتغیر لہجہ انگریزی زبانین جاکوب کہتی ہین کہان مبدل
منہ کہان تغیر لہجہ حضرت آپ جو کہتی ہین خوب بتائے ہین پدر اور کود کو ترجمہ طفل نہین مانتی اور پہر خاتمہ مین
زندگان بصیغہ جمع لکہوائی ہو واقعی یون ہی کہ جو کچہہ لکہوائی ہو بہ نیروی بصر نہین بلکہ از روی سمع
لکہوائی ہو خط تمام ہوا اب مستغیث کی عرضی کی سماعت ہو لیکن بہ اطاعت از روی انصاف بالای
طاعت ہو عرضی گزرانی سی پہلی مستغیث پوچہتا ہی کہ آپکی محکمہ عالیہ کا سررشتہ دار دیانتدار ہی
یا نہین سخن فہم و ہوشیار ہی یا نہین مین تو گمان کرتا ہون کہ امین نہو دلیل سن لیجیے اگر یقین نہو صحیح
معنی آواز اسپ ہنہنانا نسبت اسکی ماقبل اور بعد والی عبارت سی سنانیوالی نے پڑہی ہو کتنا بعید ہے کہ سواطی
کہ اوس عبارت کے مفہوم کو ملحوظ رکہنا اور محمد اکرم پنجابی کا شعر تو قابل التفات نہین مگر مولانا جمال الدین عرفی
شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر بہ تتبع کاتب غلط لکہو دینا منشی لب بعید ہی انشا مین ناسخون کے تحریف کو مانتی
ہو املا مین کاتبون کی غلطی کی کیون نہ قایل ہو انشا اور املا و لفظ و معنی مین تقلید چہوڑکر تحقیق کی کیون نہ لی
ہو تقصیر معاف یہہ استناد بکلام عرفی عالی مراتب ہی بلکہ پہر وہی خامہ گرفتار کاتب ہی کہہ چکا ہون
کہ نہ مجکو مناظرہ کا دماغ نہ ہجوم امراض جسمانی و آلام روحانی سی فراغ آگی جو ہمت نہین ہاری
تہی اور غیب سے توقع مددگاری تہی تو اپنا یہہ شعار دہیری ورد زبان اور اس ہنجار سی من زمزمہ
سنج فغان رہتا تہا **شعر** رات دن گردش مین ہین سات آسمان + ہو رہیگا کچہہ نہ کچہہ
گہبرائین کیا + اب جو صلاح حال و حصول مطالب سی دل مایوس ہی تو طبیعت اسی غزل
کی اس بیت کی ترنم سی مانوس ہے **شعر** عمر بہر دیکہا کیا مرنیکی راہ + مرگئی پر دیکہیی دکہلائین
کیا + کوئی یہہ نہ سمجہی کہ بڑا رونا رزق کا ہی جب معاش مقرر ہو تو پہر غم کیا ہی نہ صاحب یہہ
باتین جانورون کی ہین کہ کچہہ کہا لیا پانی پی لیا اور چین سے سو رہی آدمی عموماً اور صاحبان

ننگ و ناموس خصوصاً باوجود فراغ معاش ایسی جانگداز بلاؤن مین مبتلا ہین کہ کوئی کیا کہی یہہ
حال تو یا صاحب واقعہ جانی یا خدا جانی دوسری سی یہہ کار افتادہ کیون کہی اور بعنیہ
کہی دوسرا کیا جانی مناظرہ کا تو ہرگز ارادہ نہین اگر مردہ دل نہوتا و باتین کہتا زیادہ نہین
وہ بہی نہ از روی بحث و تکرار نہ بہ انداز و استفسار انہار سی مقصود نفس اظہار یہہ جو آپ نی
مولوی امام بخش کو امام المحققین خطاب دیا ہی کتنی محققین نی اونکو اپنا امام مان لیا ہی جب
تک نہ اجماع محققین کا ہوگا یہہ خطاب اجماع اہل عقل ناجایز و ناروا ہوگا وہ فرمانروا گے
عہد شہنشاہ کہلائیگا کئی بادشاہ جسکی فرمان پذیر ہوجائین گی ایک سیدنی اپنی لڑکی کا
نام میر شہنشاہ رکھہ لیا یہہ میر شہنشاہ صاحب کیونکر شاہجہان و جہانگیر ہوجائین گے
اگر حضرت بفتحہ قاف ثانی بصیغہ تثنیہ امام المحققین کہتی تو ایک ماموم آپ ہوتی اور زراین دس
تنبولی دوسرا ہوتا ساطع برہان کی تیرہوین صفحہ کی نوین سطر مین آپ لکھتی ہین ہمچنین بافراط
و تفریط توضیح را کار بند شدہ اند کہ بدان حرف گیری تواند کرد تواند توانستن کی مضارع
کی بحث مین سی صیغہ واحد غایب ہے فاعل چاہتا ہی خواہی معرفہ جیسی احمد محمود خواہی
نکرہ جیسی فلان و بہمان کسی یا شخصی مردی یا زنی اور اگر فاعل مذکور نہو تو اوس صورت
مین توان کرد چاہی کہ توان مالم یسمی فاعلہ ہی کرامت ؞ تو مجہی حاصل نہین ہان از روی
حسن عقیدت کہتا ہون کہ یا آپ نی یون لکہا ہی کہ کسی بدان حرف گیری تواند
کردیا تواند کی جگہہ توان رقم فرمایا ہی دیکہی آپ نی بیل کی جہولی کا بوجہہ میرے سر گردن
پر رکھہ دیا اور مین نی ایک بیل کا بوجہہ پشت مبارک سی اوٹہا لیا اور اسد اللہ داد خواہ
جلد اول اپنی عرضی لا حضرت آیا اور عرضی لایا پہلی پانچ کاغذون کی نقلین علی الترتیب
پڑہی جاوین پہر سرشتہ دار صاحب بکمال امانت و دیانت عرضی سنا دین

نقل عبارت برهان قاطع آب ده دست بکسر دال ابجد و های هوز اشاره بحضرت
رسول صلوات الله علیه است خصوصاً و تخصیصاً نیز گویند که بزرگ مجلس بود و آرایش صدر و
زینت از و باشد عموماً نقل عبارت قاطع برهان از خامی عبارت چشم میپوشم و می
خروشم که آب ده دست مرکب از آب و ده که صیغه امر است از دادن و دست که با وجود معانی دیگر
مسند را نیز گویند معنی ترکیبی رونق دهنده مسند هر آئینه تا مسند را بطرف نبوت یا رسالت یا
هدایت مضاف نگردانند بمقام لغت فرود نیارند بلکه در مدح اکابر و صدور نیز بی اضافه لفظ امانت
و شوکت و امثال اینها ننگارند به معنی که تنها آب و ده دست افاده معنی شویانندهٔ دست می کند و آن
خود امانتی است قبیح بیچاره در نظم و نثر لغت آب ده دست رسالت دیده است و نیمه مضمون را
لغت اندیشیده است نقل عبارت ساطع برهان آب ده دست خدا کند که
این اعتراض از جانب فرزاے من باشد کور سوادی همچو من گفته باشد بخاطر داشت آن و حرج
کتاب کرد ورنه این کنایه قابل اعتراض نیست چه آب ده دست جمله ترکیبی است دست که
در عربی و فارسی بمعنی مسند است مضاف و مضاف الیه که معنی محذوف باید دانست بلکه
کلامی است مستقل بترادف بالادست مضاف و مضاف الیه که معنی صدر و مسند و بزرگ قوم
باشد صاحب موید الفضلا در لغت فارسے این لغت را پسندد و کتابے آداوقتینه باشد بهمین
صورت و صحبت بهمین معنی نگاشت و در مدار نیز و صاحب رشیدی آورده که آب ده دست بمعنی بزرگ
مجلس و معنی ترکیبی آن رونق ده صدر و مسند قوله بیچاره در نظم و نثر لغت آب ده دست
رسالت دیده و نیمه مضمون را لغت اندیشیده است انتهی اقول جامع این کنایه را در نظم
و نثر ولی اضافه رسالت دیده است و هم چنان در رشته تحریر کشیده است خاقانی گوید شعر دست
آب ده مجاور انش ؛ از ان ده برج کوتر انش تبصره پس گرد ان جناب اگے فراموش کنند

در شرح کنایه ماهی چشمهٔ خضر در باب المیم جوبند که میگویند که آب ده دست استعاره برای آنحضرت از
خاقانی از رکاکت نیست وای برین عقیدت که اورا به پیمبری بر داشتند و باز به نشیب رکاکت
سرنگون انداختند **نقل عبارت برهان قاطع** ماهوچی چشمهٔ خضر کنایه از زبان و دهان
معشوق است **قاطع برهان** یارب ماهوچی چشمهٔ خضر کدام لغت است من در کتاب منطق بدین
صورت دیده ام ع قلندر هرچه گوید دیده گوید ؛؛ در ضمیر میگذرد که ماهی چشمهٔ خضر خواهد بود و آن
خود مضمونی است بطریق استعاره بالکنایه که سخنور لب را خون جگر خورده باشد تا در نظم و نثر خویش آورده
باشد پس هر که این را در گفتار خویش آرد سرقه خواهد بود از لغات مستقله و کنایهای مشهوره نیست
که بکار دبیران روزگار آید شیر خدا که ترجمه اسد الله است گوئی یکی از نامهای جناب ولایت پناه
است صد هزار کس در کلام خویش آورده باشد و سرقه نیست و کسی در بحث شین مع الباشیر شرزه
غاب اسم حضرت امیر علیه السلام نوشته و آن مضمونی است که خاقانی در قصیدهٔ قسمیه بهم رسانده شیر
شرزه خود صفتی است عام که بر هر مرد شجاع و سرهنگ جنگ جو اطلاق توان کرد و غاب به معنی بیشه
و نیستان است هر آئینه این صفت نه سزاوار شان اسد الهی باشد خاقانی خود بطریق تنزل
گفته است این چنین صفت اسم کسیکه بعد از خدا و رسول او را به بزرگی توان ستود چگونه روا تواند بود
هم چنین آب ده دست در باب الف ممدوده اسم حضرت ختم المرسلین صلوات الله علیه
قرار داده است و این لفظیت در غایت رکاکت صفت لفظ پس غالب منع کرتا هی بربان
دکنی کو که لفظ رکیک آنحضرت کی حق مین صرف نکر چنانکه همدران فصل مفصل نوشته ایم مقصود
ما این است که این چنین مضامین لغت مستقل و کنایه مقبول چرا قرار یابد و جز در شرح اشعار یکه حاوی
این کلمات باشد چرا نگارش پذیرد اعوذ بالله من الشیطان الرجیم اب ترجمه ماکا مندی جسکی پانی
اور بمعنی رونق و لطف بهی آتا هی اور اسلحه کی تیزی اور جواهر کی صفائی کو بهی کهتی هین دست ترجمه

ترجمہ یدہی جسکی ہندی ہاتہہ اور بمعنی قسم و نوع اور بمعنی مسند بہی مستعمل ہے ہمکو اس مقام مین آب بمعنی پانی اور دست بمعنی ہاتہہ اور اسکی ترکیب یعنی آب دست اور اسکی مقلوب یعنی دست آب کی باب مین کلام ہی آب دست بحرکت و سکون موحدہ عموماً ترجمہ غسالہ ید ہی اور خصوصاً وضو کو کہتی ہین تیمم کی سند او استاد کا شعر **شعر** بی تکلف رو بساقی کن اگر دل خستہ ہ کابدست او شفابخش ہمہ بیمار ہاست ہ تخصیص کے سند نام حق کی بیت **بیت** آبدست نماز باید کرد ہ دل مقام گداز باید کرد ہ عرف مین آبدست کس عضو کی غسالہ کو کہتی ہین ہم تو اتنا پوچھکر چپ ہو رہتی ہین پس آبدہ دست اور دستاب دہ کی معنی وضو کروانیوالا اور ہاتہہ دہولانیوالا آب بمعنی رونق اور دست بمعنی مسند کا یہان ادخال محض جہل اور صرف اہمال ہے تو میرا قول ہی کہ ابدہ دست رسالت رسول کو کہہ سکتی ہین ایک بے ادب فقط آبدہ دست کہتا ہی اور ہم منہ تکتی ہین منشی سعادت علی کو نہ علم نہ فہم اونسی اس قباحت کو نجانا مرزا رحیم بیگ صاحب افسوس کے بات ہے تمنی اس بابِ خاص مین قاطع برہان والیکی قول کو کیون کر مانا ہی ہی سراسر بی پردہ اشرف الانبیا علیہ و آلہ السلام کی تذلیل در توہین ہے اور جو ہمبر کو ایسا کہی وہ مجموع اہل اسلام کی نزدیک مرتد اور مردود بیدین ہی بلکہ مخالفین بہی جو مسلمان اپنی پیمبر کو برا کہی اوسکو برا جانین گی یقین ہی پس پیمبر کا آبدہ دست نام رکہنی والا مورد لعنۃ اللہ و ملائکہ والناس اجمعین ہے خاقانی کی شعر کی لکہتی ہی ایکی کیا مراد ہی یہہ شعر قطع بند اور اسکا پہلا شعر مجکو یاد ہی پہلی پوچہتا ہون کہ دست آبدہ کا فاعل اور شین کا مرجع تمنی کسکو ٹہرایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شان اسمین بطریق مذکور یا مقدر کہان پایا جب اس مصرع کی رو سی **مصرع** دستابدہ مجاور انش ہ دست آبدہ پیمبر کا نام قرار پایا تو دوسری مصرع کے مطابق **مصرع** ارزن دہ برج کوترانش ہ ارزن دہ کا خطاب بہی حضرت پر صادق آیا سبحان اللہ جہان مصطفی و مجتبی رحمۃ العالمین و خاتم المرسلین آپ کی القاب ہین وہان آبدہ دست

ہہی آپکا لقب ٹہرایا مرزاجی مین ترک جاہل ہون بجا ہی اگر مجکو گالیان از روی عتاب دوگی
خدا کی واسطی پیغمبر کو کیا جواب دوگی بندہ پرور خاقانی کا شعر قطعہ بند ہی اور اس شعر کا پہلا شعر
یہہ ہی **اشعار** روح ازپی آبروی خود رواں ٭ خلد ازپی رنگ و بوی خود راہ ٭ دستاب دہ
مجاوراں اش ٭ ارزن دہ برج کوترانش ٭ اوپر کی دونون مصرعون مین را کا لفظ زاید پہلا
مصرعہ تیسری مصرعہ سی اور دوسرا مصرعہ چوتہی مصرعہ سی متعلق نثر اسکی فارسی مین یون
ہوتی ہی ٭ روح ازپی آبروی خود دستاب دہ مجاوران اوست و خلد ازپی رنگ و بوی
خود ارزن دہ کبوتران اوست یہہ دونون شعر کعبہ معظمہ کی تعریف مین اور دونون شینون
کی ضمیر بطرف کعبہ راجع اس اظہار کی تصدیق تحفۃ العراقین سے کیجی اور ہندی کی چندے
غالب سی سن لیجی روح اپنی افزایش آبرو کی واسطی وضو کا پانی دیتی ہی کعبہ کے
مجاورون کو اور خلد اخذ رنگ و بو کی واسطی دانا کہلاتا ہی کعبہ کی کبوترون کو وضو
کا پانی دینا اور کبوترون کو دانہ کہلانا ادنی خدمت ہی خدا کی واسطی مخدوم کونین کو
خادم کہنا مدح ہے یا مذمت ہی معہذا خاقانی کی اس مصرعہ سی دستاب دہ پیمبر کو سمجہنا بی
اعتنائی اور غفلت ہی خاقانی نی روح کو آبدست دہ فاعل مانا تمنی پیمبر کو معا اگر
فعل کا فاعل اور ایک فعل کا دو فاعل سی متعلق ہونا کیونکر جائز جانا قافلہ شد یعنی قافلہ
رفت یعنی قافلہ سالار رفت یعنی رسول مقبول رحلت کرد بہ قاف مع الالف مین کلام ہے اور مستہیر
رسول کا ہی دست آب دہ کی شرح مین تحقیر اور قافلہ شد مین استہزا ہی برہان
قاطع والا اگر یہہ قبا حتین نہین سمجہا ہی تو احمق ہی اور اگر سمجہ کر لکہتا ہی تو پکا فر مطلق
ہے اب میرے خونابہ زخم دل کی روانی اور قلم کی خونابہ فشانی دیکہیی **تصبشہ**
مندرجہ حاشیہ ساطع برہان کی حق مین کیا فرمائی ہوا اور اس فقرہ اخیر کو ٭

احیر کو باز در نشیب رکا گت سر انداختہ کسکا لکھا بتاتی ہو سنو
فخر الفضلا وختم العلما امیر الدولہ مولوی محمد فضل حق رحمۃ اللہ علیہ نی رد عقاید وہابیہ
مین بزبان فارسی ایک رسالہ لکہا ہی اور اوس عہد کی علما کی اوسپر مہرین ہین اوس
رسالہ مین جناب مولوی صاحب مرحوم لکہتی ہین کہ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت کو وقت
مجامعت بہت تہی حالانکہ یہہ امر واقعی ہی یا کہی کہ آپکی ردا میلی ہی اگرچہ اوسوقت میں
ہو لیکن چونکہ ایک گونہ سوء ادب اور اہانت ہی حاکم اہل اسلام کو چاہیی کہ اس قول کی قائل
کو سزا دی اور اگر حاکم سزا نہ دی تو اہل شہر پر عزل حاکم واجب ہے اور اگر اہل شہر ایسا نکرین
تو وہ شہر دار الحرب ہے پس بموجب فتوی علمای اسلام فقرہ مذکور کا لکہنی والا کفر مین شداد
سی اشد اور کذب مین مسیلمہ کذاب سے سواہی خیر عقبی مین وہ خالق کا مقہور اور دنیا مین
خلق کا مطعون ہوگا مجکو کیا ہی مجہی تمپر ہنسی آتی ہی بعضی بات سمجہی نہین جاتی ہی خاقانی
رو حرکو آبدست وہ مجاوران حرم کہتا ہی تم کہتی ہو کہ خاقانی دستابدہ اسم پیغمبر صلی اللہ
وعلیہ وسلم کہتا ہی مولوی امام بخش نی تمکو بہت کچہہ پڑہایا مگر طریقہ استنباط معنی نہ بتایا
میری حق مین جو کہتی ہو خود بہی نہین سمجہتی کہ کیا کہتی ہو مین نی اسکی سوا کہ خاقانی بطریق
تنزل گفتہ است اور کیا کہا ہی جو مجہی برا کہتی ہو وہ ہی ذکر شیر شرزہ غاب مین نہ
دستابدہ کی باب مین اوسنی جناب امیر المومنین کیواسطی ایک لفظ سہل سرسری
لکہا ہی مین نی قبول نکیا اور اوسکی قول کا تنزل ظاہر کردیا انحضرت کو اوسنی آبدہ
دست یا دستابدہ کہان لکہا اور کیون لکہتا نہ احمق تہا نہ بی ادب جب اوسنی
نہین لکہا تو مین اوس سے کیون اوجہون اور کیا الجہانہ کج فہم ہون نہ مغلوب الغضب
آبدہ دست کی پردے کہل گئے بی اضافہ لفظ آخر دست بمعنے مسند و

نہ آئیگا آیدہ دست ہاتہہ دہلانی والا کہلائیگا ہان ایک طور ہی معنی اوسکو اوس طور سی لکہا ہی مین بطریق
ابلغ و احسن لکہتا ہون یعنی تخت اور اورنگ سلاطین کیے جلوس کی واسطی اور روسادہ و مسند امرا کی جلوس کی
واسطی موضوع ہی نظر اس اصل پر سلطانکو زیب افزای اورنگ بی اضافہ لفظ سلطنت اور امیر کو
زینت بخش مسند بی افزایش لفظ امارت لکہوا اپنیا خصوصا سید الانبیا مسند پر کب بیٹہی تہی اونکی
غلامونکو امارت ننگ ہی اور زمزمۂ الفقر فخری بلند آہنگ ہی میری خداوند کا فرش حصیر ملی
گلیم ردای صحابہ سطح خاک مین مومن مجرم اپنی اون خداوند کو جسکی شان مین یہہ مصرع اگرچہ ہیچ
مجمل ہے مصرع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر لیکن قول فضیل ہی آیدہ دست و زینت
بخش مسند کیونکر سمجہون بلکہ مجموع اہل اسلام بشرط فہم صحیح و طبع سلیم گوارا نکرینگی کہ وہ صفت
عام جو دنیا دارونکی واسطی ہی قبلہ دین و دنیا پر صادق آئی وکنی اور اوسکی فضلہ خوار قابل خطاب
نہنین ایہا الاخ المکرم فضلہ خوار جو اب ہے پس گردان جناب کا یہہ کلمہ مستوجب عتاب نہین یقین ہے
کہ اپنی اب تو از روی دلالت لفظ و معنی جان لیا ہوگا اور اس فقیر حقیر کو نظر بہ قومیت ترک
و پیشہ آبای سپاہ گری عمس المحققین خطاب پا ہوگا جاننا اس امر کا کہ آیدہ دست مین اگر آب پانی
اور دست ہاتہہ مراد لین تو اوسکو اسم سمیر سمجہنا کتنی بی ادبی ہی اور اگر آبکو بمعنی رونق اور
دست کو بمعنی مسند مانین تو بی الحاق لفظ نبوت و ہدایت حضرت کو اس ترکیب کا مشار الیہ سمجہنا کیسی
بو العجبی ہے آبدہ دست رونق بخش مسند صفت ہے عمو منعمان ہا لدار کی یہان تک کہ اس اصطلاح سی تعریف
کر سکتی ہین صرافان و ساہوکاران بلاد و امصار کی ہین اب قطع کلام کرتا ہون اور آپکو بکمال تعظیم سلام
کرتا ہون پیمبر کی تحقیر کو مسلم رکہتی ہو تم جانو اور سید ابرار خاقانی پر بہتان کرتی ہو تم جانو اور وہ
میدان معنی کا شہسوار مجکو جسقدر معنی لکہا ہی یا کوئی اور لکہہ رہا ہے اگرچہ وہ سب لغو اور جہوٹ ہے
معقول اور درست نہین لیکن والله مجکو غصہ محشر مین اوسکی باز خواست نہین شعر زمن عشق بکوئین صلح کردم

کردیم ٭ تو خصم باش و زیادہ دوستی تماشا کن

مولوی عبد الرزاق شاکر کی نام

مخدوم مکرم مظہر لطف و کرم جناب مولوی محمد عبد الرزاق صاحب شرف الوکلا کو درویش گوشہ
نشین غالب حزین کا سلام آپکی عنایت نامہ کی ورود سے مین آپکا احسان مند ہوا اور ویسی آپکو دعائین
دین کیون حضرت آپ حیران ہوئی ہونگی کہ یہہ شخص اتنا فضول اور لغو کیون ہی خط کی پہنچنے سے
اظہار منت پذیری اگر گزاف نہین تو کیا ہی اب اس خوشی اور دعا مین دینی کی وجہہ سنیی یعنی
آپکی سبب سے مین نی اپنی والا برادر از جان عزیز تر بدل نزدیک وا ز دیدہ دور نامہربان بخود مغرور
میر قاسم علی خان کا رقعہ اپنی نام کا پایا اللہ اللہ اگر آپ باعث نہوتی تو بہائی صاحب کا ہمکو
مجکو خط لکہتی اونہین سے پوچہی کہ کبہی ہمنی اسد کو خط لکہا ہی بس بعد اس توضیح کی آپکی تحریر کا جواب
لکہتا ہون آپکا واسطی اصلاح کلام کی رجوع کرنا میری طرف موجب میری نازش کا ہی میرا طریق اصلاح
خاص مین یہہ ہی کہ جو شعر بی عیب ہوتا ہی اوسکو بدستور رہنی دیتا ہون اور جہان لفظ کی بدلی لفظ لکہتا
ہون اوسکی وجہہ خاطر نشان کر سکتا ہون تا کہ آیندہ صاحب کلام اوس قسم کی کلام مین خود اپنی
کلام کو مصلح رہی مطلع کا یہہ مصرع ؏ سرخوش و سرشار و مستم ٭ بلّی لسان فارسی مین سرشار صفت
ہی پیالی کی معنی لغوی اسکی لبریز پس شارب کو لبریز کیونکر کہینگی اور یہہ جو اردو مین مست و سرشار
مرادف المعنی استعمال مین آتی ہین امر جدا گانہ ہی فارسی مین تتبع اردو کا ناجائز رند عالم سوز
شعرای عجم مین بمعنی رندی نام و ننگ آیا ہی جیسا کہ اوستاد کہتا ہی مصرع ؏ رند عالم سوز را با مصلحت
بینی چہ کار ٭ حسن مطلع مست تہا میرسد بر بادہ الخ بر شیشہ یہان مناسب ہی از لحد چون خاک
جستم خاک کو جستن سے کیا علاقہ ؏ نقد جان با مہر بستم ٭ بلّی تعقید معنوی ہی طالب عہد الستم
طالب عہد الست یعنی عہد الست کس سے مانگتا ہی ہان سرخوش عہد الست بمحل و بموقع ۱۲
متوقع ہون کہ ملا یہہ رقعہ جو آپکی نام کا ہی جناب میر قاسم علی خان صاحب کو پڑہا دیجیی گا

اور اب جو آپ مجھے خط لکھیں تو یہہ بھی لکھیے گا کہ ہنوز وہ صدر امین ہیں یا ترقی کی اور صدر الصدور ہو گئے اور اگر ترقی نہیں کی تو کیا وجہ ۱۲ **ایضاً** جناب مولوی صاحب مخدوم مولوی محمد عبدالرزاق صاحب شاکر کی خدمت میں بعد سلام یہہ التماس ہے کہ مولوی صاحب عالیشان مولوی مفتی اسد اللہ خان بہادر کی خدمت میں فقیر کا سلام پہنچایے میں تو آپ سے عرض کرتا ہوں مگر آپ مفتی صاحب سے کہیے کہ مجکو باوجود شدت نسیان آپکا تشریف لانا یاد ہے چہینے کی اجرا اوٹھا کر میں نے آپکی تاسی میں ایک غزل انہی ٹرہی تہی جسکی دو شعر قطعہ بند یہہ ہین **قطعہ**

ارزندہ گوہری چو من اندر زمانہ نیست ؛ خود را بخاک رہگذر حیدر افگنم ؛ منصور فرقہ علے اللہیان منم ؛ آوازۂ انا اسد اللہ در افگنم ؛ خدا کری حضرت کو بھی یہہ قصہ یاد ہو اتحاد اسمی دلیل مودت روحانی ہی اخی مکرمی میر قاسم علی خان کو سلام پہنچے سال گزشتہ کی تعطیل کیطرح دلی اگر مجہہ سی بی مل نکلی جائیگا پہر حضرت مکتوب الیہ سے کلام ہی اشعار بعد حک و اصلاح کی پہنچتی ہین یہہ رتبہ میری ارزش کی فوق ہی کہ مین آپکی کلام مین دخل و تصرف کرون بندہ نواز زبان فارسی مین خطون کا لکھنا پہلی سی متروک ہی پیرانہ سری و ضعف کی صدمون سے محنت پژوہی و جگر کاوی کی قوت مجہہ مین نہین رہے حرارت غریزی کو زوال ہی اور یہہ حال ہی **شعر** مضمحل ہو گئی قوی غالب ؛ وہ عناصر مین اعتدال کہان ؛ کچہہ آپ ہی کی تخصیص نہین سب دوستون کو جن سی کتابت رہتی ہی اردو ہی مین نیاز نامی لکہا کرتا ہون جن جن صاحبونکے خدمت مین آگی مین نی فارسی زبان مین خطوط و مکاتیب لکہی اور بہیجے تہے اون مین سی جو صاحب الی الآن ذی حیات و موجود ہین اون سے بہیے عندالضرورت اسی زبان مروج مین مکاتیب و مراسلت کا اتفاق ہوا ؛

ہوا کرتا ہی پارسی مکتوبون ورسالون دسخون وکتابون کی مجموعی شیرازہ لبتہ و
چہاپا ہوکر اطراف واقصای عجم مین پہیل گئی حال کی نثرون کو کون فراہم کرتی
جائی جان کنی کی خیالات نی مجکواونکی تحریر وتعلق وپارسی دست بردار وآزاد وسبک
دوش کردیا جو نثرین کہ مجموع ویکجا ہوکر جہان جہان منتشر ہوگئین ہین اور آئندہ
ہون اونہین کو جناب حدیث جلت عظمۃ مقبول قلوب اہل سخن ومطبوع طبایع ارباب فن
فرمای اور مین اب انتہای عمر ناپایدار کو پہنچکر آفتاب لب بام اور ہجوم امراض جسمانی
وآلام روحانی سی زندہ درگور ہون کچہہ یاد خدا ہی چاہیی نظم ونثر کی قلمرو کا انتظام
ایزد دانا وتوانا کی عنایت واعانت سی خوب ہوچکا اگر اوسنی چاہا تو قیامت تک
میرا نام ونشان باقی وقائم رہی گا بس امیدوار ہون کہ آپ اہنین نذور محقرہ یعنی تحریرات
روزمرہ اردوی سادہ وسرسری کو تا امکان غنیمت جانکر قبول فرماتی رہین
اور درویش دل ریش وفرو ماندہ کشاکش معاصی کی خاتمہ بخیر ہونیکی دعا مانگین ابد لسر ما
سوی ہوس ۱۲ التعقید معنوی کو حضور خود جانتی ہون گی اسکی توضیح وتفصیل مین تحصیل حاصل
وتطویل لاطائل کیصورت نظر آتی ہی لہذا خامہ فرسائی بروی کار نہین آئی الیضاً حضرت
تین دوستون نی مولف محرق پر جسکا نام صاحب تب محرق رکہا گیا ہی جوتی ہزار کی ہی ایک
رسالہ جو موجود تہا بہیجا جاتا ہی وہ دو نسخی ہی اگر بہم پہنچ گئی تو بہجوادونگا غزل بعد اصلاحکے
جاتی ہی طرز فقیر مبارک ہوا الیضاً حضرت مطالب علمی شعری کا لکہنا موقوف سوال
پر ہی جب حضور کیطرف سی کوئی سوال آئیگا بقدر اپنے معلوم کی جواب لکہا جائیگا شعر ہین آئی
گنہ میرا امید ایمان کہان ہی ایک ڈر سی ہی اس شعر مین قصدا چہا ہی مگر بیان ناقص ہی مطلب
تو یہہ ہی کہ صرف خوف اصل ایمان نہین رجا کا بہی شمول چاہیے اور یہہ

بات اس تقریر مین سی نکلتی نہین **ایضاً** پیر و مرشد ع اک شمع ہی دلیل
سحر سو خموش ہی ۞ یہہ حضرت کے پہلا مصرع **مصرع** ع ظلمت کدی مین میری
شب غم کا جوش ہی ۞ یہہ مبتدا ہی شب غم کا جوش ۞ یعنی اندہیرا ہی اندہیرا ظلمت غلیظ
سحر ناپیدا گویا خلق ہی نہین ہوئی ہان ایک دلیل صبح کی وجود پذیر ہی یعنی بجھی ہوئی شمع
اس راہ سی کہ شمع و چراغ صبح کو بجھہ جایا کرتی ہین لطف اوس مضمون کا یہہ ہی کہ جس
شی کو دلیل صبح ٹہرایا ہی وہ خود ایک سبب ہے منجملہ اسباب تاریکی کی پس دیکھا چاہیی جب
گہر مین علامت صبح موید ظلمت ہوگی وہ گہر کتنا تاریک ہوگا **شعر** متقابل ہی مقابل میرا ۞ رک
گیا دیکھہ روانی میری ۞ تقابل و تضاد کو کون نباہی گا نور و ظلمت شادی و غم راحت و رنج وجود
و عدم لفظ متقابل اس مصرع مین بمعنی مرجع ہی جیسی حریف کہ بمعنی دوست بہی مستعمل ہی مفہوم شعر
یہہ کہ ہم اور دوست از روی خوی و عادت ضد یکدگر ہین وہ میری طبع کی روانی دیکھکر رک گیا
غزل بعد اصلاح کی پہنچتی ہی آپ اپنی طرف سے اسکو استصلاح سمجھتی ہین اور مین اسکو اپنی جانب سے
استفادہ جانتا ہون و السلام ۱۲ **ایضاً** فقیر اسد اللہ نی اس کاغذ کی لفافی پر مرسلہ محمد
عبد الرزاق جعفری الحیدری اور ٹکٹ پر شاکر دیکھکر دیر تک غور کی کہ یہہ دو صاحب ہین بعد تامل یاد آیا کہ
مولوی محمد عبد الرزاق صاحب اسم شریف اور شاکر تخلص ہے غور کیجیی نسیان کا کیا عالم ہی و اللہ
اگر مجھکو یاد ہو کہ سابق مین کوئی غزل آپکی آئی ہو یہہ لفافہ لکھا ہوا ۱۳ اگست سال حال کا کل مین نے
ڈاک سی پایا آج غزل کو دیکھا کل یہہ لفافہ روانہ کرونگا **شعر** کوئی آتا نہین آگی تیری ہمتا ہو کر
آئینہ جب نظر آتا ہی تو اندہا ہو کر ۞ یہہ مطلع دلنشین ہے مگر اتنا تامل ہی کہ آئینہ کو اندہا کہا چاہیے
یا نہین **شعر** مردم چشم سیہ جب نظر آتا ہی تیرا ۞ بیٹہہ جاتا ہی میری دل مین
سویدا ہو کر ۞ مردم یعنی آنکہہ کی پتلی مذکر نہین معشوق کی قید کیا ضرور دعوی حسن پر سے

پرستی رہی عموماً یہہ خوب ہے شعر نظر آتی ہی جہان مردمک چشم سیاہ :: بیہہ جاتی ہی مری دیدہ
سویدا ہوکر :: شعر حرمت مے کی لبی بیرِ فلک نکاہی یہہ حکم :: ریش قاضیکی رہی پنبہ مینا ہوکر ::
یہہ شعر بی لطف ہو گیا کسواسطی کہ جب قاضی کی ریش کہی تو وہ ابہام ریش قاضی کہان رہا
۱۲ کارگاہ ہستی مین الخ داغ سامان مثل انجم انجمن وہ شخص کہ داغ جسکا سرمایہ و سامان ہو موجودیت لالے
کے منحصر نہالین داغ پر ہی ورنہ رنگ تو اور پہولونکا بہی لال ہوتا ہی ۱۲ العبد اسکی یہہ سمجہہ لیجئے کہ پہولکی درخت
یا غلہ جو کچہہ بویا جاتا ہی دہقانکو جوتنی بونی پانی دینی مین مشقت کرنی پڑتی ہی اور ریاضت مین لہو
گرم ہوجاتا ہی مقصود شاعر کا یہہ ہی کہ وجود محض رنج دہقانی مزارع کا وہ لہو جو کشت کار مین گرم
ہوا ہی وہ ہے لالہ کی راحت کے خرمن کا برق ہی حاصل موجودیت داغ اور داغ مخالف راحت ۱۲ اور صورت
رنج غنچہ نا الخ کلی جیسی نکلی بصورت قلب صنوبری نظر آئی اور جب پہول بنی برگ عافیت معلوم نہان
معلوم بمعنی معدوم ہے اور برگ عافیت بمعنی مایہ آرام ع برگ عیشی بگور خویش فرست ۱۲
برگ اور سر و برگ بمعنی ساز و سامان ہے خواب گل شخصیت گل باعتبار خموشی و برجا ماندگی پریشانی
ظاہر ہی یعنی شگفتگی دہی پہول کی پنکہریونکا بکہرا ہوا ہونا غنچہ بصورت دل جمع ہی ۱۲ وصف جمعیت
دل کلگو خواب پریشان نصیب ہے ہمسی رنج الخ پشت دست صورت عجز اور خس بدندان دیگاہ بدندان
گرفتن بہی اظہار عجز ہی پس جس عالم مین کہ داغ نی پشت دست زمین پر رکہہ دی ہوا اور شعلہ
نی تنکا دانتون مین لیا ہو ہمسی رنج اضطراب کا تحمل کسطرح ہو قبلہ ابتدائی فکر سخن مین بیدل و اسیر و شوکت
کی طرز پر ریختہ لکہتا تہا چنانچہ ایک غزل کا مقطع یہہ تہا ۔ طرز بیدل مین ریختہ لکہنا :: اسد اللہ
خان قیامت ہے :: ۱۵ برس کی عمر سی ۲۵ برس کی عمر تک مضامین خیالی لکہا کیا دس برس مین بڑا دیوان
جمع ہو گیا آخر جب تمیز آئی تو اوس دیوان کو دور کیا اوراق یک قلم چاک کیے دس پندرہ شعر
واسطی نمونہ کی دیوان حال مین رہنی دیی ۱۲ بندہ پرور اصلاح نثری کی ضرورت نہین آپکی انشا

کی یہہ روش خاص وعجیب اور بی عیب ہی اس وضع کو نچہوڑیی اور جو میرا تتبع اورمجہپر توجہہ منظور ہو تو پنج آہنگ وغیرہ میری مصنفات کو بامعان نظر وصرف ہمت ملاحظہ فرمائیی اور مشق بڑہائیی چشم بد دور طبیعت حضور کی نہایت عالی اور مناسب اس فن کی ہی مین آپکی رسائی ذہن اور قوت قلم سی امید قوی رکہتا ہون کہ عنقریب بہت خوب لکہیی گا میری اور تمام دوستون کی فخر اور دشمنون کی رشک ہو جائیی گا ان ہدامن برکت العلم یا مولانا و بالفضل والکمال اولانا ۱۲ **ایضًا** قبلہ وکعبہ فقیر پا در رکاب ہی سہ شنبہ چارشنبہ ان دونون دنون مین سی ایک دن عازم رام پور ہونگا تقریب وہانکی جانی کی رئیس مرحوم کی تعزیت اور رئیس حال کی تہنیت دو چار مہینی وہان رہنا ہوگا اب جو کوئی خط آپ بہیجین تو رام پور بہیجین مکان کا پتا لکہنا ضرور نہین شہر کا نام اور میرا نام کافی ہی مخمس بعد الاصلاح بہیجا جاتا ہی حق تو یہہ ہی کہ شعر آپ اچہے کہتے ہین اور خط مین اوٹہاتا ہون حسن اتفاق سی اصلاح خمسہ کے وقت دوست غمگسار یار وفا شعار علامۂ روزگار خاتم العلما المتبحرین مولوی مفتی صدرالدین خان صاحب بہادر صدر الصدور سابق دہلی المتخلص بآزردہ دام بقاہ وزاد علاہ کہ مجہسی ملنی کو غمخانہ پر تشریف لائی ہوئی تہی موجود تہی خمسہ کو دیکہکر پسند فرمایا حضور کی بلاغت کی تحسین کے عربی مصرعون کی میری ساتہہ شریک غالب ہو کر مزی لوٹی اور آپکی شیرینی گفتار کی وصف مین نادر عذب البیان اور رطب اللسان رہے اور مجہسی القدر میرے معلوم وبیانکی آپکی صفات حمیدہ سی واقف وآگاہ ہو کر بہت شاد وخرسند ہوئی مبارک ہو نادیدہ وغائبانہ یعنی محض مشتاقانہ بہ تمنای ملاقات عجز ونیاز لکہنی کو ارشاد کر گئی ہین لہذا مین لکہتا ہون قبول فرمائیی گا ۱۲ **ایضًا** قبلہ پہلی معنی ابیات بی معنی سنلئی نقش فریادی الخ ایران مین

مین رسم ہی کہ داد خواہ کاغذ کی کپڑی پہن کر حاکم کی سامنی جاتا ہی جیسی مشعل دنکو جلانا یا
خون آلودہ کپڑا بانس پر لٹکا کر لیجانا پس شاعر خیال کرتا ہی کہ نقش کسکی شوخی تحریر کا فریادی
ہی کہ جو صورت تصویر ہی اوسکا پیرہن کاغذی ہی یعنی ہستی اگرچہ مثل تصاویر اعتبار
محض ہو موجب رنج و ملال و آزار ہی شوق ہر رنگ الخ رقیب بمعنی مخالف یعنی شوق ہمہ
ساماں کا دشمن ہی دلیل یہہ کہ قیس جو زندگی مین ننگا پڑا پھرتا تھا تصویر کی پردی
مین بھی ننگا ہی رہا لطف یہہ ہی کہ مجنونکی تصویر بتن عریان ہی کھینچتی ہی جہان ؛
کھینچتے ہی زخم نی داد الخ یہہ ایک بات مین نی اپنی طبیعت سی نئی نکالی ہی جیسا کہ
اس شعر مین شعر نہین کہی ذریعہ راحت جراحت پیکان ؛ وہ زخم تیغ ہی جسکو کہ دلکشا کہی
یعنے زخم تیر کی تو مین بسبب ایک رخنہ ہونیکی اور تلوار کی زخم کی تحسین بسبب ایک طاق
سا کھلجانیکے زخم نی داد نہ دی تنگی دل کی یعنی زائل نکیا تنگی گوہر فشان بمعنے
بیتاب اور یہہ لفظ تیر کی مناسب جا صل یہہ کہ تیر تنگی دل کی داد کیا دیتا وہ تو خود
ضیق مقام سی گھبرا کر پر فشان و سراسیمہ نکل گیا نامہ غالب کا مکتوب الیہ رحیم بیگ نامی
میرٹھہ کا رہنی والا ہی دس برس سے اندہا ہو گیا ہی کتاب پڑہ نہین سکتا سن لیتا ہی عبارت
لکھہ نہین سکتا لکھوا دیتا ہی بلکہ اوسکی ہم وطن ایسا کہتی ہین کہ وہ قوت علمی بھی نہین کہتا اورون
سی مدد لیتا ہی اہل دہلی کہتی ہین کہ مولوی امام بخش صہبائی سی اسکو تلمذ نہین ہی اپنا اعتبار
بڑہانیکو اپنی کو اونکا شاگرد بناتا ہی مین کہتا ہون کہ وای اوس ہیچ و پوچ پر جسکو صہبائی
کا تلمذ موجب عز و ناز ہو رسالہ اوسکا ساطع برہان دلی پہنچکر ڈہونڈہونگا
اگر مل گیا تو خدمت مین پہنچیگا جناب مستطاب میر قاسم علی خان
صاحب صادق القول ہین میری گھر آئی ہونگی دروازہ بند پایا ہوگا مگر ایک

خدشہ ہی کہ حضرت مین اور میری بہائی مرزا علی بخش خان مین بہت ربط و اتحاد تہا اور وہ مرحوم
خداش بیامرزاد کذب و گزاف مین ضرب المثل تہا اس تصور سی اگر مین اس جملہ کی سچ جانی مین تامل
کرون تو میرا تامل بیجا نہو گا بہرحال اونکو میرا سلام کہی گا ۱۲ اسپلاب جین ایک لفظ ہی ہندیان فارسی
دان کا اصل لغت چلمچی اور یہہ لغت ترکی ہی معہذا حباب آسمان جب تک کہ اسمان کو بحر یا دریا نکہید
حباب آسمان نہ مقبول نہ مسموع و نمات مسموع ہی اگر فتحہ الف کا اشباع جایز ہو ورنہ و نمات پرور کی
جگہہ ادنی پرور بہتر ہی بلکہ ذنات باد نارت بہرحال صفت ہی پرورش موصوف کی چاہیی نہ صفت
کی والسلام ۱۲ **الضیاً** قبلہ یہہ تو اپکو معلوم ہو گیا ہو گا کہ جنوری کو فقیر دلی پہنچا تہکا ماندہ خستہ
رنجور ہنوز افاقت کلی نہین پائی آج صبحدم ہوا بند ہی دہوپ تیز ہی پشت بافتاب تکیہ کی سہارے
سے بیٹہا ہوا یہہ سطرین لکہہ رہا ہون غزل پہنچی ہی گوند مین لتہڑ کر ایک ٹکڑا کاغذ کا الگ ہو گیا ہی
حضرت بہ احتیاط اوسکو لفافی سی نکالین **بیت** ہی تمہارا افتابہ آفتاب آسمان ۔ دیکہلو
اپنی چلمچی مین حباب آسمان ۔ اگر پسند آئی تو اس مطلع کو یون ہی رہنی دیجی مولوی لطف کنجوی علیہ الرحمہ
کا ایک شعر طالب علمونکی ہاتہہ پڑا اونہون نی از روی قواعد نحو اوسمین کلام کرنا شروع کیا
مولوی کی پاس جب وہ کلمات پہنچی تو فرمایا کہ یاران شعر مرا بمدرسہ کہ برد جو صاحب یہہ فرماتی
ہین کہ مجموع پہلا مصرع مبتدا نہین ہو سکتا اون سی پوچہا چاہیی کہ کیا آپ اوسی پہلی مصرع
مین سے ظلمتکدہ ہمین ہے اسکو مبتدا اور شب غمکا جوش ہی اسکو خبر ٹہراتی ہین پس اگر
یون ہی تو بہی مدعا حاصل ہی دوسرا مصرع دوسری خبر سہی آخر یہہ ہے تو مسلمات فن نحو مین سی ہے
کہ ایک مبتدا کی دو بلکہ زیادہ خبرین ہو سکتی ہین ہان ایک قاعدہ اور ہے یعنے جملہ فعلیہ کے ماقبل جو عبارت
ہوتی ہی اوسکو مبتدا نہین کہتی اس مطلع کا مصرع ثانی جملہ اسمیہ ہے اپنی ماقبل مبتدا کو قبول کرتا ہی اگر
ہمنے نظر اس دستور پر مصرع اول کو مبتدا کہا تو بہی قباحت لازم نہین آتی بہرحال جو وہ صاحب

صاحب آپ نے پہلی مصرع کو قرار دیں وہ مجھی قبول ہی مگر شعر میرا مہمل نہین زیادہ اس سی کیا لکھون

بہائی میر قاسم علی خانصاحب کو بندگی ۱۲ **مخدوم مکرم قاضی عبد الجمیل کی نام**

مخدوم مکرم و معظم جناب مولوی عبد الجمیل صاحبکی خدمت مین بعد ابلاغ سلام مسنون الاسلام

کی عرض کیا جاتا ہی کہ آپکی ارادت میرا ذریعہ فخر و سعادت ہی دو عنایت نامی آپکی اوقات مختلف

مین پہنچی پہلی خط کی حاشیہ و پشت پر اشعار لکھی ہوئی ہین سیاہی اسطرحکی ہی بیکی کہ حروف اچھی

طرح پڑہی نہین جاتی اگرچہ بینائی میری اچھی ہی اور مین عینک کا محتاج نہین لیکن باینہمہ اوسکی پڑہنی

مین بہت تکلف کرنا پڑتا ہی علاوہ اسکی جگہہ اصلاحکی باقی نہین چنانچہ اوس خط کو آپکی خدمت مین

واپس بھیجتا ہون تاکہ آپ یہہ نجانین کہ میرا خط پہاڑ کر پہینکدیا ہوگا اور مجہہ امیرا اندیشہ آپکو بہی

ہو جای آپ خود دیکہلین کہ اسمین صلاح کہان دیجای واسطی اصلاحکی جو غزل بہیجی اوسمین بین

الافراد و بین المصرعہا فاصلہ زیادہ چہوڑی آپکی خط مین جو کاغذ اشتہار کا ہی حروف اوسکی

روشن ہین مگر بین السطور مفقود اور صلاحکی جگہہ معدوم آپکی خاطر سی رنج کتابت اوٹھاتا ہون

اور اون دونون غزلون کو بعد صلاح لکہتا جاتا ہون مسودہ تو آپکی پاس ہوگا اوس سے مقابلہ

کرکر معلوم کرلیجیگا کہ کس شعر پر اصلاح ہوئی اور کیا اصلاح ہوئی اور کونسی بیت موقوف ہوئی

مشاعرہ یہان شہر مین کہین نہین ہوتا قلعہ مین شہزادگان تیموریہ جمع ہو کر کچھہ غزلخوانی کرلیتی

ہین وہانکی مصرع طرحی کو کیا کیجیگا اور اوس پر غزل لکھکر کہان پڑہیگا مین کبہی اوس محفلمین جاتا

ہون اور کبہی نہین جاتا اور یہہ صحبت خود چند روزہ ہے اسکو دوام کہان کیا معلوم ہی اب ہی نہو

ابکی ہو تو آیندہ نہو والسلام مع الاکرام **ایضاً** قبلہ آپکو خط کی پہنچنی مین تردد کیون

ہوتا ہی ہر روز دو چار خط اطراف و جوانب سے آتی ہین گاہ گاہ انگریزی ہی اور ڈاک کی ہرکارے

ہے میرا گھر جانتی ہین پوست ماسٹر میرا آشنا ہی مجکو جو دوست خط بہیجتا ہی وہ صرف

شہر کا نام اور میرا نام لکھتا ہی محلہ بہی ضرور نہین آپ ہی انصاف کرین کہ آپ لال کنوان
لکھتے رہی اور مجکو بلی مارون مین خط بہیجتا رہا یہہ تلی آپنی حکیم کا لیکا نام کیسا لکھا ہی اس
غریب کو تو شہر مین کوئی جانتا ہی نہین خلاصہ یہہ کہ خط اپکا کوئی تلف نہین ہوا جو آپنی
بہیجا وہ مجکو پہنچا بات یہہ ہی کہ شوقیہ خطوں کا جواب کہان تک لکھون مین نی آئین نامہ
نگاری چہوڑ کر مطلب نویسی پر مدار رکہا ہی جب مطلب ضروری التحریر نہو تو کیا لکھون
اب کی آپکی خط مین تین مطلب جواب لکھنی کی قابل تہی ایک تو وہ رباعی جو آپنی اس
ننگ آفرینش کی مدح مین لکھی ہی اسکا جواب بندگی ہی اور کورنش اور آداب دوسرا
مدعا خط کی نہ پہنچنی کا وسوسہ سو اوسکا جواب لکھ چکا تیسرا امر جناب مولوی امتیاز خان
صاحب کا میری ہان آنا اور میرا اوس وقت مکان پر موجود نہونا واللہ مجکو بڑا رنج ہوا اگر آپ ایسے
ملین تو میرا اسلام کہی گا اور میرا ملال اون سے بیان کیجیی گا صبح کو مین ہر روز قلعہ کو جاتا
ہون ظاہرا مولوی صاحب اول روز آئی ہون گی جب مین سوار ہو جاتا ہون تب سے دو چار
آدمی مکان پر ہوتی ہین مولوی صاحب بیٹھتی حقہ پیتی اگر قلعہ جاتا ہون تو دوپہر دن چڑھے
آتا ہون زیادہ اس سے کیا لکھون **ایضاً** آداب بجا لاتا ہون آپکا نوازشنامہ پہنچا غزلین
دیکھین گئین فقیر کا قاعدہ یہہ ہی کہ اگر کلام مین اسقام و اغلاط دیکھتا ہون تو رفع کر دیتا ہون
اور اگر سقم سی خالی پاتا ہون تو تصرف نہین کرتا بس قسم کہا کر کہتا ہون کہ ان غزلون مین کہین اصلاح
کی جگہہ نہین ہی **ایضاً** سبحان اللہ سر آغاز فصل مین ایسی ثمرہای پیش رس کا پہنچنا نوید ہزار گونہ میمنت
اور شادمانی ہی یہہ ثمر رب النوع اثمار ہی اسکی تعریف کیا کرون کلام اسباب مین
کیا چاہتا ہون کہ مین یاد رہا اور اہدا کا آپکو خیال آیا پروردگار آپکو باہمہ روان ؛
پروری و کرم گستری و یاد آوری سلامت رکہی جمعہ ۲۲ دن کا جون کو ؛

کو دو پہر کے وقت کہار پہنچا اور اوسی وقت خط کا جواب لیکر اور آم کی دو ٹوکری دیکر روانہ
ہو گیا یہان سی اوسکو حسب الحکم کچہہ نہین دلوایا۔ خاطر عاطر جمع رہی ۱۲ **ایضاً** ٭
حضرت کیا ارشاد ہوتا ہی آگی اس سے جو آپکی اشعار آتی تہی وہ دو دن کی بعد اصلاح دیکر بہیجدیے
خط ڈاک مین تلف ہو جائی تو میرا کیا گناہ آج آپکا یہہ خط صبح کو آیا مین نی آج ہی دوپہر
کو دیکہہ کر لفافہ کر کر ڈاک مین بہیجا دیا اب پہنچی یا نہ پہنچی دو باتین سنیئی طرح بسکون رای
قرشت بمعنی قریب ہے لیکن اردو مین یہہ لفظ مستعمل نہین وہ دوسرا لفظ ہی طرح بحرکت
رای قرشت بروزن فرح اوسکو بسکون رای مہملہ بولنا عوام کا منطق ہی ہان غزل طرح
کی زمین طرحکی یہہ بسکون ہی معنی روش و طرز و طرح ہی بفتحتین جناب مولوی احمد حسن صاحب
کو میرا سلام پہنچی ۱۲ **ایضاً** صاحب وہ خط جسمین اشعار سید مظلوم کی تہی مجکو پہنچا اور
مین نی اوس خط کا جواب تمکو بہیجا اور ذکر اشعار قلم انداز کیا فارسی کیا لکہون یہان رہکے
تمام ہی اخوان و احباب یا مقتول یا مفقود الخبر ہزار آدمی کا ماتمدار ہون آپ غمزدہ اور اپنے
غم گسار ہون اس سی قطع نظر کہ تباہ اور خراب ہون مرنا سر پر کہڑا ہی پا بر کاب ہون
طرح بالفتح بمعنی نمونہ اور معنی قریب سچ لیکن طرح بفتحتین اور جہہ ہے غیاث الدین
رام پور مین ایک ملای مکتبی تہا نا قل نا عاقل جسکا ماخذ اور مستند علیہ قتیل کا کلام
ہوگا اوسکا فن لغت مین کیا فرجام ہوگا **ع** کیستم من کہ تا ابد بزیم ٭ لاحول ولا
قوۃ یہہ مصرع میرا نہین تا ابد بزیم یہہ فارسی لالہ قتیل کی ہی میرا قطعہ یہہ ہے ٭

قطعہ کیستم من کہ جاودان باشم ٭ چون نظیری نماند و طالب
مرد ٭ ور بگوید در کدامین سال ٭ مرد غالب بگو کہ غالب مرد ٭ یہہ مادہ تاریخ وفات
از روی نجوم نہین بلکہ از روی کشف ہی انا للہ و انا الیہ راجعون ٭

ایضاً پیر و مرشد فقیر ہمیشہ آپکی خدمتگذاری مین حاضر اور غیر حاضر رہا ہی جو حکم آپکا
ہوتا ہی اوسکو بجالاتا ہون مگر معدوم کو موجود کرنا میری دسع قدرت سی باہر ہی اس زمین
مین کہ جسکا آپنی قافیہ درد دل لکہا ہی مینی کبہی غزل نہین لکہی خدا جانی مولوی درویش حسن
صاحب نی کسی سی اوس زمین کا شعر لیکر میرا کلام گمان کیا ہی ہر چند مینی خیال کیا اس زمین
مین میری کوئی غزل نہین دیوان ریختہ چہاپا ہیکا یہان کہین کہین سی اپنی حافظہ پر اعتماد نکر کر اوسکو
بہی دیکہا وہ غزل نہ نکلی سنیی اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اور کی غزل میری نام پر لوگ پڑہ دیتی ہین
چنانچہ انہین دنونمین ایک صاحب نی مجہی آگرہ سی لکہا کہ یہہ غزل بہیجدیجی **مصرع**
اسد اور لینی کی دینی پڑی ہین ؛ مینی کہا لاحول ولاقوۃ اگر یہہ میرا کلام ہو تو مجہپر لعنت اسی طرح
زمانہ سابق مین ایک صاحب نی میری سامنی یہہ مطلع پڑہا **شعر** اسد اس جفا پر بتون سی وفا کی
؛ میری شیر شاباس رحمت خدا کی ؛ مینی سنکر عرض کیا کہ صاحب جس بزرگ کا
یہہ مطلع ہی اوسپر بقول اوسکی خدا کی رحمت اور اگر میرا ہو تو مجہپر لعنت اسد اور شیر
اور بت اور خدا اور جفا اور وفا میری طرز گفتار نہین ہی بہلا اندونون شعرونمین تو اسد کا
لفظ بہی ہی وہ شعر میرا کیونکر سمجہا گیا واللہ باللہ وہ شعر خدنگ نگ کی قافیہ کا میرا نہین والسلام ۱۲

ایضاً حضرت بہت دنون مین آپنی مجکو یاد کیا سال گذشتہ ان دنونمین مین رامپور
تہا مارچ سنہ ۶۰ء مین یہان آگیا ہون اب یہین ہون اور یہین مینی آپکا خط پایا ہی اپنی سرنامہ
پر رامپور کا نام ناحق لکہا تہا حق تعالی والی رامپور کو صد وسی سال سلامت رکہی اونکا عطیہ ماہ
بماہ مجکو یہان پہنچتا ہی کرم گستری وداد و شاد پروری کر رہی ہین میری رنج سفر اوٹہائینگی اور رامپور
جائینگی صاحب نہین خلیفہ حسین علی صاحب رامپور مین مجہسی ملی ہونگی مگر واللہ مجکو یاد نہین
نسیان کا مرض لاحق ہی حافظہ گویا نرہا تہا شامہ ضعیف سامعہ باطل باصرہ مین نقصان نہین البتہ

البتہ حدت کچھہ کم ہوگئی ہی ع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند بہر حال چونکہ مین دلی ہون اور
وہ رامپور گئی ہین تو البتہ وہ آپکی پیام جو اونکی زبان کی محول تہی بدستور اونکی تحویل مین رہے اور مجھہ
تک نہ پہنچی یہہ شہر بہت غارت زدہ ہی نہ اشخاص باقی نہ اُنکے کتاب فروشون سے کہدونگا اگر میری نظم
و نثر کی رسالون مین سے کوئی رسالہ آجائیگا تو وہ مول لیکر خدمت مین بہیجدیا جائیگا ع
دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت ۔ ایک دوست کی پاس بقیۃ النہب و الغارت کچھہ میرا کلام موجود
ہی اوس سی یہہ غزل لکھواکر بہیجدونگا ۱۲ **ایضاً** جناب قاضی صاحبکو بندگی پہنچی عنایت نامہ
کی ورود نی شادمان کیا مگر جو کچھہ نگارش پذیر ہی اوسنی حیران کیا ابہام کی توضیح اور اجمال
کی تفصیل کا مشتاق ہون اونکی باب مین جو کچھہ لکھا یہہ کیون لکھا اداکو دوام کیا ضرور ہی خصوصاً
جبکہ بذات خود حادث ہو حضرت اسی سال ہر جگہہ آم کم ہی اور جو کچھہ ہی وہ خشک و بی مزہ
آم کہان سی ہون پہاوٹ نہ برسات دریا پایاب ہوگئی کنوین سوکھہ گئی اثمار مین طراوت
کہان سے ہو جناب اسکا خیال نفرماوین اپنی کشف کو غلط کردونگا پر شگال آیندہ تک جیونگا اگر
تو بہی آم کہاونگا ۱۲ **ایضاً** جناب مولوی صاحب آپکے دونون خط پہنچی مین زندہ ہون لیکن
نیم مردہ آٹھہ پہر پڑا رہتا ہون اصل صاحب فراش مین ہون بیس دن سی پانو پر ورم ہوگیا ہی کف پا
و پشت پا سی نوبت گذر کر پنڈلی تک آماس ہے جوتی مین پانو سماتا نہین بول و براز کی واسطی اوٹہنا
دشوار یہہ سب باتین ایک طرف درد محل روح ہی سنہ ۱۲۷۷ ہجری مین میرا نہ مرنا صرف میری تکذیب
کی واسطی تہا مگر اس تین برس مین ہر روز مرگ نو کا مزا چکہتا رہا ہون حیران ہون کہ کوئی صورت
زیست کی نہین پہر مین کیون جیتا ہون روح میری اب جسم مین اسطرح گہبراتی ہی جسطرح طایر
قفس مین کوئی شغل کوئی اختلاط کوئی جلسہ کوئی مجمع پسند نہین کتاب سے نفرت شعر سے
نفرت جسم سی نفرت روح سی نفرت یہہ جو کچھہ لکھا ہی بی مبالغہ اور بیان واقع ہی شعر مصرع

خرم آنروز کزین منزل ویران بروم ۔ ایسی مخمصہ مین اگر تحریر جواب مین قاصر رہون تو
معاف ہون ۔ ایضاً قبلہ مجھی کیون شرمندہ کیا مین اس ثنا اور دعا کی قابل نہین مگر
اچھون کا شیوہ ہی برون کو اچھا کہنا اس مدح گستری کی عوض مین اداب بجا لاتا ہون ۱۲
ایضاً جناب قاضی صاحب کو میری بندگی پہنچی مکرمی مولوی غلام غوث خان صاحب
بہادر میر منشی کا قول سچ ہی اب مین تندرست ہون پھوڑا پھنسی کہین نہین مگر ضعف
کی وہ شدت ہی کہ خدا کی پناہ ضعف کیونکر نہو برسدن صاحب فراش رہا ہون ستر
برس کی عمر جتنا خون بدن مین تھا بے مبالغہ آدھا اوس مین سی پیپ ہوکر نکل گیا سن کہان
جواب پھر تولید دم صالح ہو بہر حال زندہ ہون اور ناتوان اور آپکی پرسشہای
دوستانہ کا ممنون احسان والسلام مع الاکرام ۱۲ ایضاً جناب مخدومی مکرم کو
میری بندگی تفقدنامہ مرقومہ ۲۱ ستمبر مین نی پایا حضرت کی سلامت حال پر خدا
کا شکر بجالایا کوئی محکمہ تخفیف مین آئی کوئی گانو مثلا لٹ جای آپکا عہدہ آپکو مبارک
آپکا دولت خانہ سلامت ہان وہ جو اپنی این انجا لکا اس محکمہ مین وکیل ہونی
کا آپکو کھٹکا ہی البتہ بجا ہی جب آپ ظاہر کر چکی ہین تو اب اوسکا اندیشہ کیا ہی
حاکم سمجھہ لیگا وہ وکیل ہین محکمہ منصفی مین نہ رہینگی محکمہ صدرامین وسشن جج
مین کام کرینگی مین نہ تندرست ہون نہ رنجور ہون زندہ بدستور ہون دیکھیی
کب بلاتی ہین اور جب تک جیتا رہون اور کیا دکھاتی ہین والسلام بالوف
الاحترام ۱۲ ایضاً جناب قاضی صاحب کو سلام اور قصیدہ کی بندگی اگر
مجھہ قوت ناطقہ پر تصرف باقی رہا ہوتا تو قصیدی کی تعریف مین ایک قطعہ او حضرت
کی مدح مین ایک قصیدہ لکھتا بات یہہ ہے کہ جو مین شایستہ نہین تو یہہ شاباش ہم آپکی طرف ہوگئے گویا یہہ قصیدہ آپکی مدح

مرح ہین ہی ہین اب ریخور ہین تندرست ہون مگر بوڑہا ہون جو کچہہ طاقت باقی تہی وہ اس
ابتلامین زایل ہوگئی اب ایک جسم بی روح متحرک ہون یکی مردہ بشخصم برد ی روان اسی
مہینے یعنی رجب ۱۲۸۲؁ اسی ستر وان برس شروع اور اسقام والآم کا آغاز ہی لاموجود
الا اللہ لامؤثر فی الوجود الا اللہ ۱۲ **ایضًا** قبلہ ایک سو میں آم پہنچی خدا حضرت کو سلامت
رکہی دس قلمین اور چہٹانک بہر سیاہی کہار کی حوالہ کردی ہی خدا کری بحفاظت آپکے
پاس پہنچی مین مریض نہین ہون بوڑہا ہون اور ناتوان گویا نیمجان رہ گیا ہون
ایک کم ستر برس دنیا مین رہا کوئی کام دین کا نہین کیا افسوس ہزار افسوس ۱۲ **الیضًا**
جناب عالی وہ غزل جو کہہ رلایا تہا وہان پہنچی جہان اب مین جانی والا ہون یعنی
عدم مدعا یہہ کہ گم ہوگئی ۱۲ **الیضًا** پیرومرشد نوابصاحب کا وظیفہ خوار گویا اس درکا
فقیر تکیہ دار ہون مسند نشینی کی تہنیت کیواسطی رام پور آیا مین کہان اور بریلی کہان
۱۳ اکتوبر کو یہان پہنچا بشرط حیات آخر دسمبر تک دہلی جاونگا نمایش گاہ بریلی کی سیر
کہان اور مین کہان خود اس نمایش گاہ کی سیر مین جسکو دنیا کہتی ہین دل بہر گیا
اب عالم بیرنگی کا مشتاق ہون لا الہ الا اللہ لاموجود الا اللہ لامؤثر فی الوجود الا اللہ ۱۲ ❊

مولوی عزیزالدین کی نام

صاحب کیسی صاحبزادون کی سی باتین کرتی ہو دلی کو ویسا ہی آباد جانتی ہو جیسی آگی تہی قاسم خان کی گلی میر خیراتی کی پہاٹک سے فتح اللہ بیگ خان کی پہاٹک تک بیچراغ ہی ہان اگر آبادی ہی تو یہہ ہی کہ غلام حسین خان کی حویلی اسپتال ہی اور ضیاءالدین خانکی کمری مین ڈاکٹر صاحب رہتی ہین اور کالی صاحب کے مکانون مین ایک اور صاحب عالیشان انگلستان تشریف رکہتی ہین ضیاءالدین خان مع اہل وعیال اور قبائل وعشائر لوہارو مین لال کنوی کی محلہ مین ؛

خاک اوڑتی ہی آدمی کا نام نہین تمہاری مکان مین جو چھوٹی بیگم رہتی تھی اوسکی پاس اور لکھمی
کی دکان پر اس اشتہار کو بھیجا بیگم لاہور گئی ہوئی ہی لکھمی کی دکان مین کتی لوٹتی ہین مولوی
صدر الدین صاحب لاہور ہین ایزد بخش تراب علی ان لوگون سی میری ملاقات نہین مین نی آپ مہر کردی
حکیم احسن اللہ خان اور میان غلام نجف اور بہادر بیگ اور نبی بخش خان ساکن دریبہ اونکی مہرین
ہوگئین محضر آپکی پاس بھیجتا ہون خط از روی احتیاط بیرنگ بھیجا ہی پوست پید خط اکثر تلف
ہو جاتی ہین چنانچہ قاضی عبد الجمیل صاحب کا خط جسکا آپنی ذکر لکھا ہی آنکھین پھوٹے جائین اگر
مین نی دیکھا ہو آپ اونسی میرا سلام نیاز کہیی اور خط کی بھیجنی کی اونکو خبر پہنچائیی ۱۲ **مفتی سید محمد
عباس کی نام** قبلہ حضرت کا نوازشنامہ آیا مین نی اوسکو حرز بازو بنایا آپکی تحسین میری واسطی سرمایہ
عز و افتخار ہی فقیر امیدوار ہی کہ یہہ دفتر بی معنی نہ سرسری بلکہ بامعان نظر دیکھا جای نہ بپیش نظر دیرآئی
بلکہ اکثر دیکھا جاوی مینی جو نسخہ وہان بھیجا ہی گویا کسوٹی پر سونا چڑھایا ہی نہ سٹھی ہرم ہون
نہ مجہی اپنی بات کا پچ ہی دیباچہ و خاتمہ مین جو کچھہ لکھہ آیا ہون سب سچ ہی کلام کی حقیقت کی
داد جدا چاہتا ہون طرز عبارت کی داد جدا چاہتا ہون نگارش لطافت سی خالی ہوگی گذارش
لطافت سی خالی ہوگی علم و ہنر سی عاری ہون لیکن بچپن سی بس محو سخن گذاری ہون مبدء
فیاض کا مجہپر احسان عظیم ہی یا خدا میرا صحیح اور طبع میری سلیم ہی فارسی کی ساتھہ ایک مناسبت
ازلی و سرمدی لایا ہون مطابق اہل پارس کی منطق کا بھی مزہ ابدی لایا ہون مناسبت خداداد تربیت
اوستاد حسن و قبح ترکیب پہچاننی لگا فارسی کی غوامض جاننی لگا بعد اپنی تکمیل کی تلامذہ کی
تہذیب کا خیال آیا قاطع برہان کا لکھنا کیا ہی گویا باسی کڑہی مین اوبال آیا لکھنا کیا تہا کہ سہام
ملامت کا ہدف ہو رہا ہی یہہ شگفتہ یہ معارض اکابر سلف ہوا ایک صاحب نی فرمایا ہی کہ قاطع برہان
کی ترکیب غلط ہی عرض کرتا ہون کہ حضرت قاطع برہان و قاطع برہان ایک نمط ہی برہان قاطع سنی

نی کیا لیا نہینونین سکہہ قطعہ کیا ہی جو آپنی اوسکو قاطع لقب دیا ہی برہان جب تک غیر کی کیسی
براہانکو قطع نکری گی کیونکر برہان قاطع نام پای گی برہان قاطع کی صحت مین جدنئی نظر پرکیجیی گا وہ قاطع
برہانکی صحت کی ثبوت کے کام آئیگی قطعہ تاریخ کا کیا کہنا گویا یہہ کتاب معشوق اور یہہ قطعہ اوسکا گہنا ہے
جناب نواب صاحب کا نیازمند اور بندہ فرمان بردار ہون بعد عرض سلام شعر کی پسند آنیکا شکر
گذار ہون آپکی علم و فضل و فہم و ادراک کی جو تعریف کیجائی وہ حق ہی لیکن میرے شعر کی تعریف
صرف خریدار کے دکان بی رونق ہی ۱۲ **خواجہ غلام غوث خان بہادر بی**
خبر کینام قبلہ آپکا خط پہلا آیا اور مین اوسکا جواب لکھنا بہول گیا کل دوسرا خط آیا مگر شام کو
اوسیوقت پڑہ لیا آدمی کی حوالہ کیا اوسنی آج صبحدم مجکو دیا مین جواب لکہہ رہا ہون بعد ختام تحریر ہو
کر کی ڈاک مین بہجوادونگا والی رامپور کو خدا سلامت رکہی اپریل جون ان دونون مہینون کا روپیہ
موافق دستور قدیم آیا جون ماہ گذشتہ کا روپیہ خدا چاہے تو آجائی آج جمعہ ۲ جولائی ہی معمول یہہ ہے
کہ دسوین بارہوین کو رئیس کا خط مع ہنڈوی آیا کرتا ہی مین نی قصیدہ تہنیت جلوس بہیجا اوسکا
جواب آگیا اب مین نظم نثر کا مسودہ نہین رکہتا دل اس فن سی نفور ہی دو ایک دوستون کی
پاس اوسکی نقل ہی اونکو اسوقت کہلا بہیجا ہی اگر آج وہ آگیا کل ورا اگر کل آیا پرسون بہیجدونگا
بہائی امین الدین خانصاحب کے اصرار سی خسرو کی غزل پر ایک غزل لکہی ہی علاءالدینخان نی اوسکی
نقل اونکو بہیجدی مین جو دیوان پر نہین چڑہاتا مسودہ بہیجتا ہون تقدیم و تاخیر ہندسونکی مطابق ملحوظ
رہی گرمیکی شدت سی حواس بجا نہین معہذا امراض جسمانی و آلام روحانی **قصیدہ**

تجلّی کہ زموسی ربود ہوش بطور	بہ شکل کلب علی خان دگر نمود ظہور
خجستہ سرور سلطان شکوہ رانا زم	کہ رشک برکلہ اش دارد افسر فغفور
ہوای لطف وی از جان خور برد سوزش	نگاہ قہر وے از روی مہ رباید نور

دم نگارش وصف کلام شبنمیش ‌‌ چو حیل مور دود بر ورق حروف سطور

فضای زرنگهش شاهراه قهر و غضب ‌‌ بساط زرنگهش کارگاه سور و سرور

بخوان شرع بهین هم نوالهٔ شبلی ‌‌ به بزم عشق مهین هم پیالهٔ منصور

ز روی رابطهٔ حسن ماهتاب جمال ‌‌ بحسب ضابطهٔ جاه آفتاب ظهور

بحکم مرتبه او حاکم و فلک محکوم ‌‌ ز راه قاعدهٔ شرع آمر است و مامور

چو آب سیل روانی که البته دمغاک ‌‌ بود همیشه به فنجان وی شراب طهور

زهی وزیر خهی شهریار دانادل ‌‌ تو شاه کشور حسن و خرد نژاد دستور

بنای منظر جاه تو از زحل معمار ‌‌ ثوابت گره چرخ هشتمی مزدور

ثنا اگر تو سکندر به بارجای جلال ‌‌ فقاخور تو ارسطو بدرسگاه شعور

ق

برای بزم نشاط تو شمع چون ریزند ‌‌ نه پیه گاو بکار آورند و نی کافور

ز فیض نسبت خلق تو عنبر سارا ‌‌ بجای موم برآید ز خانهٔ زنبور

ق

بدین خرام و بدین قامت و بدین رفتار ‌‌ ز بهر فاتحه آیی اگر بسوی قبور

جهان جانی و جان جهان عجب نبود ‌‌ که از ورود تو هر مرده رقصد اندر گور

به پیشگاه تو زانو همی زند الصافنا ‌‌ که ای بر حشم و کرم در جهانیان مشهور

در انتقام کسی شیوهٔ کرم مگذار ‌‌ برآر کام دل بدسگال از ساطور

توی الفضل فزایندهٔ عروج علوم ‌‌ توی العلم کشایندهٔ عقود صدور

صریر خامهٔ من بین که می رباید دل ‌‌ چنانکه از لب داود استماع زبور

سواد صفحهٔ من بین و تابش معنی ‌‌ عیان چو شمع فروزنده در شب دیجور

امیر زنده دل آن والی ولایت نظم ‌‌ به کنج خانهٔ گنجه نظامیش گنجور

غروب مهر و طلوع مه دو هفته بود
رسیدن تو بدین اوج بعد آن منظور

چو او بزیر زمین رفت و آن ولایت یافت
تو باش والی روی زمین قصور و دهور

به انجمن نرسیدم زنا توانائے
ولی بعرض ثنا و دعا نیم معذور

نجاک پای تو گر دستگاه داشتمی
نبودمی بغم دوری در تو صبور

من آن کسم که ز افراط ورزش اخلاص
بغیبت است مراد عوی دوام حضور

توئی رحیم و دل و من سقیم دورے به
مباد رنجه شوی از نظارهٔ رنجور

کفی بدست تهی بزرگیند دلاک
دمی لب بسینه بسی تنگتر ز دیده مور ❊

کمی زیاد کرم از شما بلا تشبیه ❊
ز کردگار بود روز و شب بنده قصور

نظر بخستگی و پیری و تهی دستی
قبول کردن تسلیم من خوش است از دور

شعار غالب ازینروه جز دعا نبود
که با دسی دعاگوی در دعا مشکور

به دهر تا بود آئین که در نوا آرند ❊
رباب و بربطه و قانون و نی بمحفل سور

به بزم عیش تو ناهید باد زمزمه سنج
نسیم عطر فروش از شمیم طرهٔ حور

محب ز لطف تو بالنده چون نوا از ساز
عدو ز بیم تو نالنده چون خر طنبور

غزل

هم انا الله خوان در مستی را بگفتار آورد
هم انا الحق گوی مردی را بسر دار آورد

انکه پنداری که ناچار است گردون در روش
نیست ناچار آن که گردون را برفتار آورد

نکته داریم و با یاران نمیگوئیم فاش
طالب دیدار باید تاب دیدار آورد

آن کند قطع بیابان این شگافد مغز کوه
عشق هر یک را بطرزی خاص در کار آورد

جذب شوقش بین که در هنگام برگشتن ز دیر
در قفای خویشتن بت را برفتار آورد

دانه‌ها چون ریزد از تسبیح تاری بیش نیست | این مشعبد بہرگاه از سبحہ زنار آورد
آه ما را بین کہ ناورد از دل سختش خبر | باد را نازم کہ ابر از سوئی کہسار آورد
نزد ما حیف ست کو نزد زلیخا میل باش | خذ بہ کز چاه یوسف را بہ بازار آورد
هر انار ی را کہ افشاریم از وی خون چکید | هر نہالی را کہ بنشانیم دل بار آورد
نیست چون در منطقش خیز ذکر شاهد حرف صوت | شاهدی باید کہ غالب را بگفتار آورد

ایضًا قبلہ آپ بی شکوہ لی صاحب کرامت ہین کم و بیش ایکہفتہ گذرا ہوگا کہ ایک امر جدید
مقتضے اسکا ہوا کہ آپکو اوسکی اطلاع دون خزانہ کا ہلی خرابآج لکہون کل لکہون اب کون لکہی کل
صبحکو لکہونگا صبح ہوئی غالب اسوقت نلکہہ سہ پہر کو لکہیو آج دوشنبہ ۲۳ جولائی بارہ پر دو بجی ہرکارہ
نی آپکا خط دیا پلنگ پہ پڑی پڑی خط پڑہا اور اوسیطرح جواب لکہا اگرچہ ڈاک کا وقت نرہا تہا
مگر بہجوا دیا کل روانہ ہو رہیگا آپکو معلوم رہی کہ منشی حبیب اللہ ذکا اور نواب مصطفی خان حسرتی
کو کبہی اردو خط نہین لکہا ان ذکا کو غزل اصلاحی کی ہر شعر کی تحت مین منشاء اصلاح سی آگہی
دی جاتی ہی نواب صاحب کو یون لکہا جاتا ہی کہا آیا خط لایا آم پہنچی کچہہ بانٹی کچہہ کہائی بچون
کو دعا بچونکی بندگی مولوی الطاف حسین صاحب کو سلام یہہ تحریر اس ہفتی مین گئی ہی خوضکہ حاشیہ
لکہنا اختیار کیا ہی اب یہہ عبارت جو تمکو لکہہ رہا ہون یہہ لایق شمول مجموعہ نثر اردو کہان ہی
یقین جانتا ہون کہ ایسی نثرونکو آپ خود نہ درج کرینگی کتاب کے باطن سرمد کی رباعی کا شعر
اخیر لکہدینا کافی ہی **شعر** عالم ہمہ مرات جمال ازلی ست ٭ میباید دید و دم نمی باید زد
٭ بوستان خیال کا ترجمہ موسوم بحدایق الانظار معرض طبع میں ہے اگر آپ یا آپکا کوئی دوست
خریدار ہو تو جلدی مجلد فرمائی اوسیقدر بہجوا دون چہہ روپیہ مع محصول ڈاک قیمت ہے
ہی مطبع مین جسمین حدایق الانظار کا انطباع ہوا ہی اخبار بہی چہاپا جاتا ہی اسکی ہفتہ وار دو ورقہ

دو ورقہ بہیجدونگا بشرط پسند آپ توقیع خریداری لکہہ بہیجئیگا خاں صاحب بہادر افسر مدارس غرب
وشمال کا باوجود عدم تعارف خط مجکو آیا کچہہ اردو زبان کی ظہور کا حال پوچہا تہا اوسکا جواب لکہہ بہیجا بخطم
و نثر اردو طلب کئے تہی مجموعہ نظم بہیجدیا نثر کی بابمین تمہارا نام نہین لکہا مگر یہہ لکہا کہ مطبع آگرہ میں
وہ مجموعہ چہاپا جاتاہی بعد انطباع و حصول اطلاع وہان سی منگاکر بہیجدونگا زیادہ حد ادب نامہ
جواب طلب ۱۲ **ایضاً** بندہ گناہ گار شرمسار عرض کرتاہی کہ پرسون غازی آباد کا اٹہا ہوا گیارہ
بجی اپنی گہر پر مثل بلائی ناگہانی نازل ہوا ہون **شعر** باید کہ کنم ہزار نفرین برخویش ؛ اما
بزبان جادۂ راہ وطن ؛ خواجہ صاحب کی رحلت کا اندوہ بقدر قرب قرابت آپکو اور باندازۂ
مہر و محبت مجکو ہی مغفور میرا قدردان اور مجہپر مہربان تہا حق تعالی اوسکو اعلی علیین مین بسبیل
دوام قیام دی رام پور ہی مین تہا کہ اودہ اخبار مین حضرت کی غزل نظر فروز ہوی کیا کہنا ہی ابداع
اسکو کہتی ہین جدت طرز اسکا نام ہی جو ڈہنگ تازہ نوایان ایران کی خیال مین نگذرا تہا وہ
تم بروی کار لائی خدا تمکو سلامت رکہی اور میرے اور دکہنی جامع برہان قاطع کی جہگڑی مین
بخلاف اور فارسی دانونکی توفیق انصاف عطا کری تو اب اس خط کا جواب جلد بہیجو تاکہ طریقہ مسلسل ہوجائی غزل

چشم کہ باز شد ز خواب فتنہ از و بچار سوست
پردہ ز رخ کہ برکشاد مہر ز شرم زرد روست

رخت خرد بباد رفت عارض شہر نگین کہ شست
غرفہ ماب حیرتست آئینہ با کہ روبروست

جامہ کہ کرد زیب تن صبح دریدہ پیرہن
بند قبا کہ بستہ است نکہت گل بہ بند اوست

غازہ برخ کہ برکشید رنگ بروی گل شکست
آبروی کیست وسمہ تاب گردن خلق ہم چو مست

دست کہ در حنا گرفت لالہ بخون نشست
چشم کہ مست سرمہ گشت ناطقہ سرمہ در گلوست

جام صبوحی کہ زد شیشہ بسجدہ میرود
می ز لب کہ کام یافت خوش نشاط در سبوست

چہرۂ می کہ برفروخت نشاء شوق شد بلند
زلف کہ بوی برفشاند موج نسیم مشکبوست

تیغ نگہہ کہ آب داد گشتہ فگار سینہ ہا — نوک غمزہ کہ تیز کرد دامن زخم بی رفوست

غنچہ زخندہ لب بلب تنگ تبسم کہ دید — در گہر آبرو نماند لعل کہ گرم گفتگوست

طرف کلہ کہ برشکست شیشۂ دل شکستہ شد — قامت خود کہ راست کرد نخل مراد در نموست

موی کمر کہ تاب داد رشتۂ جان ہم گسیخت — دامن ناز را کہ ہشت خاک زمین ہا برورست

بر سر زمین کہ برنشست رفتہ زکف عنان صبر — سوی چمن کہ میشود باد صبا برفت رست

بخت کجاست بخبر تا برکاب او دوم — بر سر رہ نشستہ ام نیم نگاہم آرزوست

ایضًا قبلہ پیری و صد عیب ساتوین دہاکی کی مہینے گن رہا ہون قولنج آگی دورے تہی اب دایمی ہوگیا ہی مہینا بہر مین پانچ سات بار فضول مجتمعہ دفع ہو جاتی ہین اور یہی منشاء حیات ہی غذا کم ہوتی ہےتی اگر مفقود نکہو تو بمنزلہ مفقود دکہو پہر گرمی نی مار ڈالا ایک حرارت غریبہ جگر مین پاتا ہون جسکی شدت سی ہانپا جاتا ہون اگرچہ جب عجز عد پیا ہون مگر صبح سی سوتی وقت تک نہین جانتا کہ کتنا پانی پی جاتا ہون ۱۲ امید ہی ایک رشتہ کی بہیجی لی بوستان خیال کا اردو مین ترجمہ کیا ہی مین نی اوسکا دیباچہ لکہا ہی ایک دو ورقہ اوسکا نہ بصورت پارسل بلکہ بہت خط بہیجتا ہون آپکا مقصود دیباچہ ہی سو نقل کر لیجی میرا مدعا اس دو ورقہ کی ارسال سی یہہ ہے کہ اگر آپ کی پسند آئی یا او نسخا خریدکرنا چاہین تو چہہ روپیہ قیمت اور محصول فی مہ خریدار ہی ۱۲ **ایضًا** اس خط کا جواب جو مکتوب الیہ نی لکہا وہ یہہ ہے میری ہاتہہ لگیا تہا ناظرین کی خط کی لیی یہان لکہی دیتا ہون ٭ حضرت آج علی الصباح مین گورکہپور کی میدان مین خیمہ کی اندر اکیلا بیٹہا تہا چلکین جو چارون طرف کی دروازونکی چہٹی تہین صاف قفس کی صورت تہی ہر سمت کو دیکہتا تہا اور تنہائی سی گہبرا گہبرا کر یہہ مصرع پڑہتا تہا ہای تنہائی کہ ہے اور کنج قفس ٭ دفعتاً ہٹو بچو کا غل ہوا حیرت مین آیا کہ کسکی سواری آئی ہی جو دیکہا تو دیکہا

کہ شوق اور تمنا اور محبت ان ساری حشم و خدم کا آگی آگی اہتمام ہی اور پیچھی اونکی حضرت
تو سن ہمت کو کداتی پہنداتی چلی آتی ہین پہر تاب کسی تہی بی اختیار دوڑا خیمہ سی باہر آیا
جہک کر آداب بجالایا رکاب تہام کر گہوڑے سی اوتارا قدم لہی خیمی مین لیگیا مسند پر بیٹھایا
صدقی مین اپنی کو اوتارا دو زانو ادب سی سامنی بیٹھا ہاتہہ باندہ کر مزاج مقدس
پوچہا جواب مین علالت کی کیفیت ضعف کی شکایت سنی جی کڑہا الصیب و شمنان
کہکر دعا دی کہ پروردگار ہمیشہ صحیح و سلامت رکہی حضرت کی عمر اتنی بڑہائی کہ خضر کو
رشک آئی ادہر اودہر کا مذکور رہا ارشاد ہوا کہ مین نی دہلی پہونچکر تجہی ایک خط بہیجا
تہا عرض کیا کہ اوسکی ورود سی مشرف ہوا تہا جواب لکہنی مین رامپور والی عریضہ
کی رسید کی راہ دیکہتا تہا اسمین اوس سوال کا ذکر آیا جو اوس عریضہ مین ایک شعر
کے نسبت لکہا تہا حضرت نے فرمایا اوسی کو دیکہہ رہا تہا کہ خاص تراش آگیا
اور حارج ہوا یہہ سنکر مین نے موہنہ بناکر کہا اوسوقت مین نہوا ورنہ حجام کی خوب
حجامت کرتا کہ اوسنی میرا حرج کیا حضرت نی تبسم کرکی فرمایا اوس بچارے
پر کیون دق ہوتی ہو مین اب جاتا ہون اور تیرے عریضہ کو دیکہہ کر سوال کا جواب
لکہتا ہون یہہ کہکر حضرت تشریف لیگئی جب تک سواری نظر آیا کی مین دروازے
پر کہڑا حسرت کی نگاہون سی دیکہا کیا پہر غمگین خیمی مین آکر بیٹھا اور یہہ اشعار کسی
جو بر محل یاد آگئی اونہین کو پڑہ رہا ہون **اشعار** این نیست کہ از راہ وفا آمدہ رفتی
شد راہ غلط ورنہ چرا آمدہ رفتی * چندان ز نشستی کہ شود غنچہ دل وا *
چون بوی گل و باد صبا آمدہ رفتی * چون عمر کہ هر گہہ لب آید برود زود
خود بسر این بے سر و پا آمدہ رفتی ۱۲ * * *

ایضاً مولانا بندگی آج صبح کیوقت شوق دیدار مین بی خستیار ریل کی ڈاک تو سن
ہمت پر سوار چل دیا ہون جانتا ہون کہ تم تک پہنچ جاؤنگا مگر یہہ نہین جانتا کہ کہان پہنچونگا اور
کب پہنچونگا اتنا بیخود ہون کہ جب تک تم اطلاع ندوگی مین نہ جانونگا کہ کہان پہونچا اور کب پہونچا
آپکا پہلا خط رامپور سی دلی آیا مین راہ مین تہا پہر دلی سی خط رامپور پہنچا مین وطن ہی تہا خط دینے
روانہ ہوا اب کئی دن ہوئی کہ مین نی ڈاک سی پایا اوس حال مین کہ مین بیمار تہا معہذا جاڑی کی شدت
تہا اونکا مینہہ دہوپکا پتا نہین پڑی دہبی ہوئی نشیمن تاریک آ جز اعظم کی صورت نظر آئی دہوپ پڑ
بیٹہا ہون خط لکہا رہا ہون حیران ہون کہ کیا لکہون اسخط کی مضامین اندوہ فزانی دلکو مضمحل
کر دیا جانتا تہا کہ خواجہ صاحب مغفور ہمارے ان مون ہین مگر اونکی اور تمہاری معاملات مہر و
ولا جیسی کہ تمہاری تحریر سی اب معلوم ہوئی میری دلنشین نہ تہی ایسی محبت کا فراق اور پہر بقید
دوام کیون کر جانگزا نہو حق تعالی اونکو بخشی اور تمکو صبر دی حضرت مین ہی اب چراغ سحری ہون
رجب ۱۲۸۲ھ حال کی آٹہوین تاریخ سی اکہترواں سال شروع ہو گیا طاقت سلب حواس مفقود
امراض مستولی بقول نظامی ع بلی مردہ شخصم بمردی روان ؛ آج مین اور بہی باتین کرتا
مگر میرا خاص تراش آگیا مہینا بہر سی حجامت نہین بنوائی لپیٹ کر ڈاک مین بہیجتا ہون
اور خط بنواتا ہون ۱۲ **مولوی عبد الرزاق شاکر کی نام** قبلہ اوس عنایت
نامیکا جو مارچ گذشتہ مین پایا ہی آج یکم اپریل کو جواب لکہتا ہون گویا نماز صبح قضا پڑہتا
ہون جناب مولوی غلام غوث خان بہادر میر منشی لفٹنٹ گورنری غرب و شمال کا کیا کہنا ہی
حسن سیرت وہ جو بعد ریاضت شاقہ اور بعد تحصیل فضایل اربعہ ملکہ عدالت و حکمت حاصل
ہوتا ہی اس دانا دل بیدار مغز کو فطری و جبلی ہی حسن صورت وہ کہ جو دیکہی پہلی نظر مین حسن خلق
و لطف طبع اوسکو نظر آئی فقیر ہمیشہ مورد اعتراضات رہا ہی لیکن اکثر ایسا ہوا ہی کہ بعد دو چار

دو چار دن کی معترض صاحب کا خط آیا ہی لغت و ترکیب معترض فیہ کی سند کی اشعار حضرت نی اوس خط مین درج کیئی ہین الله الله جو کلکتہ مین شور و شورا وٹہا تہا میرا شعر شعر جز دی از عالم واز ہمہ عالم بیشیم ہم چو ہوی کہ تیان راز میان بر خیزد ، خستہ جراحت ہای اعتراض ہوا ہی منشار اعتراض یہہ کہ عالم مفرد ہی اسکا ربط ہمہ کی ساتہہ بسبب اجتماع قتیل ممنوع ہی قضارا اوس زمانہ مین شاہزادہ کامران درانی کا سفیر گورنمنٹ مین آیا تہا کفایت خان اوسکا نام تہا اوس تک یہہ قصہ پہونچا اوسنی اساتذہ کی اشعار یان ساتہہ ایسی پڑہی جسمین ہمہ عالم و ہمہ روز و ہمہ جا مرقوم تہا اور وہ اشعار قاطع برہان مین مندرج ہین ناصاحب قاطع برہان مین اور مطالب بڑہائی اور ایک دیباچہ دوسرا لکہا ہی اور درفش کاویانی اوسکا نام رکہا اور اوسکو چہپوایا ایک مجلد اوسکا آج اس خط کی ساتہہ ڈاک مین بہیجتا ہون بعد پہنچنی کی اوسکو دیکہیگا اور غور سی دیکہیگا اور اکثر وقت فرصت پیش نظر رکہیگا اور جسدن پہنچی اوسیدن یا اوسکی دوسری دن رسید لکہیگا اور اگر اور صاحب اسکی طالب و خریدار ہون تو مجکو لکہیگا دس پانچ دو چار مجلد بہیجدونگا یہہ نسخہ میری طرف سی ایکی نذر ہی غزل پہر بہیجونگا

۱۲ خاتمہ مرزا حاتم علی مہر کی مثنوی کی تقریظ ۱۲

الله الله نطق کو آفریدگار نی کیا پایہ اور کیا سرمایہ دیا ہی کہ امور دینی مین سی کسی امر کا شہود اور مصالح دنیوی مین سی کسی مصلحت کا وجود بلکہ اگر مثلا اسم اعظم فرض کیجئی تو اوسکی بہی نمود جب تک اس لطیفہ غیبی کا شمول نہو عالم امکان مین ممکن نہین مسایل حکیمانہ کی ہستی ترہات ندیمانہ کی نستی دردو درمان کی مدارج کا اظہار افسانہ و افسون کی مقاصد کا مدار شکر و شکایت کا عنوان نفرین و آفرین کا بیان رد و قبول کی حکایت فتح و شکست کی روایت صرف و نحو کی راز دانی نثر و نظم کی گل فشانی جو کچہہ اگلون نی کہا ہی جو کچہہ اب کوئی کہہ رہا ہی

جو کچھہ آگی کھینگی اور قیامت تک کھتی رہینگے جو کچھہ متعلق نیک و بد و لو کہن ہے ہی
سب وابستہ نطق و سخن سی ہی اب سمجھیے کہ سخن از روی مثل یکتا ہی چشمہ ہی ابلتے ہی سیل ہے
دریا ہی کیسی روانی کس زور کا پانی اسکا چڑھاؤ اسکی رفتار اسیر کسکا زور کسکا اختیار
جدہر موںہہ کیا ادہر ایک نالہ بہا دیا دریا کی لہر کیا گہوڑی کی باگ ہی کہ کسی کی ہاتھہ مین
ہو ہان اہل خرد کو اوٹھا لینا چاہیے جو لطف جس بات مین ہو یہہ مثنوی کہ مجموعہ دانش و آگہی
ہی اگرچہ اسکو سفینہ کہہ سکتی ہین لیکن فی الحقیقت ایک نہر ہی کہ بحر سخن سی ادہر کو بہی آتی ہے
سخن ایک معشوقہ پری پیکر ہی تقطیع شعر اوسکا لباس اور مضامین اوسکا زیور ہی دیدہ ورون
نے شاہد سخن کو اس لباس اور ان زیور مین روکش ماہ تمام پایا ہی اسی رو سی اس
مثنوی نی شعاع مہر نام پایا ہی کہین یہہ نہ سمجھنا کہ یہان مہر سی مراد آفتاب ہی
یہہ شعاع اوس مہر کی ہی کہ جو ذرۂ خاک راہ بوتراب ہی سچ تو یون ہے کہ سخنور روشن
ضمیر مہر چہر میرزا حاتم علی مہر کو سخن طرازی مین ید بیضا ہی اور از روی انصاف
اس طرحسی کہ ادہر سے لاف نہ ادہر سی گذاف سچ سچ صاف صاف یہہ مہر اپنی ہم
نام مہر سپہر کا ہمچشم او رہتا ہی سب جانتی ہین کہ غالب کا شیوہ درویشی و آزادہ روی
ہے مہر کی حسن گفتار اور مہر کی صدق اظہار پر برہان قاطع یہہ مثنوی ہی مین فن تاریخ و
معما سی بیگانہ ہون صرف حسن خداداد معنی کا دیوانہ ہون مثنوی کی طرز تحریر دل پذیر ہو
اس راہ سی یہہ تقریظ دلپذیر تحریر ہوئی چاہیے یون کہ کوئی کاتب کسی وقت مین اس تقریظ
کو مثنوی سی جدا نکری ہان گنجایش اسکی ہی کہ کسی زمانہ مین سہو و غفلت سی یہہ امر واقع
ہو جو یہان ہم کہتی ہین کہ خدا نکری ۱۲ **گلذار سرور تصنیف میرزا رجب علی بیگ**
سرور کے تقریظ سبحان الله خدا کے کیا نظر فروز صنعتین ہین تعالی الله کیا حیرت اور قدرتین ہین یہہ

جو حدیقۃ العشاق کا فارسی زبان سی اردو عبارت مین نگارش پاتا ہی بعینہ ارم کا زمین دنیا سی
اوٹھکر بہارستان قدس کا ایک باغ بن جاتا ہی وہان حضرت رضوان ارم کی نخلبندی و آبیاری ہوتی ہیان
مرزا رجب علی بیگ سرور حدیقۃ العشاق کی صحیفہ نگار ہوی کس سی کہون کہ اس بزرگوار کا
اردو کی نثر مین کیا پایہ ہی اور اس سحر بیان کا کلام شاہد معنی کی واسطی کیسا گران بہا پیرایہ ہی
نظم رزم کی داستان گر سنیی تو ہی زبان ایک تیغ جوہردار ہی بزم کا التزام گر کیجیی تو ہی قلم
ابر گوہر بار ہی مجکو دعوی تہا کہ انداز بیان کی خوبی مین فسانہ عجایب بی نظیر ہی جن نی
میرے دعوی کو اور فسانۂ عجایب کی یکتائی کو مٹایا وہ یہہ تحریر ہی کیا ہوا کہ ایک طرح اور ایک
قماش کی ہین یہہ دونون مانند بہی تصویر ایکہی نقاش کی ہین ہان نا کہ ایک نقش دوسری کا ثانی ہی یہہ
تو ہم کہہ سکتی ہین کہ نقاش لا ثانی ہی ہان نقاش ہمسی صورتین بنا کر دعوی پیغمبری کا کری کیا
عقل کی کمی ہی یہہ بندہ خدا معنی کی تصویر کہینچکر دعوی خدائی کری کس حوصلہ کا آدمی ہی
سچ تو یون ہی کہ جناب مہاراجہ صاحب والا مناقب عالیشان مہاراجہ ایشری پرشاد نارائن سنگہ
بہادر جن باغ کی آرایش کی کارفرما ہون وہان اوسپر طرہ یہہ کہ چشم بددور مرزا سرور چمن آرا ہون پہر
وہ باغ کیسا ہوگا بہشت نہوگا تو اور کیا ہوگا کوئی نہ کہی کہ یہہ درویش گوشہ نشین فضول
وبیکس کیون ہی بائی دیکہی بہالی حضور کا ثنا گستر کیون ہی صاحبو حاتم سی ہمنی کیا دولت
پائی ہی کہ اوسکی سخاوت کی ثنا کرتی ہین رستم سی کہان شکست کہائی ہی جو اوسکی شجاعت کا ذکر کیا کرتی
ہین معہذا احباب بابو صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان بابو ہریسند نرائن بہادر کا مورد عنایت رہا ہون
جن دنون وہ دلی تشریف لائی ہین اکثر شریک صحبت رہا ہون جب ناشناسائی و بیگانگی درمیان نہو اونکا نیازمند کیون
اونکا ثنا خوان نہو نہین نہین مین مر گیا مونہہ ہی ثنا خوانی کا مین تو عاشق ہون اونکی شاعر پروری و سخندانی کا واقعی
حضور نی قدردانی کی ہی سرور نی گہرفشانی کی ہی حضور کا اقبال سرور کا کمال حضور کی عالی ہمتی سرور کی

خوش قسمتی یقین ہی کہ یہہ نقش صفحہ روزگار پر یادگار رہیگا مصنف انکا شہر رنگین بیانی مین
مہاراجہ عالی جاہ انکا نام فیض رسانی مین تار و شمار رہیگا ۲ حدایق الانظار تالیف
خواجہ بدرالدین خان کا دیباچہ سبحان اللہ شاہد زیبای سخن کا حسن بے مثال
مشاہدہ اوسکا نور افزای نگاہ تصور اوسکا انجمن افروز خیال از روی لفظ اہل معنی کی نظر مین
آئینہ عارض جمال مین حیث المعنی بصورت صنعت قلب کلام کا مقلوب یعنی کمال اگر نفس ناطقہ کو
حق نی بصورت انسان پیدا کیا ہوتا ہم اوس صورت مین یہہ کیونکر کہین کہ کیا ہوتا اس لعبت
دلفریب کے نظارگی سی بی بادہ مست ہو جاتی اور یہہ پیکر ہوش ربا دیکھکر اہل معنی یک قلم صورت
پرست ہو جاتی نظم مین اور ہی روپ نثر مین اور ہی ڈہنگ فارسی مین اور ہی زمزمہ اردو مین
اور ہی آہنگ سیر و تواریخ مین وہ دیکھو جو تمہی سیکڑون برس پہلی واقع ہوا ہو افسانہ و داستان
مین وہ کچھہ سنو کہ کبھی سپنی مین ندیکھا ہو نہ سنا ہو ہرچند خردمند بیدار مغز تواریخ کیطرف بالطبع
مایل ہون گی لیکن قصہ کہانی کی ذوق بخشی و نشاط انگیزی کی بھی دل مین قایل ہونگی
کیا تواریخ مین ممتنع الوقوع حکایات نہین ناانصافی ہو یہہ کچھہ بات نہین سام اپنی فرزند کو
پہاڑ پر پہنکوای سیمرغ اوسکو اپنی گہونسلی مین اوٹہا لای پرورش کر کی پہلوان بنائی آداب
حرب ضرب سکھائی پہر جب رستم اسفندیار کی لڑائی سی گہبرائی زال اوس اسم بی مسمی کو بلائی
سیمرغ گروان کبوتر کی طرح سیٹہی کی آواز سنتی ہی چلا آئی اور اپنی پیٹ کی لیپ سے
یا اور کسی دوا سی رستم کی زخم اچہی کر کی ایک تیر دو شاخہ دیکر تشریف لیجائی رستم
دس برس کی عمر مین مست ہاتی کو ہلاک کری جب چشم بد دور جوان ہو دیو سفید کو تہہ خاک کری
فرعون کا دعوی خدائی مشہور ہی شداد و نمرود کا بہی تواریخ مین ایسا ہی مذکور
ہے اگر اہل طبیعت ایک پہلوان زبردست حمزہ دیوکش رستم جیسا قرار دین اور ایک

ایک زمرد شاہ گمراہ دعوی خدائی کرنیوالا مثل نمرود کرہ لین گویا اکمنے ہکو سلا بنایاہی لگچہا بنایاہی
اونہین روایانکا چربا اوٹہایاہی مگر اچہا اوٹہایاہی موعظت و پند نہین ترہات تدیمانہ ہنی سیر اخبار
نہین جہوٹہا افسانہ ہی داستان طرازی منجملہ فنون سخن ہی سچ یہہ ہے کہ دل بہلانیکی لئی اچہا فن ہے
عمر کی عیاریان دیکہو حمزہ کی میدان داریان دیکہو جامع ان حکایات کا کوئی سخن ور ابر انکاہی
مگر وہ میر تقی محمد شاہی جو ندیم مومن الدولہ اسحق خانکاہی گویا باغ ارم کو ہندوستان مین
اوٹہا لایا اوسنی بوستان خیال مین کچہہ اور تماشا دکہلایا اون قصص مین سی ایک جلد ہی
معز نامہ واہ ری بزم و رزم و سحر و طلسم اور حسن و عشق کی گرمی ہنگامہ معز الدین کی طلسم
کشایان اگر سنین امیر حمزہ کی یہہ صورت ہو کہ اپنی صاحبقرانی کو ڈہونڈتی پہرین اور کہین
تپانیا مین ابو الحسن کی عیاریونکی جوہر اگر دیکہین خواجہ عمر کو یہہ حیرت ہو کہ زیرہ سے
آنکہین کہلیکی کہلی رہ جائین درنیولا میر ابادرزادہ سعادت توامان خواجہ بدر الدین خان
عرف خواجہ امان کہ وہ ایک جوان شیرین بیان تیز ہوش ہی اور ہر فن کی کمال کے
تحصیل مین سخنی کشش و سخت کوشش ہی ستارکا جو خیال ہوا ایسا بجایا کہ میان تان سین
کو انگلیون پر نچایا مصوری کیطرف کو جو طبیعت آئی وہ تصویر کہنچی کہ اوسکو دیکہکر
مانی و بہزاد کو حیرت آئی اوس اقبال آثار کا یہہ ارادہ ہوا معز نامہ کی فارسی نثر کی اردو
کرنی پر امادہ ہوا معز الدین فیروز بخت کی کشور کشائیان ابو الحسن جوہر کی نیرنگ نمائیان
عجائبات حکیم قسطاسکی حیرت فزائیان ملکہ نو بہار کی رنگین ادائیان جمشید خود پرست
کی زور آزمائیان ضرار منکوس منحوسکی بیحیائیان مسلمین اور کفار کی لڑائیان مسلمانونکی
بہلائیان کافرونکی برائیان فارسی سی اردو مین لی آیا یون تصور کرو کہ قلمرو اردو
مین ایک قصر دلکشا یا ایک خانہ باغ روح افزا سرتاسر بنایا عبارت آراسے

گونگ گیا ہی گویا تقریر کو بیڑا یہ تحریر دیا ہی بعد اختتام نگارش غالب فلک زدہ سی دیباچہ
لکھنے کی آرزو کی مین نی ہرچند عجز آمیز معذرت انگیز گفتگو کی پیدا دگری ایک بات نہ سنی
اور ایک عذر نہ مانا بھلا اس اصرار کا کیا علاج اور اس ضد کا کیا ٹھکانا ہتھیا اور ہیار ا
ہتھیا ناچار بجز خامہ فرسائی کچھہ بن نہ آئی اس دیباچہ کی انجام کا بجز اسکی اور کوئی رنگ نظر نہ آیا
کہ عالم ارواح کو سیدھا چلا گیا اور حضرت نظامی سی ایک شعر مانگ لایا اوسی شعر شعری شعار کو خاتمہ
مین لکھہ دیتا ہون بہت تنگ آگیا ہون اب دم لیتا ہون شعر شکر این نامہ بعنوان رسید*
بیشتر از عمر بپایان رسید* ومن اللہ التوفیق وہو خیر الرفیق رسالہ **قواعد تذکیر و**
تانیث تصنیف مولوی فرزند احمد کا دیباچہ سیدے سندے نور بصر و
لخت جگر قرة العین اسد مولوی سید فرزند احمد کی طول عمر و دوام دولت وبقای اقبال کی
دعا مانگتا ہون جنکو مبدء فیاض سی اس رسالہ کی لکھنی کی توفیق عطا ہوئی ہی سبحان اللہ
تانیث وتذکیر کی تقریر کہ وہ اور مطالب کے توضیح پر بہی مشتمل ہی کس لطف سی ادا ہوئی ہی
ہرچند اس راہ سی کہ سید صاحب دانا اور دقیقہ رس اور مصنف ہین قواعد تذکیر و تانیث کی
منضبط نہونیکی خود معترف ہین لیکن قوت علم وحسن فہم ولطف طبع سی مرہ مضبوط ضوابط
بہم پہونچائی ہین کہ او صاحبونکی دل کے دوسریکو کیا خبر مگر مجہی تو دل سی پسند آئی ہین دعا
یہہ ہی اور یقین بہی یہی ہی کہ یہہ رسالہ صفحہ دہر پر یادگار اور ہمیشہ منظور نظر اولوالابصار رہیگا
جو صاحب اسکو مطالعہ فرمائینگی نفع بہی پائینگی اور لطف بہی اوٹھائینگی مولف صاحب جو کامیاب
اپنی فن سا سی ہین رئیس جلیل القدر عظیم آباد وآرا اور حضرت فلک رفعت مولوی سید
صاحب عالم صاحب مارہروی کی نواسی ہین سید واسطے بلگرامی ہین جہان کے سادات علم و فضل
مین نامی ور قدر و منزلت مین گرامی ہین ان حضرات کا مادح گویا اپنا ثنا خوان ہے جیسا

کہ مولوی معنوی رومی علیہ الرحمتہ کا بیان ہی شعر مادح خرشید مداح خود است ٭ کہ مرا دو
چشم سرنامر مدست ٭ ۱۲ **مرزا کلب حسین خان بہادر نادر کی مجموعہ قصاید
کا دیباچہ** سبحان اللہ شاہد سخن کمال حسن مین لاثانی ہی سچ تو یون ہی کہ یہہ یوسف
کنعان معانی ہی کنعان ہو کنوان ہو کاروان ہو کوئی جگہہ کوئی مقام کوئی مکان ہو
زلف ویسی ہی معنبر عارض بدستور تابدار لب کے جان بخشی کا وہی عالم چشم اوسیطرح بیمار
معہذا جو سلطنت مصر کے زمانیکا جمال تصور مین لائیگا وہ افتاب تابان کو حضرت یوسف کا
ادنی ذرہ پائیگا تو ہم اہی قلم و سخن سے آئی ہین اور حسن پرستان سخن کیواسطی نوید سراسر امید
لائی ہین سنی سنائی نہین کہتی نہ دیکہہ آئی ہوتی تو چپ ہو رہتے امید یہہ کہ دانش مند آدمی باور
کرین اور دیدہ ور لوگ نظر کرین کہ یوسف سخن کنعان و چاہ و کاروان و بازار و زندان سی نکلکر
تخت فرمانروائی مصر پر جلوہ افروز ہوا ہی زلیخای عشق کی گہر عید ہوئی ہی اور یوسف حسن کے
سرکار مین نوروز ہوا ہی غالب آشفتہ نوا مین اس ورق کی ناظرین جب تک رمز کو نجانین گے
تیری بات کبہی نہ مانیگی کیون نہین کہتا کہ خالق نے نواب عالیجناب والا دودمان مرزا کلب حسین خان
ڈپٹی کلکٹر بہادر کو کیا اچہی طبیعت بخشی ہی جو اونہون نے ان اوراق کو اپنی اشعار سی رونق اور اشعار
کو نعت و منقبت سے زینت بخشی ہی دیباچہ نگاری اوس مجموعہ نظم کو مصر فرض کیا ہی اور شاہد معنی کو
یوسف قرار دیا ہی جس کتاب مین ائمہ معصومین علیہم الصلواۃ والسلام کی مدح کی سو قصیدی زینت اوراق
ہون سواد اون اوراق کا کیون نہ سرمۂ چشم اہل دین ہو اور وہ اوراق کیون نہ حرز بازوئی مومنین
افاق ہون مین اپنی حلو رتبت پر ناز کرتا ہون کہ ائمہ اطہار کی مداح کا ستایش گر ہون اور بذریعہ
اس ستایش کی غالب پر غالب یعنی آپ سے بہتر ہون ۱۲ **رقعہ** منشی صاحب شفیق مکرم مظہر لطف و کرم
منشی غلام بسم اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالی مفتوح باد صاحب یہ نیا ڈہنگ ہے شکایت کا اگر تمہاری کلام مین نہ

مین اصلاح کم ہو تو وہ کلام کی خوبی ہے اوسکو اوستاد کی سہل انکاری کیون سمجھو اگر مصنف صاحب کی بہی غزل مین اصلاح کم ہوئی ہی پس اونکو چاہیی کہ خوش ہون نہ کہ مجہسی گلہ کرین سنئی حضرت خطمیر خط داخل ہر ا ہی اگر بیرنگی ڈاک مین کبہی خط کہل گیا تو مجہہ سے پچاس روپیہ لیئی جاینگی باقیکا حکم ہوگا آیندہ آپ خطمیر اگا نہ بہیجا کیجی اس باب مین تاکید جانیی کوئی حیلہ جواز کا آپ کیطرفسی مسموع نہوگا غالب ۱۲ فقط

تقریظ از فکر سرآمد روزگار خلاصہ ادوار سرمایہ بلاغت و پیرایہ فصاحت ملم دقیق دقایق ادق حکیم غلام مولانا صاحب المتخلص قلق ساکن میرٹہہ دام فیوضہ

رباعی تاکی بخیال خویش باشی دربند ٭ فرعون زخودی نشد بموسی مانند ٭ این نکتہ قلق زمردم چشم آموخت خودرا مپسند و دیگرانرا بپسند ٭ مشتاقان بیتاب جستجو کو مژدہ تاب فرسا اور منتظران چشم در راہ کو صلائی شکیب ربا یاران معاشر کو پیغام صبوحی اور مہجوران ہمجا انکو نوید روحی دل کو ہوش جانکو نوش چشم کو جلا گوش کو نوا حواس کو درستی ہوش کو مستی عقل کو افزایش فہم کو گنجایش عطا اور مستونکو ترانہ مدہونکو فسانہ ناتوانکو توانائی ناشکیب کو شکیبائی شوق کو انتہا ذوق کو ابتدا بیخبر کو خبر تلاش کو آخر مہیا یعنی ملفوظات اقدس اور معروضات مقدس رقعات مرقع مرقعات موقع سرجوش فیلسوفی و رندی الموسوم بہ عود ہندی بصد نہایت اہتمام بالستہ ادر انتظام شائستہ سی مطبع مجتبائی مین یہہ کتاب چہپی اور حضرت جامع کی جانب سے عبارت خاتمہ کے لیی بعد اختتام سن تا تمامی سرانجام سی فرمایش ہوئی رباعی کیا نامہ نامی ہی مہیا ظہور ٭ ہی چشمک ہر نقطہ کہ چشم بد دور ٭ اللہ ری کیفیت لفظ و معنی ٭ وہ آنکہہ مین ہی نور تو یہہ دل مین سرور ٭ سبحان اللہ سبحان اللہ صل علی صل علی جی چاہتا ہی تا طاقت گفتار اس طلسم دلکش کی تعریف کیا کچہہ کیجی مگر فراوانی اقبال قبول و فراوانی ایصال وصول گرم نگاہ تحصیل حاصل بہتر کہ اوپر کی ظلمی بصر عز [illegible] مشاہدہ [illegible] راہ ہی گو مین بہی یکسان ہو

وصد بیان طریقہ ستایش ستا سلیقہ نو آئین نو خاطر پسند پدیدہ پسند دل دردمند جگر خراش اما جان خروش نو
ذوق خشک سے نیز شوق قیامت خیز ادا سے ہوش ربا انداز تاب فرسا نمک گداز شیرینی حلاوت پرداز نمکینی رکھتا ہون
اور ایک عمر دتی کی روڑ و زمین شنکسار رہا ہون بلکہ وہان کی مٹی ہو ونکا نقش پا ہون شعر گر سخن دیس اور عشق سخن
سرا کا بازار بر دوش سرود سے گریہ تا ہای راہ مگر تم ہی کہو کہ ایسا شخص کہ جسکی سایہ پر شمع طور پروانہ اور اوسکی وارستگی
پر عقل فیلسوف دیوانہ فطرت سے فطرت ناز بردار لیاقت سے لیاقت شرمسار شوخی سی شوخی سادگی شکار چابکی سے
چابکی خود رفتگی شعار طبیعت سے ملکیت بہرہ مند ملکیت سے بشریت ارجمند طریقہ سے طریقہ خضر آشنا سلیقہ سی سلیقہ برگزیدگی
ربا اندازسی انداز ادب آموز ادا سے ادا بہرہ اندوز شیوا بیانی سی شیوا بیانی منت کش سحر زبانی سی سحر زبانی اعجاز روش مرکز ناز
و نیاز بدار سوز و ساز طالب مطلوب مطلوب طالب اخنی اسد اللہ خان غالب دام دوامہ واقام مقامہ کس سے بانہی سراہا جاے
اور کیا سوجھتا ہے کہ اوسکی بات لب تک آئے فی الواقع اوسکی ستایش ناستودگی خودستائی اور اوسکے نمایش بیہودگی خودنمائی
ذرہ کو باریکی در خورشید دشوار اور قطرہ کو تہ نشینی دریا ناہموار سبزہ بیگانہ اور بہار افروز گلستان سنگ ریزہ ویرانہ اور
ازرش اندوز کان بہر کیف وضع ادب خم آموز گردن ابرام اور پاس نگاہ حلہ دیدہ دوز مقام الزام مثنوی لکھی کیا
کوئی اوج فکر غالب بیان سے ؛ دور حرف ذکر غالب سخن رانی ؛ اگر ہووے کوئی دین ؛ تو ایمان سب کا ہو غالب کا آئین ؛
عجب انداز نکتہ پروری ہے ؛ کہ ہر نقطہ کتاب دلبری ہے ؛ اگر روشن ابیات وہ دکہائی ؛ تو مہر و مہ کو نظر ونسی گرانی ؛ سواد قد
شکل نامہ اوسکی ؛ قلم عیسی صریر خامہ اوسکی ؛ طبیعت کا جو پایا اسکی انداز ؛ نزاکت کو ہوا کیا ناز پر ناز ؛ جو زہر خندہ
اوسکی لب پہ چہا جائے ؛ تو نیش دردنوش جان ہو جائے ؛ اگر یہ خود سر یکا مدعی ہے ؛ تو دریا کم ہے جنار قطرگی ہو ؛ نہین اسکا سخن
مین کوئی ہمدوش ؛ کہ ایک حرف اسکا او معنی صد آغوش ؛ سخن کا مجملا ہو او سکی کیا ذکر ؛ ہر ایک نقطہ ہے جسکا محشر فکر
کہلے جب شبہہ رتبہ کا اسکی ؛ فلک ہی داد او جیسی زبان دے ؛ لیکن شایان تعریف اور سزاوار توصیف مغتنم زمان ذی رتبت
رزان خواہ دل و آفت نور نگاہ منش شان شکوہ مند شکوہ شوکت پسند کمند آسمان کمین سپہند چشم خوردہ برطبعی
شہ افزاودہ شرافت طغرای امتیاز سے نجابت سر دفتر سخن آرایان منشی محمد ممتاز علی خان صاحب متخلص بہ فسا کبیر ادام اللہ اجلالہ

ذریہ اقتضا ئیکہ حضرت کی نبالت قدر و جلالت امتیاز ہر وقت خطوط بی لطاسی کل اقلیدس پرداز ہمتی ہی خس و خاشاک صحن باغ انکی ترتیب خاص سے دوش صبا پر سوار اور ذرہ گوشہ راغ انکی انجلا آموز محض سے مخبر خورشید رابی استفادہ درستی حال تحریک رگ سنگ فرہاد شکست شیشہ دبی استصلاح فساد امتیاز قوت نامیہ نبات ستہم شاخچہ بید دستہ ترشہ انکی قوت ممیزہ محبت گریۂ بی اختیاری شمع مین مکافات نیش زنبوری اثر افزا اور دلیل بیداری نرگس مین سوا غفلت انگیز پرہیز آموز خاک تیرہ سامانی جوہر صفا طلبگار اور ہوا شکستہ عنانکو تحریک نقاب آموز نگار مثنوی زہی کار ساز حسن تمیز بہ غرنیز جہان سے رہیہ جو عزیز ہ بیہ روشن کری جسکا جا ہے کلام ؛ کر حسن نظام اسکا ماہ تمام ؛ کری جسکا آراستہ بیہ سخن نو قدم اوسکے لی اوڑ کی رنگ چمن ؛ ہوا کا مینا اس سے کام کلام ؛ نظامی ہی بہر نظام کلام ؛ بیہ حسن حرف کو دیوی رنگ داد ؛ ارم اوسپہ ہو بلبل بد عا ؛ جو خط جبین کو بیہ ترتیب دیکہ ؛ تو روشن سے ادی قدم جو م ؛ مال ہر زہ درائی و شعتہ نوائی تعلق ناسنجیدہ بیان کج مج زبانکا بیہ اس ستودہ کیش قدر اندیش نکس عمدہ عنوانسی فضلہ طبیعت میرزا غالب یعنے خطوط ہا پریشان اردو زبان کو روح روان اور مغز جان بنا دیا اور کس علامات بسیار کی یا باغستان معنے کہلادیا حق یہہ ہے کہ اسمے شکور و محنت دراز و دور کو ان کیسے کے لی کوتاہ ہر ایک اپنے ہی جیب گریبانکو گلہای مقصو سے بہر نا ہی یہہ ہے کا کام اسکا نام رابطہ خاص اور اخلاق عام ہی جب طالبان زبان اس تحریر کو ملاحظہ فرماینگے تو وہی کا روزمرہ اردو اور محاورہ گفتگو گہر بیٹھے سیکھہ جائینگے بارک اللہ کیا بیساختہ عبارت ہی کہ نثر مین نظم کا مزہ آتا ہے اور ہر جملہ فقرہ معشوق کو شرماتا ہی مگر افسوس اہل مشرق کے جگت بنگلی وہ مذاق بگاڑا کہ دکی ہے زیادہ اوسکے زبانکو اور اب کس کس کو سمجھا گا فی دل و دماغ کہان سوائے ازین اونکو فہم ہمکو فراغ کہان شعرہای وہ ہے کہ ہی شوار بیان دیکھے ؛ الٹ گئے ساتھہ ہے دلی کی زبان دیکھے ؛ اللہ بس باقی ہوس

	قطعہ تاریخ	

مطبوع طبع بیشک بیشک ہے عود ہندی	کیا طرفہ گفتگو ہی اردو کا باغ ہے یہہ
خود سال طبع دلسی کہتا ہی اے فلق لکہہ	کیا سہل مادہ ہے راحت دلدماغ ہے یہہ

قطعہ تاریخ از نتائج فکر منتخب و مستمند منشی عبد الحکیم المتخلص بہ محو شاگرد فلق رئیس میرٹھہ

جب چھپی عود ہندئ غالب ؛ دیکھہ کر مین ہے باغ باغ ہوا	سو تاریخ اگیا جو خیال کرتی ہی فکر انفراغ ہوا
یہہ تہہ لب سے شور اوٹھا اے محو	لکھہ ہی دل طبیب ہر دماغ ہوا